

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232920

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

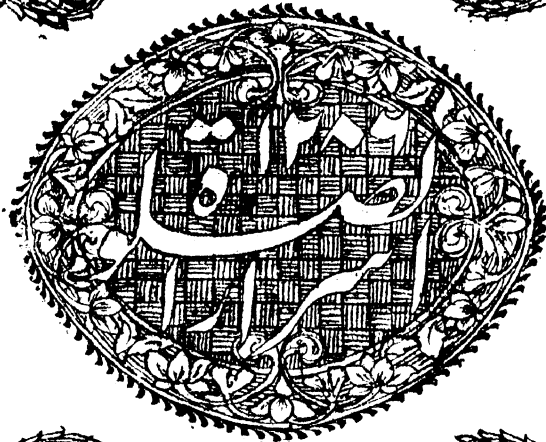
۲

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وعلى آله
 أجمعين بركة اوستجا بر بنی آدم نبایست که برای بدت وی نخبین رسول قبول صلی علیه
 وسلم را و ستوه که چون شرف عراج شرف شدند نمازهای بیچگانه که بر تو معراج دارند بر اینجه از آن
 نیز آورند اللهم فصل وسلم علیک كما تحب ترضی ان یصلی علیک **فصل** در تکلیف
 و تشدید و عید بر تارکان بایستید که نماز از ارکان دین کن عالیست در روز قیامت از
 از شرک خواهد شد بعد از آن از نماز و تار که لصلوة قرمیت که شرک شود فرموده حق سبحانه و تعالی
 اقموا الصلوة و لا تکلوا من المشرکین بر پا و آید نماز را و شود از شرکان در اعم سابق
 و شرک همچنین شایع شد که اول نماز را گزشتند خنیاچه فرموده حق سبحانه و تعالی **فصل** در
 الصلوة و اتبعوا الشهورات مسوق لیلقون شیئا پس آید از پس ایشان بر آنیدگان که
 گزشتند نماز را پس برودند از و باقی نفسانی این فرمود باشد که بنید برای گمراهی اینچنین
 در اعم سابق اول هر دم خوب دند بعد ایشان چون پسینان آمدند اول قدم بر ترک صلوة نهادند
 بعد از آن بر دیگر اقسام ضلالت از کفر و شرک قلمونند در مدتی صحیح آمد الصلوة عماد الدین

نخست ایستاده برود دست از زانو برهنه رسا و با تمام راه کعبه هر دو دست بالای یکدیگر
 بزند این قیودات دقیقه غیر مسمومه از خود برشیده نماز را بر عوام القل الاشیاء کرده اند
 که حضور دل کامل شود و روح صلوات نماز اکثر پس پشت انداخته و سکوت محض ساخته باین
 لاطایل زیاده تر خوب نقصان و خلل حضور نماز شده اند هر کس که نماز را بجهت حضور شکستند
 کسار او کند و نماز بسیار تضرع و زکاء و خوف و التماس بجا باریتعالی شغول باشد نماز کسار
 مقبول تر شود اگر چه بانسرها و وضوح نباشد فرموده است حق سبحانه و تعالی **قَدْ أَفْلَحَ الْمُشْرِكُونَ**
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَخَائِبُونَ تحقیق شکا ر شدند منان آنها که ایشان در نماز خود
 اند **فصل** در بیان نماز نامی قلند باید دانست که جهت قبولیت بعد نماز فرضیه نماز تجمیع از زیاده
 است نسبت دیگر نوافل عن ابی هریره **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قال سمعت رسول الله **صلى الله عليه**
وسلم يقول **أفضل الصلوة بعد المفروضة صلوة في جوف الليل** بی سریره فرموده
 شنیدم رسول الله **صلی علیه و آله** که میفرمودند **فضل نماز بعد از نماز فرضیه آن نماز است که در میان**
خوانده شود وقت این نماز از دو پاس شبست تا طلوع فجر که وقت خلوت و تنهایی و خاطر بی
میباشد بغیر از حق سبحانه و تعالی که او بیدار می باشد دیگر اکثر الناس در آن وقت خواب غفلت
میباشند و دعا و تضرع و زکاء که مقرر نماز است در آن وقت خوتر می باشد و نفس تکلیف شاقه سیر
بقیام آن وقت و بر قدر شقت در عبادت زیاده تر باشد مقبول تر باشد فرموده است حق سبحانه
و تعالی ان تاشئ الله الليل هادئاً و طاقوا قيدا بدستیکه عبا می کند ناشی شود
بشبی یا بقیام شب سخت تر است از جهت رنج و کلفت و رست تر است از جهت تقال
این نماز تجمیع نیز فرض میشود لیکن بسبب شقت و عدم او اشکش از اکثر اناس
معاف نموده شده فرموده است حق سبحانه و تعالی **عَلِمَ ان سَيَكُونُ مِنْكُمْ**

می آموزند و بعضی را نقل محنت پیشه که اکثر اوقات ایشان صرف محنت و مزدوری بوده
نوست زیاده نمازند و در زبان ایشان استعداد زیاده قرارت دارد و بار بار بشوق چند
چند بار نماز شروع کرده بسبب گران شدن آن با کلیه میگزاردند و همچنین مردم اگر گفتند بر نماز
کرده در فرض هم گفتار فاتحه و یک دو آیه صغیره کرده باشد و چه ترک فرض نشود که در عمل
و نجات از دنیا بر آن مرتبت بهتر خواهد بود و این مردم شاید این وحدت صحیح شنیده اند
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى
عَمَلٍ إِذَا عَمَلْتَهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ
الْمَكْتُوبَةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَاللَّهِ
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَنْزِلُ عَلَى هَذَا شَيْءٍ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلى قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى خَيْرٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى
هَذَا الْفَتَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ أَنَّكَ إِذَا كَانَ يَوْمَ نَزْوِئِ خَيْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَّ كُنْتُ
بِرَكَاتِكَ بِرِجَالِكُمْ كَمَا أَنْزَلْتُ فِي خَلِّ شَوْمٍ وَرَحْمَتِكُمْ بِغَيْرِ صَلَاحٍ كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ كُنْتُ
مَسَازِيَانِ خَيْرِيَا وَبِرِيَا دَارِ نَمَازِ قُرْصِ إِيَادِ الْكُنُوتِ قُرْصِ أَوْرُوزَةِ إِيَادِ رَمَضَانَ رَا
كُنْتُ أَنْ عَرَبِي قَسَمْتُ بَأَنْ فِاتِ كَ حَيَاتِ بِيَادِ نَمَازِ نَمَازِ نَمَازِ نَمَازِ نَمَازِ نَمَازِ نَمَازِ نَمَازِ
رَا وَتَكُم خَوَاصِّ كَرَامَاتِ خَيْرِيَا إِيَادِ رَمَضَانَ رَا وَتَكُم خَوَاصِّ كَرَامَاتِ خَيْرِيَا إِيَادِ رَمَضَانَ رَا
كَ خَوَاصِّ كَرَامَاتِ خَيْرِيَا إِيَادِ رَمَضَانَ رَا وَتَكُم خَوَاصِّ كَرَامَاتِ خَيْرِيَا إِيَادِ رَمَضَانَ رَا
طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى السُّؤَالِ اللَّهُ صَلَّعٌ مِنْ أَهْلِ بَحْرٍ
تَأْتِي الرُّؤْسَ يَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَكَانَ يَقُولُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنَ السُّؤَالِ
اللَّهُ صَلَّعٌ فَإِذَا هُوَ يُسْتَلُّ عَنْهُ إِسْلَامٌ فَقَالَ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ما شاء الله لا قوة الا بالله



در طبع نظامی افغان کابل مطبعه گز

سب توفیق اس پر ہوا
 جس نے میرے لیے ہر چیز
 عیب سے پاک اور نیک
 اور کیا نازوں میں
 عبادتوں سے اور سکون
 نازوں پر دروازے
 رحمت و عنایت
 کے اور روشن
 کیا اس کے دل کو
 روشن کرنے میں
 سزا کو جس کا وہ
 نازوں پر ہوا
 کہ اس نے اس کے
 دل کو روشن کیا اور
 سکون کا وہ
 بیان کیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي وضع كنوز الاسرار في الصلوة وجعلها افضل العبادات من بين العبادات
 وفتح على المصلين ابواب الرحمة والعنايات ونور قلوبهم بانوار المعرفة والكرامات والصلوات و
 السلام على من جعلت قرعة عيدهم في الصلوة وبين مسائلهم الحصون المحنات وبشر المصلين
 للدخول في رضوات الجنات وانذارا ركبهم بتصلية اللذكات وعلى له واصحابه الذين اذوا
 صلاتهم بكل الخشوع والناجاة وبدلوا احمدهم لاجراء احكامها في الاقطار والجهات
 اما بعد بنده گنہگار امیدوار منتظر از تو منان محمد عبد سبحان بن محمد محسن غفرلہ الرحمن یہ کہتا ہوں کہ
 ایک وزجہ کو جان مع مسجد بده کرا میں در میلن جماعت کثیر کے کہ طرف سے وعظ اور بند کر اغبت سے
 بیان غلط کا اتفاق ہوا اور اس مجلس میں فضائل اور سر اور بعض مسائل نماز کے بوجہ حسن معرض بیان
 میں آئے کہ سامعین بہت محفوظ اور سرور ہوئے اور اس بیان کے سننے سے ان کو ایک کیفیت
 قلبی اور رقت ملی حاصل ہوئی اور سوت لہم نہیں نے اس فقیر کے دل کو یوں القا کیا کہ اگر یہ فضائل اور سر
 نماز کے زبان سبیل رود صوفی فرط اس میں مندرج ہو کے بطور رسالے کے مرتب ہوں تو اس نے نہ آخر ۲۸ بارہ

اور وہ ان کے دل کو روشن کیا اور سکون کا وہ بیان کیا
 اور وہ ان کے دل کو روشن کیا اور سکون کا وہ بیان کیا
 اور وہ ان کے دل کو روشن کیا اور سکون کا وہ بیان کیا

اسی اجری میں کہ سلام برائی نام ہی اور سلمان ضعیف الامیان میں طاعت حدیث کے کچھ علاقہ نہیں سحرِ شغل دنیا اور غفلت اور تحصیل لذاتِ فانی اور شہوتِ انی کے کوئی کام نہیں خصوصاً اس ملک ہند میں بہت سلمان نا ہی نہیں پڑھتے
 اگر کچھ لوگ غفلت اور کمالی کے ساتھ ٹرہتے ہیں تو کچھ لوگ کی لذت اور کیفیت نہیں پاتے بلکہ صدقاً
 ان بات کے ہوتے ہیں **قَوْلُ الْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ لَهُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ** یعنی میں خرابی پر
 اور نماز میں کی کہ اپنی نماز سے بچ رہیں **وَإِذَا كَانُوا إِلَى الصَّلَاةِ كَانُوا كَسَالًا** یعنی جب کسکے
 ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں جیسا کہ باعثِ مذکورہ قلوب و ذہنات شوقِ طرفِ طاعت مقرب القلوب
 کے ہوا در مرد و عورت کچھ بھی سلیقہ خف شناسی کار کھتا ہو اسے تنقید ہر کے طرف نماز کے کفضل عبادت
 ہی مائل ہو اور اسکی کیفیت اور ہر اسے آگاہ ہو کے لذت باب ہوساں اس فقیر نے تسمیل امر اس میں علم کی
 کر کے اس امر خیر پر کمر باندھی اور اس سال کو چند روز میں مرتب کیا اور مضامین اسکے کتابوں میں مرتب سے
 انتخاب کر کے لکھا ہی تا عند اللہ مقبول اور عند الناس محبوب ہوا اور سیکو جای اعتراض باقی نہ رہتا اور
 نام اسکا **اسرار الصلوٰۃ** رکھا اور جو کہ درستی ایمان اور عقائد اصل مر عمل کی ہو اور سب عبادات پر مقدم
 ہی لہذا پہلے تھوڑا سا اسکو بھی بیان کیا اب ناظرین اس سال اور استغنیٰ میں اس عبارت سے یاسید ہو کہ
 اگر اس میں بمقتضای **اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ رَءِيْسًا مِّنْ اَشْهُوْا النَّاسِ** کے کہیں سہو و خطا واقع ہوا اسکو
 اصلاح دیکر چسپاؤں اور مطابق اس آیت **يْٰ كُرْمِيْةُ لَا يَعْتَبُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا** کے یعنی ہر کسکو بیٹھتے ہیں ایک دوسرے کو
 عمل فرمائیں اور اس فقیر کے حق میں دعا خیر کریں **اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ حِصْلًا اَلْكَرِيْمَ** استحبی
وَلَعَلَّ الْوَكِيْلَ **فصل** بیچ بیان عقادِ حقہ کے جانا چاہیے کہ ذاتِ باری تعالیٰ دعا ہی کوئی دعا کا شکر
 نہیں ہمیشہ واجب الوجود ہی اسکو عدم نہیں جاگتا ہی اسکو نیند نہیں ہمیشہ ہی یعنی زندہ ہی اسکو موت نہیں قیوم
 یعنی سب کا تھامنے والا ہی اسکا کوئی تھامنے والا نہیں جو ہر عرض اور حرکات و سکنات اور فعال عبادت
 کا خالق ہی اسکا کوئی خالق نہیں سب شی پر قادر ہی اسپر کوئی قادر نہیں سب اسکی طرف محتاج ہیں یہ
 کسی کا محتاج نہیں سب کا روزی دینے والا ہی اسکو حاجت روزی کی نہیں سنا ہی ہر دن کان کے دیکھتا ہے
 بغیر آنکھ کے کام کرتا ہی ہر دن جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کے قدرت کھتا ہی سب مددگار کے ارادہ

اسی اجری میں کہ سلام پر اپنی نام ہی اور سلمان ضعیف الامان پر طاعت خدا کچھ علاقہ نہیں سچ شغل دنیا اور غفلت اور تحصیل لذات فانی اور شہوت انہی کے کوئی کام نہیں خصوصاً اس ملک ہند میں بہت مسلمانانہی نہیں پڑھتے اگر کچھ لوگ غفلت اور کافلی کے ساتھ پڑھتے ہیں تو کچھ دسکی لذت اور کیفیت نہیں پاتے بلکہ صداق ان بایات کے ہوتے ہیں **قَوْلُ الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ لَمْ يُعْنِ صَلَاتَهُمْ سَاهُوَتْ بَعْضُ عِبَادَاتِهِمْ** اور نمازوں کی کہ اپنی نماز سے بجز ہرین و اذاکا موقو الی الصلوۃ کا مواگنا لی یعنی جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں جی کا باعث نہ کی مردہ قلوب اور عبادت شوق طرف طاعت مقرب القلوب کے ہوا ہر مرد و عورت کچھ بھی سلیقہ حرفت کسی کا رکھتا ہو اسے مستفید ہونے کے طرف نماز کے کہ افضل عبادت ہو مائل ہو اور اسکی کیفیت اور ہر اس سے آگاہ ہو کے لذت یاب ہوں اس فقیر نے تعمیل امر اور اس قسم کی کر کے اس امر پر پیکر باز ہی اور اس سال کو چند روز میں مرتب کیا اور مضامین اسکے کتابوں میں مرتب سے انتخاب کر کے لکھا ہی تا عند المد مقبول اور عند الناس محبوب ہوا کہ سیکو جای اخراض باقی زبیر سے اور نام اسکا **اسرار الصلوۃ** رکھا اور جو کہ دستی ایمان اور عقائد اصل مرسل کی ہو اور سب عبادت پر مقدم ہی لکھا پہلے تصور اسکا اور کچھ بھی بیان کیا اب نظر میں اس سال اور استغیثین اس مجال سے یہ امید ہو کہ اگر اس میں بمقتضای **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَدْرِكَهُ لَوْلَا رَحْمَةُ رَبِّنَا** کے کہیں سہوا و زحوا واقع ہوا اور کچھ اصلاح دیکر چھاپدین اور مطابق اس آیت **يُكَرِّمُهُ بِالْمَالِ يَكْفُلُهُ بِالرِّحَالِ يَعْصُمُهُ بِالْمَعْنَةِ** یعنی دیکر پڑھتے ہیں ایک اور کچھ عمل فرمائیں اور اس فقیر کے حق میں دعا خیر کرین **اللهم اجعله لوقعتك الكريمة احسبني ولعمرك اني لفيها** فصل بیچ بیان عقائد حقہ کے جانا چاہیے کہ ذات باری تعالیٰ وحدہ ہی کوئی لگاؤ نہ رکھتا ہے نہیں ہمیشہ واجب الوجود ہی اور کسوئہ نہیں جانتا ہی اور کسوئہ نہیں ہمیشہ ہی زنده ہی اور کسو موت نہیں قیوم یعنی سب کا تھامنے والا ہی اور کسا کوئی تھامنے والا نہیں جو پھر عرض اور حرکات و سکنات اور فعال عبادت کا خالق ہی اور کسا کوئی خالق نہیں سب شی پر قادر ہی اور سپر کوئی قادر نہیں سب اسکی طرف محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں سب کا روزی دینے والا ہی اور کسو حاجت دہری کی نہیں سب تاسی ہر دن کلان کے دیکھتا ہے بجز انکھ کے کام کرتا ہی ہر دن جو لوح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کے قدرت لکھتا ہی سب مددگار کے ارادہ

رکھتا ہے بدون دل کے سب چیز کا علم رکھتا ہے بغیر جو اس کے کلام کرتا ہے بلے ادا اور حرف اور زبان کے
 پاک ہے جسم اور جوہر اور عرض احوادہ اور صورت اور زبان اور مکان سے مالک ہے بلے نیاز قادر ہے کار ساز
 کردگار اور بیخون پروردگار ہے بلے شبہ و شک نہوں جو چاہے سو کرے جسکو چاہے ہے جسکو چاہے ہے
 جلا کے جسکو چاہے غنی کرے جسکو چاہے محتاج کرے جسکو چاہے عزت دے جسکو چاہے ذلت دے
 کوئی اور کچھ نہ والا نہیں ہے سب کا چھنے والا ہے ذات اور صفات اور کسی نسبت پریم ہی اور کسی تبت پریم
 ہی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ چلتا ہے نہ کھڑا ہے نہ بیٹھا ہے نہ لیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جاگتا ہے نہ جودرتا ہے نہ اولاد
 اور برادری رکھتا ہے یعنی خواص شہریہ اور جوانیہ اور کل مخلوق سے مطلقا برابر ہے بادشاہ ہی بلا وزیر پروری
 بلا مشیر اور کوئی چیز اور سپر احب نہیں چاہے گناہ کبیرہ بلے تو نہ تختے چاہے صغیرہ پر عذاب کرے
 اور کسی حق ہی خالق نہیں اور بری کا ہی خلی سے رضی ہی بری سے راضی نہیں نہ شتے اور سکے سب حق
 ہیں مرد ہیں عورت ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں مہر ہیں شہوت اور غضب کے معصوم ہیں گناہوں
 سے سب کم کرتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اور کسی نافرمانی نہیں کرتے اور نکاح شمار واحد کے
 کوئی نہیں جانتا ہے بہت عبادت میں مشغول ہیں بہت کا خاندان کو ہیں یعنی نظام عالم پر مقرر ہیں
 بہت سورت شریع یعنی اہتمام شرائع پر معین ہیں چاروں میں بہت مقرب ہیں اول حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کے اجراء حکام کا لوح محفوظ سے کرتے ہیں اور مورچوں کی طرح کیوں سبط معین ہیں اور
 حضرت میکائیل علیہ السلام کہ ارب و باد اور رزق سانی پر مومک ہیں تیسرے حضرت جبرئیل علیہ السلام کہ
 وہ سبط پونہما نے حکام بانی کے طرف انبیا کے مقرر ہیں چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام کہ وہ
 قبض ارواح کے متعین ہیں اور انبیا اس کے سب حق میں اول حب سے حضرت آدم علیہ السلام اور
 آخر اور فضل سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ ایک الٹا کہ جس
 ہزار اور حضوں میں دلا کہ جو بس ہزار انبیا ہوتے ہیں لیکن اولی یہی کہ عدد میں منحصر کرے
 ایمان لاوے سب انبیا پر اور انبیا سب معصوم ہیں گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد فی تکثرت ہی قرآن مجید سے اور آسمان دنیا تک خبر مشہور ہے اور آسمانوں تک حادث سے ہی

یعنی
 حالت تکلیف
 سب حق
 نہ

منکر کا فریاد دوسری کا منکر بدعتی گمراہ تیسری کا منکر فاسق ہی و صحابہ حضرت کے افضل آدمیوں کے ہیں بعد انبیاء
 علیہم السلام کے اور سب اہل تھے اور سب میں افضل جا رہا میں چیلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ چوتھے حضرت علیؓ کرم اللہ
 ۱۰۰ یہ چاروں خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں ان سے عداوت موجب شقاوت اورین اور محبت باعث سعادت
 کو نہیں ہی اور جو کچھ کہ آپس میں اصحاب کے جھگڑا ہوا اور کئی کھت میں نہاں ہو کنا چاہیے اور کسی سے بغض کنا
 چاہیے اور کسی کو بڑا نہ کنا چاہیے اور محبت اہل بیت عظام کی جب ہی خصوصاً حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کی اولاد اور اولاد ان سے مطہرت کے نہایت
 سورت کرنا چاہیے کہ بغض ان سے موجب نقصان ایمان اور کینہ ان سے باعث خسارن ہر دو جہان ہی
 کتاب میں آسمانی کہ پیغمبر پر نازل ہوئی ہیں سب حق ہیں تو سب حضرت مہدی پر پڑا اور حضرت آدمؑ اور پڑا
 حضرت عیسیٰ پر قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور صحیفے یعنی پجاس حضرت شیش
 براور تیس حضرت ادریسؑ پر اور دس حضرت آدمؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر اور ایک آیت میں تیس
 حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے اور سوال منکر کبر اور عذاب کبر کا واسطے کفار اور منافقین اور بعض
 گنہگار مسلمانوں کے حق ہی یعنی منکر کبر قبر میں مرد کیواوٹھا کر سوال کرتے ہیں رب تیرا کون
 ہی رسول تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی اگر اس سے جواب معقول دیا یعنی رب میرا اللہ ہی رسول میرا محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دین میرا اسلام ہی تو فرشتے فرشتے بہشتی اسکے واسطے بھیجتے ہیں اور منزل
 دو لہج کے سولا سنے ہیں اور قبر کشادہ ہو جاتی ہی اور اگر اس سے جواب معقول نہیا بہت عذاب
 کرتے ہیں اور گرز آتش میں راستے ہیں اور آنا قیامت کا اور طور نشانی قیامت کے پہلے سے
 یعنی پیدا ہونا حضرت امام مہدیؑ کا اور خروج دجال کا اور نزول حضرت عیسیٰ اذ قتل دجال اور خروج یاجوج
 اور ماجوج اور دابة الارض اور آنا عذاب خان کا اور طلوع آفتاب کا منگرب اور بند ہونا دروازہ توبہ کا
 اور خسف نمی دھنسا زمین کا اور گھیر لانا آگ کا تمام آدمیوں کو تک شام من سب حق ہی اور جیتا
 ہوگی اور پھون کا جائیگا سب لوگ مر جائیں گے آسمان اور ستارے سب ٹٹ پڑیں گے بیان تک سب

چیز فنا ہو جائیگی سو ای ذات جناب باری کے کچھ باقی نہ رہیگا کچھ شیخ حال اللہ علیہ السلام کچھ یعنی ہر چیز فنا ہو گی اور سبکی ذات بعد اسکے پھر صومہ پوچھا جائیگا اور حق تعالیٰ سبکو زندہ کرے گا اور ہر ایک کا حساب درگاہ کرے گا اور زمانہ اعمال تو لیکھا جو لوگ کفار اور شرک اور منافق ہیں انکو داخل دوزخ کرے گا پھر نہ کمالیکہ کبھی اور جو مسلمان ہیں اور اچھے عمل کیے ہیں انکو بہشت میں داخل کرے گا اور ہمیشہ اوس میں چین دار رہے ساتھ رکھیگا اور جو مسلمان گنہگار کہے تو بے ہرے ہیں انکو بھی بعد سزای اعمال کے دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کرے گا اور کوئی اہل ایمان ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا اور مسلمان گناہ کبیرہ سے گناہ اہلک سے خارج نہیں ہوتا اور حوض کوثر اور شفاعت انبیاء اور اولیاء اور صلحا کی واسطے گنہگاروں کے اور پل صراط کار کھنا دوزخ برحق ہے اور بہشت میں جہاد اور تصور اور خیمہ ایک ایک معنی کا اور باغات اور زمین اور سب طرح کا عیش اور آرام اور دیدار خدا کا ہونا اور دوزخ میں آگ اور سناپ اور بھجور اور تھوٹھ اور گرم پانی اور پیلا اور لہو اور بربو اور سب قسم کا عذاب جیسا قرآن اور حدیث میں وارد ہو ہی سب حق ہے اور کافر کا وقت مرنے اور دیکھنے عذاب غیب کے مقبول نہیں اور کرامات اولیاء کی حق ہے اور کوئی کوئی مرتبہ انبیاء کو نہیں پہنچ سکتا ہے اور رسول شرفیض میں رسول ملائکہ سے اور رسول ملائکہ میں عامر شہر اور عامر شہر افضل میں عامر ملائکہ سے اور جو کوئی میت کے حق میں دعا کرے یا ثواب عبادت کا بخشے یا ان دوزخ کا نفع اوکو پہنچتا ہے اور نماز ہر مسلمان نیک گوارا اور بکار کے بھی جائز ہوتی ہے اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا جاہلی اور حلال جاننا گناہ کا اور منہا انموذع پر اور کین الفاظ کفر کے گوئی سے ہو کفر ہے اور خدا سے گڑ ہونا اور نامید ہونا دوزخ کفر پہلے ایمان در میان خف رہا کے ہے یہ عقابہ میں اہل حق کے حق تعالیٰ انھیں عقابہ کے ساتھ تھا اس فقیر کا اور سب مسلمانوں کا کہ آئین یارب العالمین **مصلح** بیان اصطلاحات فقہیہ میں جانا چاہیے کہ فرض اور سکو کہتے ہیں جسکا ترک منع ہو اور کرنا اور سکا دلیل عقلی سے ثابت ہو اور حکم اور سکا یہ ہے کہ تارک اور سکا فاسق اور مستحق عذاب سخت کا ہے اور منکر اور سکا کافر مثال ان کی جیسے نماز پنجوی اور واجب اور سکو کہتے ہیں کہ ترک اور سکا منہج ہو اور کرنا اور سکا دلیل عقلی سے ثابت ہو اور منکر اور سکا کافر نہیں ہے اور تارک اور سکا فاسق اور گنہگار مثال او کی جیسے نماز و ترکی ہے اور سنت ہے جسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

چیز فنا ہو جائیگی سو ای ذات جناب باری کے کچھ باقی نہ رہیگا کچھ شیخ حال اللہ علیہ السلام کچھ یعنی ہر چیز فنا ہو گی اور سبکی ذات بعد اسکے پھر صومہ پوچھا جائیگا اور حق تعالیٰ سبکو زندہ کرے گا اور ہر ایک کا حساب درگاہ کرے گا اور زمانہ اعمال تو لیکھا جو لوگ کفار اور شرک اور منافق ہیں انکو داخل دوزخ کرے گا پھر نہ کمالیکہ کبھی اور جو مسلمان ہیں اور اچھے عمل کیے ہیں انکو بہشت میں داخل کرے گا اور ہمیشہ اوس میں چین دار رہے ساتھ رکھیگا اور جو مسلمان گنہگار کہے تو بے ہرے ہیں انکو بھی بعد سزای اعمال کے دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کرے گا اور کوئی اہل ایمان ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا اور مسلمان گناہ کبیرہ سے گناہ اہلک سے خارج نہیں ہوتا اور حوض کوثر اور شفاعت انبیاء اور اولیاء اور صلحا کی واسطے گنہگاروں کے اور پل صراط کار کھنا دوزخ برحق ہے اور بہشت میں جہاد اور تصور اور خیمہ ایک ایک معنی کا اور باغات اور زمین اور سب طرح کا عیش اور آرام اور دیدار خدا کا ہونا اور دوزخ میں آگ اور سناپ اور بھجور اور تھوٹھ اور گرم پانی اور پیلا اور لہو اور بربو اور سب قسم کا عذاب جیسا قرآن اور حدیث میں وارد ہو ہی سب حق ہے اور کافر کا وقت مرنے اور دیکھنے عذاب غیب کے مقبول نہیں اور کرامات اولیاء کی حق ہے اور کوئی کوئی مرتبہ انبیاء کو نہیں پہنچ سکتا ہے اور رسول شرفیض میں رسول ملائکہ سے اور رسول ملائکہ میں عامر شہر اور عامر شہر افضل میں عامر ملائکہ سے اور جو کوئی میت کے حق میں دعا کرے یا ثواب عبادت کا بخشے یا ان دوزخ کا نفع اوکو پہنچتا ہے اور نماز ہر مسلمان نیک گوارا اور بکار کے بھی جائز ہوتی ہے اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا جاہلی اور حلال جاننا گناہ کا اور منہا انموذع پر اور کین الفاظ کفر کے گوئی سے ہو کفر ہے اور خدا سے گڑ ہونا اور نامید ہونا دوزخ کفر پہلے ایمان در میان خف رہا کے ہے یہ عقابہ میں اہل حق کے حق تعالیٰ انھیں عقابہ کے ساتھ تھا اس فقیر کا اور سب مسلمانوں کا کہ آئین یارب العالمین **مصلح** بیان اصطلاحات فقہیہ میں جانا چاہیے کہ فرض اور سکو کہتے ہیں جسکا ترک منع ہو اور کرنا اور سکا دلیل عقلی سے ثابت ہو اور حکم اور سکا یہ ہے کہ تارک اور سکا فاسق اور مستحق عذاب سخت کا ہے اور منکر اور سکا کافر مثال ان کی جیسے نماز پنجوی اور واجب اور سکو کہتے ہیں کہ ترک اور سکا منہج ہو اور کرنا اور سکا دلیل عقلی سے ثابت ہو اور منکر اور سکا کافر نہیں ہے اور تارک اور سکا فاسق اور گنہگار مثال او کی جیسے نماز و ترکی ہے اور سنت ہے جسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہو یا کیا ہو یا اس کے استحباب لکھایا گیا ہو اور وہ دو قسم ہیں پہلی اور سن نہ داند سن پہری وہ
 ہے کہ عبادات میں سنوں پر سن زعماً مردہ ہے کہ عادات غیرہ میں شروع ہو جیسے آداب کھانے پینے
 کے پھر سن اہری دو قسم ہے ایک گدہ وہ ہے کہ حضرتؐ ہمیشہ او فحل کو کیا ہی اور کبھی ترک بھی کیا ہی
 حکم ہکا یہ ہے کہ تارک اور سکا سخی عذاب الہی کا ہے جیسے سنت نظر وغیرہ کی ہے دو قسم ہے مستحب ہے یہ ہے کہ
 گاہے اس کو کھیا ہی اور اکثر ترک کیا ہی اور اس کے کر نہ لے کو ثواب ہے تارک کچھ عذاب نہیں جسے سنت عصر
 کی ہے اور نفل اس کو کہتے ہیں کہ جس کے کر بھی اجازت شرع کی طرف بلا تعین زمان اور مکان اور مقدار کے ہو اور
 اس کے نفل کو ثواب ہے اور تارک کو کچھ گناہ نہیں اور بعضی فقہا سوا فی فرض اور واجب کے سب کو نفل کہتے ہیں
 تہاج اور سکو کہتے ہیں کہ شارع نے نہ اس کا حکم کیا ہی نہ منع کیا ہی نہ اس میں ثواب ہے نہ عذاب ہے منکر فرض کا
 کا فرضی اور منکر واجب کا بدعتی گمراہ اور حرام اس کو کہتے ہیں کہ جب کارنا منع ہو اور کرنا اس کا دلیل تقبی سے ثابت
 ہو اور کرنا نوالا اس کا فاسق منعی عذاب سخت کا ہی اور منکر اس کا فرضی اور مکروہ تحریمی اس کو کہتے ہیں کہ جب کار
 کرنا منع ہو اور کرنا دلیل تقبی سے ثابت ہو اور نفل اس کا سکا سخی عذاب کا ہی اور منکر اس کا فاسق ہی اور جو مکروہ
 فریب حرام سے ہو اسے مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور جو حلال سے قریب ہو اسے مکروہ تنزیہی کہتے ہیں اور
 مطلق مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہوتی ہے اور مفسد اس کو کہتے ہیں جو عمل شرع کو فاسد کر دے اور
 ترکیب اس کا عدا سخی عقاب کا ہی اور دلائل شرعیہ جاہرین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کتاب سے
 مراد قرآن شریف ہی اور سنت سے مراد حدیث ہے اور اجماع یہ کہ متفق ہوں سب صحابہ یا تابعین یا ائمہ
 مجتہدین کسی امر کے فعل یا ترک پر قیاس سے کہ کمالین ایہ مجتہدین مسائل کو قرآن اور حدیث سے کسی وجہ سے
 اور ایہ مجتہدین کہ چنانچہ مذہب راجح ہے جاہرین پہلے حضرت امام عظیم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوئی طبرست
 ان کے پیرو کو حنفی کہتے ہیں دوسرے حضرت امام محمد راہب شافعی رحمہ اللہ ان کے پیرو کو شافعی کہتے ہیں
 تیسرے حضرت امام مالک رحمہ اللہ ان کے پیرو کو مالکی کہتے ہیں چوتھے حضرت امام احمد بن محمد زہری
 رحمہ اللہ ان کے پیرو کو حنبلی کہتے ہیں یہ چاروں مذہب حق ہیں اور کہ مغلطہ میں چاروں امام کے مذہب
 لوگ ہیں اور چاروں مصلحہ حرم شریف میں ہیں اور چاروں کے عقائد میں کچھ خلاف نہیں ہے سب کی

نہاں اصطلاحات فقہائے امین
 کتاب فی التعمیر
 باب فی التعمیر
 فصل فی التعمیر
 کتاب فی التعمیر
 باب فی التعمیر
 فصل فی التعمیر
 کتاب فی التعمیر
 باب فی التعمیر
 فصل فی التعمیر
 کتاب فی التعمیر
 باب فی التعمیر
 فصل فی التعمیر
 کتاب فی التعمیر
 باب فی التعمیر
 فصل فی التعمیر

این مسائل فقہیہ میں البتہ خلاف ہے اور خلاف علماء کرامت ہے اور ہندوستان میں اکثر لوگ حنفی ہیں
 لیکن ہر مسلمان کسی کو لازم ہے کہ جس مذہب میں ہو اور سکودے کے نزدیک سے بہتر جائے اور اس میں
 میں مستقل اور مضبوط رہے تذبذب خوب نہیں ہے اور ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا جب تک کہ
 علم کتاب و سنت سے دوسرے مذہب کی ترجیح نہ لے سکے دست نہیں ہے اور بے فرتہ جہاد کے
 کسی مذہب کی پیروی نہ کرنا بھی صحیح گمراہی ہے اور ان ائمہ کی پیروی عین اتباع رسول مقبول کا ہے
 اس واسطے کہ ان کا اجتماع خلاف قرآن اور حدیث کے نہیں ہے اور جو لوگ کہ مذہب اہل سنت سے
 عقائد میں خلاف کرتے ہیں جسے رافضی کہ اصحاب ثلاثہ سے عداوت اور بغض رکھتے ہیں
 اور دیدار خدا کے قائل نہیں یا جسے خارجی کہ اہل بیت سے دشمنی رکھتے ہیں اور گناہ کبیرہ کو
 کو کافر کہتے ہیں اس طرح بہتر فرماتے ہیں سب گمراہ اور ناری ہیں اور اہل سنت جماعت ناجی ہیں
 اس واسطے کہ یہ لوگ عمل قرآن اور حدیث پر کرتے ہیں اور اصحاب و اہل بیت دونوں کے پیرو ہیں
 اور دونوں سے محبت رکھتے ہیں یا انہی خاتمہ کر توبیر اور پریقے اہل سنت جماعت کے قائدہ جو سپر
 فرض ہے اور اسکا جاننا بھی اسکے تکلف پر فرض ہے جو حسبہ اور اسکا جاننا بھی واجب ہے اور بسنت کو
 اور اسکا جاننا بھی سنت ہے اور ہر ایک فرض اور واجب اور سنت و قسم ہے ایک عین ہے یہ ہے کہ ہر شخص کے
 نسبت اسکے کرنا حکم ہے و دوسرے کفار یہ ہے یہ کہ اگر تم لوگ لوگ کریں تو سب کے نسخے سے ساقط ہو
 اور اگر کوئی نکرے تو سب گنہگار ہوں مثال فرض عین کی جیسے نماز پنجوقتی ہے یا سیکھنا سائل سفر یا
 نماز روزے کے یا سیکھنا قرآن کا بقدر تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کے اور مثال فرض کفار یہ ہے
 جیسے نماز خانگی اور علم حقہ اور اصول اور حدیث پڑھنا یا قرآن شریف حفظ کرنا مثال واجب عین کی
 جیسے نماز روزہ اور عیدین کی ہے اور مثال واجب کفار یہ ہے جیسے غسل میت اور دفن کرنا اور اسکا مثال
 سنت عین کی جیسے سنن ہو کہ وہ نماز کے ہیں اور سنت کفار یہ ہے جیسے تکفیر اور غیر عشرہ رمضان
 میں فضائل طہارت کے جانا چاہیے کہ طہارت کہتے ہیں پاکی بدن کو نجاست حقیقی اور حکمی سے
 پاکی کرپہ وغیرہ کو نجاست حقیقی سے نجاست حقیقی جیسے کہ بول اور بلز وغیرہ اور نجاست حکمی جیسے حدیث

اور جنب ہونا اور طہارت کے بہت فضائل ہیں اس واسطے کہ نماز کو افضل عبادات ہی میں طہارت کے دست
 نہیں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ** اور **وَيُحِبُّ الْمَطْطَهْرِينَ** یعنی تحقیق اللہ دوست
 رکھتا ہے تو بہ کر نیو الوون کو اور پاک رہنے والوں کو اور آیت ہے کہ آنحضرت کے زمانے میں مسجد قبا
 کے رہنے والے استنجا کلچ سے کرتے تھے اور بعد اسکے پانی سے دھوتے تھے اللہ تعالیٰ
 نے اونکی روح اور تعریف فرمائی ہے **رَفِئِرَ رِجَالَهُمُ الْيَتِيمُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ**
 یعنی اوس سب قبائیں ایسے مرد ہیں کہ دوست کتھے ہیں پاک رہنے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے
 پاک رہنے والوں کو نور الانوار میں لکھا ہے کہ ایک صحابی صلح نے وفات پائی حضرت سولہ تعالیٰ
 اونکے دفن سے جب فارغ ہوئے وہ عذاب قبر میں مبتلا ہوئے حضرت اونکی بی بی کا پاس شریفین
 لائے اور حال اونکے اعمال کا دریافت فرمایا اونھوں نے عرض کیا کہ یہ کبریاں جڑے تھے اور اسکے
 بول سے پرہیز کرتے تھے اور سوت کتھے اور حضرت نے فرمایا طلب پاکی کی کرو بول سے تحقیق اکثر عذاب قبر ای
 سبب ہوتا ہے اسی واسطے درختا میں لکھا ہے کہ قبر میں پہلے سوال طہارت ہوگا اور محشر میں بعد سوال
 نماز سے ہوگا حدیث میں وارد ہے **طہارت جزو ایمان کی ہے اور ایمان مسلمان کی طہارت پر ہی مشبہ**
اس زمانے میں لوگوں نے واسطے ترک نماز کے بے طہارتی کو بہانہ ٹھہرایا ہے اور مقصود و مطلب نہیں سمجھتے
کہ کیا ہے یعنی اگر کمین پر ذرا سی چھٹی پیشاب غیرہ کی کپڑے یا بدن پر پڑی یا چھوڑا چھسی یا خارش
یا خون جاری ہے یا حدث صادر ہوتا ہے یا عارضہ جریان کا یا سلسل لبرل کا ہوتا ہے تو نمونے پاکی
کا حیلہ کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے اور نہیں جانتے کہ یہ بہانہ خدا کے
نہیں چلنے کا اس واسطے کہ شارع نے یہ عیب نرفع کر دیے ہیں یعنی اگر خاست غلیظہ درم سے کم ہو
ہی اگر احتیاط دھو و نضیدت ہو اور اگر درم برابر یا زیادہ ہو اور سکا دھونا مشکل نہیں اگر کوئی کپڑا اور سورا
سولہ نجس کے میں نہیں اور پانی بھی واسطے دھوئیے نہیں ملتا اسی کو پہننے ہوئے نماز درست ہے
اگر بالکل کپڑا میں نہیں شنگے نماز جائز ہے اگر چھوڑا چھسی یا خارش تر رہتی ہے کہ کپڑا آلودہ ہو جاتا ہے یعنی دھونا
پڑ جاتا ہے اور بچاؤ اس سے نہیں ہو سکتا اور خون اور ریحم اور زرداب پنی جگہ سے تجاوز نہیں کرنا وہ

کپڑے پھینکے نہین ہوتا نہ وضو ٹوٹتا ہی اگر خون یا حدث وغیرہ جاری ہی ہر وقت وضو تازہ کر کے نماز درست ہے
 اور اگر ایسا خون جاری ہی کہ ایک وقت کی نماز پڑھنے کی مہلت نہین ملتی اسی کپڑے خون آلودہ میں
 نماز پڑھے بعد اس کے بدلے یا دھو ڈالے اسی طرح لوگ سبب بیماری کے وضو اور غسل اور ناپا قتی
 عذر کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ حالت بیماری میں غسل اور وضو کے بے تیمم درست ہی اگر جھگل میں واقع
 ہر دو روز پانی برسا قابل وضو کے نہین ہی اور کپڑے اور زین سببے ہونیکے قابل تیمم کے نہین اس
 صورت میں ہی کپڑے میں لگا کر ہوا میں خشک کر کے تیمم کرے اور اگر مٹی خشک نہین ہو سکتی تو
 مٹی پر بھی سبب لاجاری کے تیمم درست ہی اگر قید خانے میں مٹی ملا ہو اور پانی نہین آتا تو نماز میں
 کی شکل بنائے یعنی اگر زمین یا خشک پاؤ رکوع اور سجدہ کرے اور نہین تو کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ
 کا اشارہ کرے بعد اس کے پھر نماز قضا کرے اگر دونوں ہاتھ کئے ہیں اور کوئی وضو اور تیمم کرنا نہین ہو
 تو موٹھ اور دونو ہونچے دیوار پر نسبت تیمم سے مل کر نماز پڑھے اور اگر دونوں ہاتھ کھنی سے اور ہاتھوں کٹے ہوئے
 اور تمام موٹھ میں زخم ہی بلا وضو اور تیمم نماز درست ہی اگر سبب بیماری کے طاقت کھڑے ہوئی نہین
 بیشک نماز پڑھے اور اگر یہی قوت نہین لینے ہوئے اشارے نماز پڑھے اگر جھگل میں ہی اور زین
 سبب کثرت پانی یا نجاست کے قابل سجدہ کے نہین کھڑا ہو کر اشارے نماز اور اسے یہ سبب اہل معتبر
 کتابوں میں لکھے ہیں غرض یہ کہ جس بات کی شرع کی طرف رخصت ہی اور میں اپنی طرف سے وضو کے
 نماز چھوڑنا مگر اسی اور بڑی ہی اور قضا کرنا نماز کا سوای بیوشی اور حیض اور نفاس کے کسی حال میں جائز نہین **فصل**
 پنج فضائل وضو کے حدیث میں وارد ہوئی کہ آنحضرت نے اپنے صحابہ فرمایا یا میں تمکو ایسا عمل تلوں کہ
 جس سے تمہارے گناہ محو ہو جاویں اور درجہ بلند ہووے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ نے فرمایا پورا کرنا
 وضو جاڑے میں اور کثرت قدم کی طرف مساجد کے اور منظر ہانا نماز کا بعد نماز کے اور اس میں تمکو ثواب
 جہاد کا ہی اور حدیث میں وارد ہوئی کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مومن اور منضمہ کرتا ہی کل جلتے ہیں یعنی غنومو جلتا ہی
 گناہ اس کے موٹھ سے یعنی جیسے بہت ہنسنا ہی یا بیفائدہ بات بولی ہی اور جب ناگ میں پانی ڈالتا ہی کل جلتا
 ہے گناہ اس کی ناک سے یعنی جیسے وہ چیز کہ لائق سو گھنے کے نہین سو گھتا ہی اور جب دھوتا ہی اپنے ہونچے

اور وضو کرنا نماز کا سبب ہے
 خون پاک ہے
 نماز پڑھنے کے بعد اس کے بدلے یا دھو ڈالے اسی طرح لوگ سبب بیماری کے وضو اور غسل اور ناپا قتی عذر کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ حالت بیماری میں غسل اور وضو کے بے تیمم درست ہی اگر جھگل میں واقع ہر دو روز پانی برسا قابل وضو کے نہین ہی اور کپڑے اور زین سببے ہونیکے قابل تیمم کے نہین اس صورت میں ہی کپڑے میں لگا کر ہوا میں خشک کر کے تیمم کرے اور اگر مٹی خشک نہین ہو سکتی تو مٹی پر بھی سبب لاجاری کے تیمم درست ہی اگر قید خانے میں مٹی ملا ہو اور پانی نہین آتا تو نماز میں کی شکل بنائے یعنی اگر زمین یا خشک پاؤ رکوع اور سجدہ کرے اور نہین تو کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ کا اشارہ کرے بعد اس کے پھر نماز قضا کرے اگر دونوں ہاتھ کئے ہیں اور کوئی وضو اور تیمم کرنا نہین ہو تو موٹھ اور دونو ہونچے دیوار پر نسبت تیمم سے مل کر نماز پڑھے اور اگر دونوں ہاتھ کھنی سے اور ہاتھوں کٹے ہوئے اور تمام موٹھ میں زخم ہی بلا وضو اور تیمم نماز درست ہی اگر سبب بیماری کے طاقت کھڑے ہوئی نہین بیشک نماز پڑھے اور اگر یہی قوت نہین لینے ہوئے اشارے نماز پڑھے اگر جھگل میں ہی اور زین سبب کثرت پانی یا نجاست کے قابل سجدہ کے نہین کھڑا ہو کر اشارے نماز اور اسے یہ سبب اہل معتبر کتابوں میں لکھے ہیں غرض یہ کہ جس بات کی شرع کی طرف رخصت ہی اور میں اپنی طرف سے وضو کے نماز چھوڑنا مگر اسی اور بڑی ہی اور قضا کرنا نماز کا سوای بیوشی اور حیض اور نفاس کے کسی حال میں جائز نہین

نکل جائیں گناہ اس کے پھر سے یہاں تک کہ کفارے آنکھوں سے یعنی جیسے کسی نامحرم کھیر
 لگا دیا ہو اور جب ہوتا ہی اپنے ہاتھوں کو نکل جاتے ہیں گناہ اس کے ہاتھوں کے یہاں تک کہ ناخن کے
 نیچے سے یعنی جیسے کسی چیز کو کہ پکڑنا اور سکا دینا یہ پکڑنا اور جب مسح کرنا ہی نکل جاتے ہیں گناہ
 اس کے پھر سے یہاں تک کہ کان سے یعنی جیسے بغاڑہ بات سنی ہو اور جب ہوتا ہی ہاتھوں کو نکل جاتے
 ہیں گناہ اس کے ہاتھوں کے یہاں تک کہ ناخن ہاتھوں سے یعنی جیسے گناہ کیوسلے چلا ہو اور جانا اور سکا پڑنے
 مسجد کے اور نماز اس کی فاضل ہوتی ہو اور پر معافی گناہ کے سنی باعث زیادتی مرتبہ کا ہوتی ہو اور فرما ہا
 نے جو کوئی اجمعی طرح وضو کرنا ہی نکل جاتے ہیں گناہ اس کے بدلے یہاں تک کہ ناخن کے نیچے سے یعنی
 گناہ وغیرہ اس کے غصو ہو جائے ہیں اور حدیث میں وارد ہو ہی حضرت نے فرمایا میں پہلے ہوں گا اس
 شخص کا کہ جس کو حکم مسجد کا ہو گا پس کیوں گا میں اپنے سانس میں بجا نون کا اپنی امت کو اور امتوں میں
 اسی طرح جیسے سے اور دنیا سے اور بائیں سے بجا نون کا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آیا یہی امت
 کو اتنی امتوں میں سے کہ حضرت نوح کے زمانے لیکر آج کی امت تک ہیں جو پکڑ بھانپے گا ہے ذابا میر امت کی
 پیشانی اور ہاتھ اور پاؤں ان وضو سے روشن ہوں گے اور کوئی امت اس طرح نہوگی اور ان کے نامہ اعمال آ
 ہاتھ میں بیٹے جائیں گے اور ان کی اولاد ان کے علم سے چلے گی پس حثبات ہوا کہ وضو کے ایسے فضائل ہیں
 تو اس سال میں قصو کرنا چاہیے اور اجمعی طرح سے وضو کرنا چاہیے اور ہمیشہ با وضو رہنا چاہیے **فصل ۵**
 بیچ بیان بعض مسائل وضو اور غسل اور تمیم کے جانا چاہیے کہ وضو اور غسل مکہ منظرہ میں نماز کے ساتھ
 فرض ہو ہی چنانچہ بیان اسکا اور کیا اور حضرت نے کبھی نماز بے وضو نہیں پڑھی اور اگلی امتوں میں بھی وضو
 تھا اور حکم تمیم کا بعد ہر کے آیا اور یہ خاص اس امت سے ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہو ہی کہ ہم بزرگی سے بیٹے گئے
 اور آدمیوں کے ساتھ تین امر کے گردانی گئیں صفین ہماری مثل صف فرشتوں کے یعنی جماعت کا حکم ہوا اور
 او میں یہ نصیحت ملی اور سارے واسطے تمام روئی زمین مسجد گردانی گئی یعنی اگلی امت میں ساری عبادت خانوں
 کے اور جگہ نماز جائز تھی اور گردانی گئی تھی اس واسطے ہمارا پاک کر نیوالی حسب پناویں پانی کو یعنی حکم تمیم
 کا ہوا اور سبب ان کے حکم تمیم کا یہ ہے کہ غزوة مریج میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کا گلونہ گم ہو گیا حضرت نے

بجانب سے لکھی ہوئی حواشی اور تفسیریں

اور بصورت نوعیہ باپ کے ہوتا ہے پس منی اگر عضو سے تعلق ہو سو پہلے غسل فرض ہو بخلاف بول اور براز کے کہ غسل
نقطاً جگہ اور بعد کا ہی ایسے ہی خون حین بھی غسل عام ہلکا ہے مسئلہ تیمم میں تین فرض میں نیت کرنا اور مسح کرنا
تمام ہونا کا آرد و نون ہاتھ کا حق تعالیٰ فرماتا ہے **فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ**
یعنی پس غسل کرو خاک پاک کا اور نعلیوں اپنے ہونٹوں اور ہاتھ کو سوال نیت وضو میں سنت ہے تیمم میں کیوں فرض ہے
جواب وضو طہارت حقیقی کردہ بلانیت بھی درست ہے اور تیمم طہار علمی اور نائب ضروری طہارت حقیقی کا ہے
پس دن نیت کے جائز نہیں مسئلہ تیمم سوئی اور مسح کے کہ جنس زمین سے ہی مثل خاک اور پتھر وغیرہ کے دوسری
چیز پر جائز نہیں سوال تیمم سوئی جنس زمین کے دوسری پر کیوں ہونے میں **جواب** حکم تیمم کا جنس زمین
پر دہے تو واضح اور خاکساری کے ہوا در اشارہ ہے اس طرف کہ اصل انسان کی زمین ہی تو چاہیے ہے
کو کہ جیسا خدا نے اس کے واسطے زمین کو کہ اصل اسکی ہے بالکلیا وہ بھی اپنے بدن کو کہ زمین اور خاکی ہی گنا ہوں
پاک اسکے سوال تیمم خلیفہ وضو کا ہے پس جیسے ہونڈ اور ہاتھ کو تیمم میں مسح کرتے ہیں سر اور پانچوں کالیوں
نہیں کرتے **جواب** مسح خلیفہ ہونڈ کا ہے اس واسطے ہونڈ اور ہاتھ کو کہ وضو میں اس کے ہونڈ کا حکم ہی مسح ہے
اور سر کو اور پانچوں کو حالت ہونڈ میں وضو میں بھی مسح کا حکم ہے اور مسح خلیفہ مسح کا نہیں ہوتا ہے اس واسطے تیمم
میں فقط ہونڈ اور ہاتھ کا مسح کافی ہے **فائدہ** وضو فرض ہے واسطے نماز کے اور واجب ہے واسطے طواف کعبہ کے
اور بضرورت کے نزدیک واسطے مس معصوم کے اور سنت ہے واسطے سوئیکے اور سبب ہے واسطے سوئی ان تین امر کے
تفصیل دیکھی کتابوں میں ہے بخجولہ اسکے بعد جوٹ بولنے اور غیبت اور قسمہ اور شعر مذموم پڑھنے اور کھانے
گوشت دنت اور بعد ہر گناہ کے اور واسطے حصول اتفاق علما اور ہتھیار کے جس صورت میں اختلاف علما کا ہو
جیسے مس عورت کا ہے کہ شافعی کے نزدیک ناقض وضو ہے اور امام عظیم کے نزدیک نہیں اگر حنفی بعد مس عورت کے وضو کرے
تو مستحب ہے **فائدہ** غسل فرض ہے واسطے جب انہر عارض اور نفس کے اور وجب ہے واسطے جب گناہ کے کہ مسلمان ہوا
اور شخص کے کہ ساتھ انزال کے بالغ ہوا اور سنت ہے واسطے جمعے اور عیدین اور احرام اور عرفے کے اور مستحب ہے واسطے
مجنون کے یا فاقہ ہوا اور شب باریت میں اور وقت حجاب کے اور نیت میں اور واسطے طواف یارس کے اور واسطے نماز کعبہ
اور سوفا و نماز استسقا اور واسطے پوش لباس کے اور بعد غسل نیت کے اور واسطے نماز گناہ کے اور واسطے امر بے اسف کے

اور وہ سب مستحانہ کے جب خون ہو قوف ہو **فصل فضائل مسواک میں** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اگر مجھ کو خوفِ شقت امت کا نہ تو تا تو حکم کرتا میں یعنی فرض کرتا نماز عشا کو تھائی رات گئے اور مسواک کا واسطے خون
 سے کہ تو حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب حضرت گھر تشریف لائے تو مسواک کرتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے
 جب حضرت مسجد کو اٹھتے تو مسواک کرتے تھے اور فرمایا حضرت نے دس سنت اور فطرتِ اسلام سے ہیں کہ آٹھ
 کا آٹھ چھوڑنا دائرہ کا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور نازن کھانا اور دھونا پورا نکلے ہون کا اور زینچا
 بال نعل کے اور مونڈنا بال زینچا کے اور آٹھ چھوڑنا اور تھنڈے کرنا اور بعض روایت میں مقام دائرہ چھوڑنے کے سخت
 کرنا آیا ہے اور فرمایا حضرت نے مسواک پاک کرتی ہے مونہ کو اور رضامندی پر واسطے پروردگار کے اور فرمایا حضرت نے کہ چھوڑنا
 علیہ سلام نہیں تشریح ہے کہ مجھ کو مسواک کا حکم نہیں کیا ہے کہ مجھ کو خوف تھا کہ کثرتِ مسواک سے میری دانت گھس جائیں
 اور فرمایا حضرت نے فضیلت کھتی ہے نماز مسواک کے ساتھ تشریح ہے اور اس کا ذکر ہے کہ مسواک کے ہے اور فرمایا حضرت نے
 لازم ہے کہ مسواک کو کہ اس میں دس خصلتیں ہیں پاک کرتی ہے مونہ کو اور تھنی کرتی ہے پروردگار کو اور غضب میں لاتی ہے
 شیطان کو اور دوست رکھتے ہیں اور سکو کا اکا تین اور مضبوط کرتی ہے دانت کو اور کاٹتی ہے لغیم یعنی زردی دانت کو اور
 خوش کرتی ہے بو مونہ کو اور چھاتی ہے صفر کو اور جلا دیتی ہے مینائی کو اور دور کرتی ہے کوہ کو اور طرب نوی میں نکھائی
 مسواک پاک کرتی ہے مونہ کو اور خوش کرتی ہے رب العالمین کو اور روشن کرتی ہے نگاہ کو اور زیادہ کرتی ہے نعمت کو اور
 صاف کرتی ہے دانتوں کو اور خوشبودار کرتی ہے مونہ کو اور مضبوط کرتی ہے سونہون کو اور صاف کرتی ہے حلق کو اور کھم
 اور طبع کرتی ہے رطوبت کو اور دیر میں لاتی ہے بڑھاپے کو اور سیدھا کھتی ہے پشت کو اور دونا کرتی ہے اجر کو اور
 آسان کرتی ہے نزع کو اور یاد دلاتی ہے کلمہ شہادت کو وقتِ موت کے اور روسیہ کرتی ہے شیطان کو اور وسیع
 کرتی ہے روزی کو اور دور کرتی ہے دانتوں کے میل کو اور درد کو اور زیادہ کرتی ہے عقل کو اور پاک کرتی ہے دل کو
 اور نورانی کرتی ہے مونہ کو اور قوت دیتی ہے دل اور بدن کو اور شفا ہے ہر بیماری کو سوای موت کے دیتے ہیں
 وارد ہونے پر خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جب وقتِ وفات حضرت کا قریب ہو بھجا اپنے خواہش مسواک کی فرمائی
 حضرت عائشہ نے مسواک اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے لیکر دی حضرت دانتوں کے نیچے دیا
 سخت تھی حضرت عائشہ نے اسکو اپنے دانتوں سے کھل کر ملا کہ وہاں حضرت نے مسواک کی الغرض حضرت کو

مسواک ایسی محبوب تھی کہ ایسے وقت میں بھی اوسکو نچھوڑا اور آخر فعل آپ کا دنیا سے مسواک کرنا چھوڑا
ایسی فضیلت مسواک کی ثابت ہوئے تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ کوئی وقت نہ ہو خالی مسواک سے نہ کرے اور
حضرت کے وقت میں یہ دستور تھا کہ بعض اصحاب اپنے کان پر مسواک قلم کی جگہ رکھتے تھے جب وقت نہ ملتا
تو باوجود وضو کے مسواک کر کے اوسکو پھر اپنی جگہ رکھ دیتے تھے فائدہ اگر مسواک ہم نہ پہنچے یاد
نہوں تو ملنا انگلی سے قائم مقام اوسکے **فصل بیس** اسرار وضو کے جانا چاہیے کہ اسرار وضو کے دو قسم
ہیں ایک ظاہری دوسرے باطنی اسرار ظاہری یہ ہیں کہ دستور عالم میں یہ ہے کہ جب کسی بادشاہ یا حاکم کے
حضور میں جاتے ہیں تو حمام کرتے ہیں اور ہاتھ اور پاؤں دھوتے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور لباس عمدہ
پہنتے ہیں اور عمامہ یا دستار باندھتے ہیں اور خوشبو ملتے ہیں تب لیاقت حضور ہی بادشاہ کی حاصل ہوگی
تو ایسے حکم الحاکمین بالاعمالین والاعمال الاکرام کی خدمت میں حاضر ہونیکے واسطے بہت ضروری
کہ پہلے اگر حاجت غسل کی ہو غسل کریں اور بوجہ حسن وضو کریں اور مسواک کریں اور کپڑے جو عمدہ ہوں
پہنیں اور عمامہ سر پر رکھیں خوشبو بھی اگر میر ہو لگاویں تب بڑے عزیز نگہسار کے ساتھ جیسا دنیا میں
بادشاہوں کی خدمت میں آداب شانہ کے ساتھ جاتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تعظیم سے اوس
بادشاہ حقیقی کی خدمت میں حاضر ہوں اور نماز بہت خشوع اور عاجزی کے ساتھ جیسا بیان آتا ہے اور
کریں اس واسطے ثواب بزرگ میں باوجود ہونے اپنے لباس کے اور تنگے بدن اور تنگے سر نماز پڑھنا اور رکھنا
پڑھنے اور بائیں اور بائیں عبت کرنا کپڑے یا بدن کے ساتھ یا انگلی توڑنا یا چار زانو بیغدر بیٹھنا یا انگلیوں کی لینا
نماز میں کردہ ہر اور نئے امور کہ موجب قصور آداب و خشوع اور خضوع کے ہیں کہ تفصیل اوسکی کتاب فقہ میں
ہی کردہ ہیں اور جو امور بالکل خلاف ادب ہیں جیسے کلام کرنا اور کھانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا اور بیخود
پہرنا کبھی کی طرف سے اور نکل سکے مشغول صلوٰۃ ہیں اور نماز عمامے کے ساتھ شہرہ فضیلت رکھتی ہے
اوس نماز پر کہ بے عمامہ ہو پس حقیقی ہوں لوگوں پر کہ جسکے مذہب میں ایک لنگوٹ باندھے ہوئے
نماز جائز ہے اور وقت در نماز میں نہیں جانتے اور ہر باطنی یہ ہیں کہ جب بادشاہ مجازی کے سامنے نظر اویں
فقط ظاہر پر ہی باطن سے کچھ کام نہیں درستی ظاہر کی کرتے ہیں تو بادشاہ حقیقی کی حضور میں واکانان اور شکر کارا

فصل بیس
اسرار وضو کے
جانا چاہیے

اور عالم الغیب و الشہادہ ہی طہارت باطنی بھی بہت ضرور ہے وہ یہ کہ وقت وضو کے یہ ارادہ کرے کہ میں اپنے
 دل و دہانہ اور ہاتھ اور پاؤں اور منہ کو سب الودگی نیا اور پیدہی لگنا، ظاہری مثل حرام کاری اور جرم خوری اور غیب اور
 اور جو ٹھہر وغیرہ اور گناہ باطنی مثل بغض اور کینہ اور حسد اور ربا وغیرہ سب پاک کرنا ہوں اور فیصلہ کسی یہ کہ جب ارادہ
 وضو کا کرے موندہ تہ تکے طرف کر کے بلند کجڑے بیٹھے اور آیت پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
 مِنْ هَمْزَاتِ الشَّیْطَانِ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یُّخَوِّدَنِیْ یعنی شروع کرنا ہوں میں خدا کے نام
 کے ساتھ کہ تمہاراں حرم کرنا لاہی ماہہ ناگتھا ہوں تجھے دوسرے شیطانوں سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھے ایسے
 اس کے اورین شیطان نزدیک میرے پتھر ماتہ بند مدت تک نین بار کہ سنت ہی دعو اور اولادہ کرے کہ ان
 پنجون کو ناگفتنی سے یعنی اوس چیز پر کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں جسے کسی محرم کا ہاتھ شہوت سے پڑا
 یا کسی کی چیز بے اجازت سے لینا دھونا ہوں اور پاک کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِالْحَمْدِ
 وَالْبِرَّةِ وَ اَسْئَلُ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَ الْهَلَاكَةِ اِنِّیْ اِیْضًا اَمَّا لَمَّا ہوں تجھے زیادتی اور برکت اور پناہ
 چاہتا ہوں تجھے برائی اور ہلاکت سے بچھ سو اگ کرے اور یہ قصد کرے کہ موندہ کو سبے تلاوت قرآن اور ذکر اور نماز
 کے صاف کرنا ہوں پھر تین بار مضفہ کے اور اس سے ارادہ کرے کہ میں نے اپنی زبان کو ناگفتنی یعنی اوس بات
 کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے جسے جو ٹھہر اور غیب اور جمل خوری اور شش اور کلمات کفر سے اور موندہ کو
 ناخوڑنی یعنی اوس چیز پر کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے جسے سو اور رشوت وغیرہ سے دھو ہونا
 اور صاف کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِكَ وَ شُكْرِكَ وَ تِلَاوَةِ کِتَابِكَ اِنِّیْ
 اِیْ اَسْتَدْرِكُ سِرِّیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ
 کرے کہ ناک کو ناگفتنی یعنی اوس چیز پر کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں اور اس سے کہ کوئی تم سے یاد خدا کے
 نکلے پاک کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِكَ وَ اَسْئَلُ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَ الْهَلَاكَةِ اِنِّیْ اِیْضًا اَمَّا لَمَّا
 مجھے ہو جنت کی اوس حال میں کہ تو راضی ہو پھر تمام موندہ تین بار دھو کرے اور ارادہ کرے کہ میں نے اس چیز سے
 اگھر کو ناخوڑنی یعنی اوس چیز سے کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے کسی نامحرم پر نظر ڈالنا یا کسی محرم کو
 موندہ کھانا سے دھو کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِكَ وَ اَسْئَلُ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَ الْهَلَاكَةِ اِنِّیْ اِیْضًا اَمَّا لَمَّا

اور اس وقت کہ وضو کرے اور ارادہ کرے کہ میں نے اپنی زبان کو ناگفتنی یعنی اوس بات کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے جسے کسی محرم کا ہاتھ شہوت سے پڑا یا کسی کی چیز بے اجازت سے لینا دھونا ہوں اور پاک کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِالْحَمْدِ وَالْبِرَّةِ وَ اَسْئَلُ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَ الْهَلَاكَةِ اِنِّیْ اِیْضًا اَمَّا لَمَّا ہوں تجھے زیادتی اور برکت اور پناہ چاہتا ہوں تجھے برائی اور ہلاکت سے بچھ سو اگ کرے اور یہ قصد کرے کہ موندہ کو سبے تلاوت قرآن اور ذکر اور نماز کے صاف کرنا ہوں پھر تین بار مضفہ کے اور اس سے ارادہ کرے کہ میں نے اپنی زبان کو ناگفتنی یعنی اوس بات کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے جسے جو ٹھہر اور غیب اور جمل خوری اور شش اور کلمات کفر سے اور موندہ کو ناخوڑنی یعنی اوس چیز پر کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے جسے سو اور رشوت وغیرہ سے دھو ہونا اور صاف کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِكَ وَ شُكْرِكَ وَ تِلَاوَةِ کِتَابِكَ اِنِّیْ اِیْ اَسْتَدْرِكُ سِرِّیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ اَوْ یُذْکَرُ لِسَانِیْ کرے کہ ناک کو ناگفتنی یعنی اوس چیز پر کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں اور اس سے کہ کوئی تم سے یاد خدا کے نکلے پاک کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِكَ وَ اَسْئَلُ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَ الْهَلَاكَةِ اِنِّیْ اِیْضًا اَمَّا لَمَّا مجھے ہو جنت کی اوس حال میں کہ تو راضی ہو پھر تمام موندہ تین بار دھو کرے اور ارادہ کرے کہ میں نے اس چیز سے اگھر کو ناخوڑنی یعنی اوس چیز سے کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں ہے کسی نامحرم پر نظر ڈالنا یا کسی محرم کو موندہ کھانا سے دھو کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِكَ وَ اَسْئَلُ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ وَ الْهَلَاكَةِ اِنِّیْ اِیْضًا اَمَّا لَمَّا

یعنی ای خواروش کو نوبہ میرا دس دن کہ روشن ہوں نہ تیرے دستوں کے پھر داہنا ہاتھ گننیوں سمیت تین
دھوڑ اور یہ ارادہ کرے کہ میں اس ہاتھ کو ناکردنی یعنی ہاوس کام کرنے سے کہ لائق کوئی نہیں جیسے قتل
ناحق اور چوری کرنا دھوتا ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ اعْظِنِي كَمَا بِي يَمِينِي وَحَاسِبِي حَسَابًا لَيْدًا**
یعنی ای اللہ سے تو ناسیہ اعمال میرا دہنے ہاتھ میں میرا در حساب لے مجھے آسانی کے ساتھ پھر بائیں ہاتھ کو
گننیوں سمیت دھوڑ اور یہی ارادہ جو دہنے ہاتھ میں کیا یہ بیان بھی کرے اور عاثر ہے **اللَّهُمَّ لِي**
أَعُوذُ بِكَ أَنْ تُعْطِيَنِي كَمَا بِي بِسْمَالِي أَوْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي یعنی ای خدا پناہ چاہتا ہوں میں
تجھے اس بات سے کہ دے تو ناسیہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں لیتے میرے پھر تمام سر کا مسح کرے اور
یہ قصد کرے کہ میں باغ کو خیالات اور ادا م فاسدہ جیسے تکبر اور حسد اور بغض وغیرہ سے پاک کرنا ہوں اور
یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ اعْشِرْنِي وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَأَخْطِنِي تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ**
إِلَّا ظِلُّكَ یعنی از غیب میری تین اپنی رحمت میں اور نازل کر مجھ پر برکات اپنے اور سایہ سے محفوظ رہنے
عوش اپنے کے اوس دن کہ سوا تیرے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہو پھر کان کا مسح کرے اور یہ ارادہ کرے کہ اس
کان کو ناسنیدنی یعنی اوس ہاتھ سے کہ لائق سننے کے نہیں جیسے فرامیر اور غیبت اور فحش سنا پاک
کرنا ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ** یعنی
ای خدا کہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ سنتے ہیں بات کو اور بروی کرتے ہیں اچھی بات کی پھر گردن کا مسح کرے اور
یادہ کرے کہ یا اللہ یہ گردن تیری فرمانبرداری میں حاضر ہے اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ فَاتِّرَقِبْتِي يَوْمَ**
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ یعنی ای خدا آزاد کر میری گردن لگ سے اور پناہ گناہوں
میں مجھے زنجیروں اور طوقوں سے پھر داہنا ہاتھ دھوڑ اور یہ ارادہ کرے کہ اس ہاتھ کو ناکردنی یعنی اوس ہاتھ
سے کہ لائق چلنے کے نہیں جیسے چلنا گناہ کیوں سے دھوتا ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ نَبِّتْ قَدَمِي**
عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ فِي النَّارِ یعنی ای خدا مستبوق ہاں میں میرا بل صراط پر اوس روز کہ
پس میں ہاں میں پھر بائیں ہاتھ دھوڑ اور یہی ارادہ جو پہلے ہاتھ میں کیا یہ کرے اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ**
أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَزِلَّ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ الْمُنَافِقِينَ یعنی ای خدا پناہ

اور آدابِ وضو کے ہیں کہ اولیٰ تفصیل کتب فقہ میں یہ لحاظ رکھیں اور کمرہاتِ وضو سے پختہ رہیں اور
 وضو سے شیطانی ہوسے دور رہیں حدیث شریف میں وارد ہوئی کہ ولسان نام شیطان کا ہے کہ وضو اور طہارت میں
 دوسرے آدابِ حیثِ وضو سے بوجہ حسنِ فایز ہو تب چاہیے کہ نماز وقتی اوی طرح سے کہ بیان اور مکالمہ جاتا
 ہی ادا کریں تو وہ قواب کہ نماز یوں کی دہلے موعود ہی حاصل کریں بفضلہ و کمال کہ فصل پنج فضائل نماز کے بتا رہے
 کہ نماز فرض ہی ہر مسلمان عاقل بالغ پر مرد و ہر خواہ عورت آزاد ہو یا بندہ اور کوئی شریعت اس سے خالی نہیں تھی
 اور منکر اور سکا کافر یا ارتد تارک اور سکا علم بعضوں کے نزدیک کافر اور بعضوں کے ایک خاص ترک گناہ کبیرہ کا ہے اور
 اس کی بہت بزرگی ہے اور پہلے قیامت کے دن نماز سے پوچھا جائیگا اور قرآن شریف میں بہت تاکید نماز کی آئی ہے
 جیسا کہ حق تعالیٰ مقبول کی تعریف نماز کے ساتھ کرتا ہے ہُدًیٰ لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِالْغَنِيِّ
 يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا يَوْمَ تُرْزَقُونَ مِنَ الصَّلَاةِ مَا هُمْ بِأَعْيُنِنَا
 نماز کو اور فرمایا ہے وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا يَوْمَ تُرْزَقُونَ مِنَ الصَّلَاةِ مَا هُمْ بِأَعْيُنِنَا
 دیکر ذکر نماز اور حکم ساتھ ٹھکنے والوں کے اور فرمایا ہر ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات و آقا مصلی
 الصَّلَاةِ وَآتُوا الزَّكَاةَ لَكُمْ أَجْرٌ لَهُمْ جَزَاءٌ لِّهِمْ وَلَا تَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 یعنی جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اور قائم رکھی نماز اور دی زکوٰۃ اور کورہا الحاکم اپنے رب کے پاس نماز پر
 فرمایا اور زکوٰۃ دیا اور فرمایا وَآتُوا الزَّكَاةَ لَكُمْ أَجْرٌ لَهُمْ جَزَاءٌ لِّهِمْ وَلَا تَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 اللہ اکبر اللہ ہی کھڑی رکھے نماز کو بیشک نماز روکنے سے پائی سے اور عربی بات اور اس کی ادب سے
 یہی اس طرح ایک سو دو آیات قرآنی اور تاکید و فضیلت کی لایات کرتی ہیں اور احادیث میں وارد ہوئی
 کہ فرمایا حضرت شیخ نماز جو وقتی اور ایک جمعے سے دو سو گھنٹے تک اور ایک رمضان سے دو سو رمضان تک
 کفار میں اور گناہوں کے جو اسکے درمیان میں ہوتے ہیں یہ کبھی سے بڑے گناہوں کے برابر
 حضرت اپنے صحابہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے دو روز یا ایک نہر ہو اور وہ او میں ہر دن غسل
 کیا کرے باقی مرتبہ پھر اس میں کچھ جو کہ باقی رہ گیا صحابہ عرض کیا کچھ ترک اور میں نہیں گناہ اپنے فرمایا شیخ
 نماز جو وقتی کی کہ حق تعالیٰ اسکے سبب مشاڈا فرمائی کہ جو حضرت کے زمانہ میں ایک مرد نے ایک عورت

پڑھ لگا نماز فجر اور عصر کی اور فرمایا اگر وہ بعد گروہ کے آئے ہیں تم میں فستے رات اور دن کے اور جمع سو باہن فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں بس چلے جائے ہیں فستے دن کے عصر کے وقت اور رات کے فستے فجر کے وقت پس اگر فستہ سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اور حالاً کہ وہ دانائے ہی کہ تھے کس حال میں پڑھتے تھے تو وہ دونوں کو وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اوکو نماز پڑھتے چھوڑ آئے ہیں اور جب گئے تھے تب بھی نماز پڑھتے پایا تھا اور فرمایا اگر جائز آدمی کہ کیا فضیلت ہے اذان اور اقامت اور صف پہلی میں پھر جانیں سبابت کو کہ یہ چیزیں ہر کوہ میں جمع ہونے لگیں گی تو قرعہ اللہ میں در اگر جانیں کیا فضیلت ہے وقت گرمی یعنی طہریں تو دور میں اسکی طرف اور اگر جانیں کیا فضیلت ہے عشا اور صبح میں تو آوین اسکی طرف ڈرتے ہوئے اور اگر گھنٹیوں کے بل ہو یعنی اگر یا نون سے نخل سنگین تو گھنٹیوں ہی سے چلتے ہوئے آئیں اور فرمایا جسے نماز عشا کو جماعت کے ساتھ پڑھا گیا وہ آدھی رات تک قیام کیا اور جسے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا تمام رات نماز پڑھی نقل ہے کہ نماز میں کی تمھونی ہے اور اور اس میں نہ خصلتیں میں نیت منہ کی اور نزل کا اور آرام بدن کا اور اس قبر میں اور جای نزلت ہے اور کبھی آسمان کی اور گرانی میزان کی اور خوشنودی ب کی اور حمت جنت کی اور حجاب و زخ سے پس قائم کیا او سکوتا کم کیا دین کو اور جسے نزل کیا او سکوسیں نزل کیا دین کو فاعلہ جلیلیہ جانا جاہیہ کہ دران میں سب نماز کے وسطے بہت تاکید ہے خصوصاً نماز وسطی کی بڑی تاکید ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حافظی اذاعکے الصلوات الصلوٰۃ اللہ یعنی محافظت کر نمازوں پر اور سچ والی نماز پر اور تفسیر صلوٰۃ وسطی میں خلائق ہے بعض صحابہ فرماتے ہیں ہ فجر کی نماز ہے سو اسطیکہ وہ دن کی دو نمازوں یعنی ظہر اور عصر اور رات کی دو نمازوں یعنی مغرب و عشا کے سچ میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ظہر کی نماز ہے سو اسطیکہ کہ وہ دن کے سچ میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مغرب کی نماز ہے سو اسطیکہ کہ سچ میں ہے نمازوں سری یعنی ظہر اور عصر اور دو نمازوں چتر یعنی عشا اور فجر کے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عشا کی نماز ہے سو اسطیکہ کہ وہ دو وتر یعنی مغرب اور وتر کے سچ میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جمعہ ہے یا وتر یا چاشت یا عید الفطر یا عید اضحیٰ یا رات کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک نماز غیر عین ہے مثل شب اور ساعت جسے کہ کہ جسین عاقبوا موتی ہے اور مثل اولیا کے اور اس عظم اسم کہ حق تعالیٰ نے ان چیزوں کو چھپایا ہے اور سرد حکمت اس کے چھپانے میں یہ ہے کہ لوگ نماز اور

فصل آٹھویں
 نماز پڑھنے میں
 فضیلت کیا ہے
 نماز پڑھنے میں
 فضیلت کیا ہے

ہر رات اور سب حالت جمعہ اور سب لمانون اور سب سالہ سے خبردار رہیں اور سب کی محافظت کریں اور اس نسل
 مذہب عام حکم کا کہ جس طرف اکثر صحابہ گئے ہیں یہی کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہی اسوہ ہے کہ تیج میں ہی وہ نماز آتا
 اور وہ نمازوں میں اور چونکہ یہ وقت عصر اکثر خریف و وقت معادلہ اور بازار اور ہر کام کی تمامی کا وقت ہوتا ہی سہین
 عنایت کا ہوتا ہی اسوہ ہے اسکی تاکید زیادہ فرمائی اور حضرت نے فرمایا غزۃ خندق میں جبکہ نماز عصر کی فوت ہو گئی
 کہ کفار نے ہاتھوں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے باز رکھا اسلئے کہ گھروں اور قبروں کو لگ سے بھرے اور حد پیش صحیح میں
 آیا ہی کہ جسکی عصر کی نماز تھا ہو گئی تو سب لوگوں کو یا اسکا گھر بار برباد ہو گیا اور نسل اسکے اور احادیث بھی بد ہوئیں
 بہر حال ضروری کہ سب نمازیں کی محافظت کیجئے **فصل پنجم** عید چھوٹی والوں نماز کے تہذیب صحیح میں ہی ہو کر فرمایا
 حضرت نے وسطہ درمیان بستہ اور درمیان کفر کے ترک نماز میں یعنی ترک نماز کفر تک تو نیتا ہی اور فرمایا حضرت نے عید
 درمیان جاری اور درمیان کفر کے نماز ہی جو کوئی ادا نہ کرے اسے پس نقض عہد کیا اور نسل اور فرمایا جسے ترک کیا
 نماز کو قصداً پس مقرر کا فرموا پس انجام اور کفر ہی اور حضرت ابی الدرداء نے روایت کیا کہ وصیت کی مجھے خلیفہ
 نے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ترک کرے تو خدا سے اگر چہ مارا اور چلایا جائے تو اور نماز فرمائی یا نبی
 کی نکر اگرچہ حکم کریں کہ اپنی جود اور لوگوں اور مال کو چھوڑے اور نماز فرض عبادت چھوڑ جو کوئی نماز فرض عبادت
 ترک کرتا ہی برہمی ہوتا ہی ذمہ اللہ کا اسے اور فرمایا حضرت نے یہ بیان نماز میں نہ صرف کن حق تعالیٰ نے جسے اچھی
 طرح وضو کیا اور ادا کو وقت پر پڑھا اور پورا کیا رکوع اور شیعہ وعدہ اللہ کا ہی اور اسکو بخش دیا اور جو کوئی ایسا
 کرے نہیں ہی وعدہ اللہ کا چاہے بخشے چاہے عذاب کے اور فرمایا جو کوئی نماز کی خبر داری کرتا ہی اسکو نذر
 اور حجت اور نجات عذاب سے ہو و دن قیامت کے اور جو کوئی خبر داری کئے اسکو نذر ہو و نہ برمان نجات اور
 وہ ساتھ فرعون اور ہامان اور ہارون اور ابی بن خلف کے ہو گا نقل ہی کہ جسے ترک کیا نماز میان تک گذر گیا وقت
 اور کچھ نضا پڑھی اسکی عذاب کیا جاوے گا دوزخ میں چند ٹھہرے اور عقبہ انشی برس کا ہو گا اور برس میں سو گناہ
 دن کا ہر دن اسکا ہزار ہزار برس کا ہو گا پس ایک عقبہ بیان کی برسوں کو و کردار ٹھاسی برس کا ہو اسلام
 نہیں کہ چند عقبہ کے کیا ہوئے اللہم حفظنا منہ اور ردوہیت صحیح میں ہی کہ صحابہ رسول اللہ کی ہی چھوڑا ہی
 نجات سے کہ ترک اور کما موجب کفر کا ہو گا نماز کو اسوہ امام محمد نے تصدقاً کہ نماز کو کفر چاہتے ہیں اور امام شافعی

حکم اوسکے قائل کرتے ہیں اور امام ابی حنیفہؒ حکم قدیمیت کا کرتے ہیں بیان تک کہ تو بکر سے جب تک نماز کا یہ حال نہیں کسی مسلمان کو روانہ نہیں ہے کہ قصد نماز ترک کرے **شب** بہت لوگ کاروبار دنیا اور تلاش معاش مثل نراعت اور تجارت اور پیشہ اور نوکری کے اور حاکمون کے پاس حضور ہی کا حلیہ کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور عذر کرتے ہیں کہ ہلکے کام دنیا سے فرصت نہیں اگر نماز پڑھیں تو کہاں سے کھاویں البتہ یاد رہے یہ بوقرہ نہیں سمجھتے کہ نماز سے زیادہ بزرگ کوئی کام نہیں نماز عقیلی کو سہلے ہی اور تلاش روزی دنیا کی سہلے عیبی باقی پڑنی فانی میں کام باقی کو کام فانی پر مقدم کرنا چاہیے اور روزی بخینہ والا خدا ہی جو مقدر میں ہے پوچھا اور کہا ان الله هو الشراف ذو القوة المتین یعنی سرور اندوہی پر روزی دینے والا زور اور مضبوطی فی السماء زیر قمر و ما ارض عدون فورد السماء والارض ان الله الحق مثل ما انکم تنطقون یعنی اور آسمان میں ہے روزی تمہاری اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا قسم ہے آسمان اور زمین کی البتہ یہ بات ہرگز تحقیق ہے جیسے کہ تم بوسے ہو اور نماز کے سبب سے کسی کام کا حرج نہیں ہو سکتا یہ سب سے سوز و شیطانی ہے کیا جو لوگ کہ مقید نماز کے ہیں انکے کام کا حرج ہوتا ہے یا انکو روزی نہیں ملتی اور حاکم حقیقی کی حضور ہی حاکم مجازی کی حضور ہی راہ جو کوئی خلوص محبت سے موافق مرضی حق کے کام کرتا خدا اوسکے بھی سب راہی کرتا ہے من له المولى لافله الكل یعنی جسکے سہلے مولیٰ ہے اوسکے سہلے سب ہی اور جو کوئی خدا کو یاد کرتا ہے وہ بھی اوسکو یاد کرتا ہے فاذا كسروني اذ كسروتم باء كسروتم میں یاد رکھوں تمکو **فصل** آج فضیلت نماز کے اور عبادت اور ساری کے جانا چاہیے کہ نماز سزاوار ہے بشوای سب عبادت کی اور کوئی عبادت اوسکی بزرگی کو نہیں پہنچتی اور بعد رستی ایمان اور عقائد کے اسی کا مرتبہ ہے اسواسطہ کہ نماز شروع سے آخر تک بالکل تعظیم حق ہے اور سوائے شتا اور ذکر اور مناجات وغیرہ اور حضور ہی خدا کے کوئی امر اور نہیں اسواسطہ قرآن مجید میں اسکی بہت آگہی اور حدیث میں اور ہوا ہے الصلوة معراج المؤمنین یعنی نماز معراج ہے واسطے مسلمانوں کے نقل ہے شب معراج میں حضرت کو خلعت و حضرت عنایت ہوا آپ کو جدائی حضور حق سے کمال ملال ہوا حکم ہوا آپ ملال بھیجے آپ کو یہ نماز ایسی نعمت عنایت ہوئی ہے کہ جب اس میں مشغول ہوئے گا یہی حضور ہی جو آج ہے حاصل ہوگی اسواسطہ

حضرت فرمایا گردانی گئی ٹھنڈک انکھ میری کی نماز میں اور نماز میں عبادت ہو کہ جامع ہو عبادت بدنی اور مالی کی چنانچہ صرف اموال جیسے پانی و منو کا یا کپڑا و سطر عورت وغیرہ کے پیشہ زکوٰۃ کے ہو اور بڑھنا کہ اسے اور دینے بلکہ کلام سے بھی پیشہ رکھنے کے ہو اور استقبال قبلہ مثل وقوف عرفہ کے ہو اور رکوع اور سجود اور قیام اور تہجد پیشہ طواف درسی اور بیان معنایہ و ردہ ہو اور دفع کرنا شیطان اور وسوسہ نفس کا پیشہ عبادت کے ہو اور سوا کے عبادت قرآن کی اور کلمہ شہادت اور ذکر الہی اور دعا سب اس میں موجود ہیں اور نماز جامع عبادت کل مخلوق کی ہے چنانچہ قیام نماز عبادت درختوں اور مکانوں کی ہو اور رکوعی عبادت چوپایوں اور پرندوں کی ہو اور سجود نماز عبادت کھردوں میں کی ہو اور قعود نماز عبادت زمین اور پہاڑوں کی ہو اور حرکت قومی نماز عبادت ستاروں اور آسمانوں کی ہو اور طہارت اور تسبیح نماز ارواح اور فرشتوں کی ہو اور وسیط نماز شامل عبادت ملائکہ کے ہے بعض فرشتے حالت سجد میں ہیں بعض رکوع میں بعض قیام میں بعض قعود میں ہیں بعض مشغول تسبیح بعض ذکر الہی میں مصروف بعض تلاوت قرآن مجید میں بعض صرف بانہرے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں بعض علیحدہ عبادت میں مشغول ہیں اور یہاں کہ شرف مخلوقات اور خلیفہ حق کو ہر ایک عبادت کو کہ نماز میں جامع جمع عبادت خلائق کا کیا ہو اس واسطے اسکو نماز میں حکم قیام اور قرائت اور رکوع اور سجود اور قعود اور تسبیح اور ذکر اور دعا اور مناجات کا ہوا تفسیر فتح العزیز میں دلیل تفسیر سورہ کوثر میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت کو حوض کوثر عطا کیا اور اس نعمت کے شکر کرنے کے واسطے نماز پڑھنے کا حکم کیا جس پر شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہو لیکن یہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا میں نمود کوثر کا ہی اس واسطے کہ جو آدمی حوض کوثر میں ہیں نماز میں موجود ہیں چنانچہ پانی کوثر کا شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید تر سے زیادہ سرد مسکے سے زیادہ نرم ہو اور گردا گردار کے درخت مڑیں اُس کے این در آنچور سے سونے اور عبادی کے آسمان کے تاروں کے مانند ہیں حوض کے کناروں پر چنے ہیں اس طرح نماز میں یہ مناجات پروردگار کی شہد سے زیادہ شیریں اور انوار غیبی کہ آسمان چمکتے ہیں دودھ سے زیادہ سفید ہیں اور یقین کہ اس سے حاصل ہوتا ہے برکت زیادہ ہر ہی اور جو لطف اور رحمت نماز پڑھنے والے پر نازل ہوتی ہو سکے سے زیادہ نرم ہو اور شیریں اور آداب کا دوسکو گیسو سے ہو ہیں اور زندگی معنوی کی سرسری کے نشان ہیں مانند درختوں مڑنے کے ہیں اور ذکر اور تسبیح

آدھا یا آپ کے پہلے آدمیوں کو اور کوشش کی بنی اسرائیل کے ساتھ خوب کوشش پس آپ پھر جائیے اپنے رب کے پاس اور اپنی امت کے لیے تخفیف طلب کیجئے حضرت فرماتے ہیں میں حضور باریت میں ٹوٹ گیا پس جی تعالیٰ نے دس نمازوں کی پھر آیا موسیٰ کے پاس پھر حضرت موسیٰ وہی بات فرمائی پھر میں دس گنا پھر دس کم کی اس طرح میں ہزار حضرت موسیٰ کے پاس آتا تھا اور وہ وہی بات فرماتے تھے اور ہر واقعہ تعالیٰ دس نمازوں کو کرنا تھا یہاں تک کہ دس نماز باقی رہ گئی پھر حضرت موسیٰ وہی بات فرمائی پھر میں حضور باری تعالیٰ میں گیا پھر حکم پہنچ وقت کی نماز کا ہو پھر آیا حضرت موسیٰ کے پاس اور انھوں نے پوچھا اب کیا حکم ہو گا کہ اسے پہنچ وقت کا حکم ہو پھر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت پہنچ نماز کی بھی طاقت نہیں کہتی اور مقرر سے آدمیوں کو آڑنا یا ہوا اور جی کرنا کی ایسی کوشش کی پس آپ پھر نے فرمایا کہ اسے اپنے رب کے پاس اور تخفیف چاہیے حضرت فرماتے ہیں میں نے کہا کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یہاں تک کہ شرانا ہوں لیکن میں اب اسی ہوں حکم رب پر اور ماننا ہوں اس کے کہ کو پھر جب جلا میں پکارا پکارا سو اسے کہ پورا کر لیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی بندوبست یعنی ثواب میں ہی حکم چاہا اس کا باقی ہا اور عمل میں تخفیف کر دی سو اسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے میں جانتا ہوں کہ

فَلَا عَشْرًا مَتَا كَهَا يَعْنِي جَوْنِي لَأَيَّابِكِ نِكِي أَوْ سَكُونِي أَوْ سَكِي دَسْنِ أَوْ بَرِي نِكِي كِي كِي عَوْضِ مِي دَسْنِ نِكِي كَا ثَوَابِ نِي سِ اس حساب پہنچ نماز چاہا نماز کا حکم رکھتی ہیں ثواب میں اللہ علم برارہ قائمہ جانا چاہیے کہ یہ نماز پہنچ وقت کی اور پہنچ انبیا کے فرض تھی اور ان کے ہر ایک کے بیان ایک ایک وقت کی نماز نہایت بزرگی رکھتی تھی نماز صبح حضرت آدم پر اور ظہر حضرت ابراہیم پر اور عصر حضرت اسمعیل پر اور مغرب حضرت اڈو اور عرش حضرت یونس پر فرض تھی اور عشاء حضرت جبریل پر اور صاف سب انبیا کے تھے آپ کی امت پر یہ پہنچ وقت فرض ہے اور بعض کتابوں میں ہے کہ عشا کی نماز سو ہی حضرت کے کسی نبی پر فرض نہیں ہوئی پھر جب تک آپ نے کہ غلہ میں تشریف لے گئے اور دو رکعت ہر وقت فرض تھی سو ہی مغرب کے کہ وہ میں نے فرض تھی جب میں نے من بھرت کر کے تشریف لے گئے وہاں ظہر اور عصر و عشا میں دو دو رکعت ظالی برون قرار تھے کے زیادہ کہیں اور فجر اور مغرب کو بستر باقی رکھا اور سفر میں سو ہی مغرب کے وحی حکم قدیم باقی رہا سوال اس میں کیا سو ہی کہ حضرت دو دو رکعت بنا دے کہیں جواب ہے چونکہ نماز فرض عبادت عمدہ ہے اور دو رکعت ہی سو اسے

دو اور زیادہ کہیں **جواب** دوسرا یہ کہ اس مقصود نماز سے حضور قلب ہی تو شاید اگر دو رکعت میں حضور ہی حاصل ہو
 باری دو رکعت اخیر میں یہ بات حاصل ہو کہ اسی سبب کل نماز مقبول ہو جائے سوال دو دو رکعت زیادہ کیوں
 لگی **جواب** تا زیادتی فرض کی اور پہل نماز کے کہ دو رکعت ہی لازم تا دس سوال کے ہی میں کہ چار زیادہ
 کیا **جواب** ابتدائی اسلام میں لوگوں پر شاق ہوتی جب اسلام قوی ہوا اور مسلمان طرف عبادت کے
 راغب ہوئے تب حضرت زیادہ کیا سوال فجر میں کو پیش کیا زیادہ کیا **جواب** در مختار میں لکھا ہے کہ
 او میں حکم طول قرأت کا ہی اسی ہے سمین زیادہ کیا **جواب** دوسرا یہ کہ وہ وقت نوم اور غفلت کا
 ہو اغلب یہ ہے کہ جلگے میں ڈیر ہو جائے تو دو رکعت جلدی ادا کر لیا اور اگر چار رکعت پڑھے اور اس
 عرصے میں آفتاب طلوع کرے تو دو رکعت ہی ہاتھ سے چھ سوال نماز مغرب میں کے اور دینے اور سفر
 میں دستور میں ہی رکعت باقی نہیں اس میں کیا سری **جواب** در مختار میں لکھا ہے کہ نماز مغرب تہی
 دن کی جیسے بعد عشاء کے وتر کی رات کی سوال وقت مغرب ات میں داخل ہوا سو پہلے اس وقت ہونہ
 انظار کرتے ہیں نماز مغرب ترون کی کیونکر ہو سکتی ہے **جواب** حقیقت میں وقت مغرب ات میں داخل اگر
 نیلین بنظر بعض آثار آفتاب کے مثل شفق اور روشنی وغیرہ کے مجازاً دن میں بھی داخل ہے سوال دو رکعت اخیر
 میں قرأت کیوں فرض ہوئی **جواب** تافوق ہے میان اصل و فرع کے لیکن سنت یہ ہے کہ نقطہ سورہ
 فاتحہ دو رکعت اخیر میں آیت پڑھے اور اگر تین بار سبحان اللہ کہے یا اس قدر ساکت رہے تو بھی جائز ہے سوال
 مسافر کے وہ پہلے کیوں ہی حکم قدیم دو رکعت کا باقی رہا **جواب** بنظر خوف دشمنوں اور مشقت و تکلیف
 مسافروں کے حدیث میں وارد ہے سفر ایک کراہی عذاب کا سوال چاہے جس سفر میں خوف و مشقت نہ
 رہا یا نماز پوری پڑھے **جواب** سفر میں خوف و مشقت ہو خواہ جو چھ خدا اور رسول نے قہر میں
 کیا اپنی طرف سے اور سکون کرنا نصیحت ہے **فصل** بیان ثبوت فرض نماز پنج وقتہ قرآن مجید سے
 جو لوگ کہنا واقف ہیں اکثر کہتے ہیں کہ یہ پنج وقتہ قرآن مجید سے کہاں ثابت ہیں اور حالانکہ قرآن مجید
 میں کئی مقام سے ثبوت نماز جو قہمی کا ہوا ہے پہلی آیت اربعہ اللہ لا تلوہ الا طہر فی النہار و رکتا
 میں اکیکل یعنی کھڑی کر نماز کو دو نونوں میں صبح اور کچھ ٹکروں میں رات کے وقت دن کی طرف

صبح اور چھلادن پر صبح سے فجر کی نماز اور پچھلے دن تک نظر اور عصر کی نماز اور کچھ مکروہین کسی کے مغرب اور
عشاء اور دوسری آیت **اقْرَأِ الصَّلَاةَ لَدُلُوكِ الشَّمْسِ عَلَى غَسَقِ الْاَيْلِ** قرآن العجیب یعنی
کہا ہی کہ نماز سورج ڈھلنے سے لے کر اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا وقت سورج ڈھلنے سے
رات اندھیرے تک اس سے پہلے نمازین یعنی نماز پڑھنا اور مغرب در عشاء ثابت ہوئی اور قرآن پڑھنا فجر کا اس
نماز فجر کی ثابت ہوئی تیسری آیت **وَسَبَّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا**
وَمِنْ اَنْاءِ الْاَيْلِ قَسِيْمًا وَاَطْرَافِ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی یعنی اور پڑھنا روز میں اپنے رب
کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور کچھ طرفوں میں رات کی پڑھا کر اور دن کی حدوں
پر شایقہ یعنی ہر گاہ وقت سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز اور ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز اور کچھ
گھڑیوں میں رات کی مغرب اور عشاء اور دن کے حد پر نظر کی نماز اور یہی آیت **فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حَمْدًا**
مُتَّسِلَةً وَّحَمْدًا مُتَّصِلَةً وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ وَكَعَشِيًّا اور حَمْدًا مُتَّصِلَةً
یعنی سوہا کی بیان کرنا اس کی بیجا مکر اور اس کے خرابی پر آسمان و زمین میں اور پچھلے وقت
نور شب و پھر مہر وقت حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت جامع ہے پانچ نماز کی جیسا
کہ اس کے مراد مغرب اور عشاء اور صبح کو اس کے مراد فجر ہے اور پچھلے وقت سے مراد عصر ہے اور جب دہر ہو گیا
مراد ظہر ہے سوال اس میں کیا سرگت ہے کہ پانچ نماز میں الجھن پانچ وقتوں خاص میں مقرر ہوئیں اسکے
خلاف کہیں نہ توین جو اب اسکا یہ ہے کہ یہ اوقات ایسے ہیں کہ آئین بندوں کا دم نیا کا کچھ حرج نہ
کہ اپنے کاموں کا عذر پیش لادیں اور اذکی جنوری میں سبب تعلق کام کے دخل واقع ہو مثلاً وقت صبح کے قبل
طلوع آفتاب کے سب انسان اور چوپائے اور پرندہ سوئی گئے کے باوہ آدمی کے مثل اسکے ہیں جگتے ہیں تو بس
حرج اب اسے لکھ دھوکہ کر کے کہ عادت انسان کی صبح کی وقت ہاتھ اور موڑ نہ ہونی کی ہوتی ہے نماز پڑھے
اور یاد موائی کی کرے پھر وہ ہر تک مملکت اپنے کاروبار میں مشغول ہے جاہ کام دنیا کا خواہ دین کا اسے
دو پہر کو آرام کرے پھر نظر کے وقت اٹھ کر نماز پڑھے بعد اسکے عصر تک فرصت ہے عصر کا وقت اسے
آزماش کا ہی اسوہ ہے کہ اس وقت کاروبار نماز اور سوداگری کا پیش آتا ہے اور سب کام کی تمامی کا وقت ہوتا ہے

اسی واسطے اسکو مصلوۃ سطلی کہتے ہیں اور اسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی بہر حسب کام کو کام نہیہ سے فارغ ہونے نماز
مغرب کی پڑھنے کے اس درمیان میں اور جو کچھ حاجت بشری ہو تو اس سے فارغ ہونے کے وقت اور
نماز عشا کی پڑھنے کے وقت میں کچھ حج کاروبار کا متصور نہیں **حواہ** دوسرے یہ ہیں کہ
ہر پانچ وقتوں میں ایک سری مثل صبح کے وقت جب آب کہ مشابہ موت کی ہر دو ٹھہرنے یا یاد کریں کہ اسی
طرح عشرتین قبروں سے اٹھنا ہو گا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوں یعنی نماز پڑھیں اور نظر کے وقت
شعبہ دھوپ اور گرمی کی ہونی ہی اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اور وقت میدان محشر کو یاد کریں کہ آفتاب کی شکل
پر ہو گا اور شدت گرمی کی ہوگی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوں اور اسکی عبادت کریں اور عصر کے وقت بھی
دن کا ہی یاد کریں کہ سطح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آ جاوے گی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہوں اور اسکی طاعت کریں اور مغرب کا وقت نمونہ یہ قبر کا کہ جب سکر قبر میں میت کو اٹھاتے ہیں
وقت مغرب کا معلوم ہونا ہی اسی واسطے جو آدمی کہ نمازی ہو وہ منکر قبر سے کہنا ہی کہ چھوڑ دو مجھ کو میں سزا
پڑھ لوں تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوا اور نماز پڑھے اور عشا غاب کا وقت ہوا اور خواب
سے مشابہ یہ یاد کریں کہ جب میت اٹھی جیسی بی حرم حرکت غافل ہو جائیں گے تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہوں
اور یاد جن کر ہوا اور جب ان اوقات میں یہ سو یاد کر کے خدا کی یاد کریں گے تو خدا کے فضل سے اسید کامل ہو جائیں
وہ اوقات یعنی وقت بخت اور حشر اور قیامت اور قبر اور موت کے ہیں جو جب عبادت ہی کے خدا کو نہ بھولیں گے اور رب
موجب مغفرت اور بخشائیش کی ہوگی واسطہ علم بالصلوات **فصل** انچہ بیان اوقات سحر نماز کے وقت سحر نماز کا
جب ریشی پھیل جائے سحر نماز کا کہ ریشی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بڑا اجر ہوا اور نماز ظہر کی جائے میں اصل
وقت سحر ہے کہ دن چھوٹا ہونا ہوا اور گرمی میں جب ٹھنڈا وقت ہو حضرت فرمایا یا ٹھنڈے میں پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دوزخ کی اور عصر میں ہمیشہ تاخیر سحر ہی تامل کر رہنے کی وسعت ہے کہ عصر کے
نفل کر رہی اور مغرب میں ہمیشہ جلدی سحر ہی مگر روزگار کے اور عشا ہمیشہ تاملی رات گئے سحر ہی اور
بدلی کے دن عصر میں جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا ہی اور مغرب میں تاخیر چاہیے تا احتمال باقی
ہونے آفتاب کا ہے اور عشا میں جلدی چاہیے تا لوگوں کو تکلیف نہ ہو **فصل** انچہ بیان فضائل اور اسرار

اور اسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی بہر حسب کام کو کام نہیہ سے فارغ ہونے نماز
مغرب کی پڑھنے کے اس درمیان میں اور جو کچھ حاجت بشری ہو تو اس سے فارغ ہونے کے وقت اور
نماز عشا کی پڑھنے کے وقت میں کچھ حج کاروبار کا متصور نہیں **حواہ** دوسرے یہ ہیں کہ
ہر پانچ وقتوں میں ایک سری مثل صبح کے وقت جب آب کہ مشابہ موت کی ہر دو ٹھہرنے یا یاد کریں کہ اسی
طرح عشرتین قبروں سے اٹھنا ہو گا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوں یعنی نماز پڑھیں اور نظر کے وقت
شعبہ دھوپ اور گرمی کی ہونی ہی اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اور وقت میدان محشر کو یاد کریں کہ آفتاب کی شکل
پر ہو گا اور شدت گرمی کی ہوگی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوں اور اسکی عبادت کریں اور عصر کے وقت بھی
دن کا ہی یاد کریں کہ سطح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آ جاوے گی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہوں اور اسکی طاعت کریں اور مغرب کا وقت نمونہ یہ قبر کا کہ جب سکر قبر میں میت کو اٹھاتے ہیں
وقت مغرب کا معلوم ہونا ہی اسی واسطے جو آدمی کہ نمازی ہو وہ منکر قبر سے کہنا ہی کہ چھوڑ دو مجھ کو میں سزا
پڑھ لوں تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوا اور نماز پڑھے اور عشا غاب کا وقت ہوا اور خواب
سے مشابہ یہ یاد کریں کہ جب میت اٹھی جیسی بی حرم حرکت غافل ہو جائیں گے تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہوں
اور یاد جن کر ہوا اور جب ان اوقات میں یہ سو یاد کر کے خدا کی یاد کریں گے تو خدا کے فضل سے اسید کامل ہو جائیں
وہ اوقات یعنی وقت بخت اور حشر اور قیامت اور قبر اور موت کے ہیں جو جب عبادت ہی کے خدا کو نہ بھولیں گے اور رب
موجب مغفرت اور بخشائیش کی ہوگی واسطہ علم بالصلوات **فصل** انچہ بیان اوقات سحر نماز کے وقت سحر نماز کا
جب ریشی پھیل جائے سحر نماز کا کہ ریشی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بڑا اجر ہوا اور نماز ظہر کی جائے میں اصل
وقت سحر ہے کہ دن چھوٹا ہونا ہوا اور گرمی میں جب ٹھنڈا وقت ہو حضرت فرمایا یا ٹھنڈے میں پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دوزخ کی اور عصر میں ہمیشہ تاخیر سحر ہی تامل کر رہنے کی وسعت ہے کہ عصر کے
نفل کر رہی اور مغرب میں ہمیشہ جلدی سحر ہی مگر روزگار کے اور عشا ہمیشہ تاملی رات گئے سحر ہی اور
بدلی کے دن عصر میں جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا ہی اور مغرب میں تاخیر چاہیے تا احتمال باقی
ہونے آفتاب کا ہے اور عشا میں جلدی چاہیے تا لوگوں کو تکلیف نہ ہو **فصل** انچہ بیان فضائل اور اسرار

اور اسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی بہر حسب کام کو کام نہیہ سے فارغ ہونے نماز
مغرب کی پڑھنے کے اس درمیان میں اور جو کچھ حاجت بشری ہو تو اس سے فارغ ہونے کے وقت اور
نماز عشا کی پڑھنے کے وقت میں کچھ حج کاروبار کا متصور نہیں **حواہ** دوسرے یہ ہیں کہ
ہر پانچ وقتوں میں ایک سری مثل صبح کے وقت جب آب کہ مشابہ موت کی ہر دو ٹھہرنے یا یاد کریں کہ اسی
طرح عشرتین قبروں سے اٹھنا ہو گا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوں یعنی نماز پڑھیں اور نظر کے وقت
شعبہ دھوپ اور گرمی کی ہونی ہی اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اور وقت میدان محشر کو یاد کریں کہ آفتاب کی شکل
پر ہو گا اور شدت گرمی کی ہوگی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوں اور اسکی عبادت کریں اور عصر کے وقت بھی
دن کا ہی یاد کریں کہ سطح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آ جاوے گی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہوں اور اسکی طاعت کریں اور مغرب کا وقت نمونہ یہ قبر کا کہ جب سکر قبر میں میت کو اٹھاتے ہیں
وقت مغرب کا معلوم ہونا ہی اسی واسطے جو آدمی کہ نمازی ہو وہ منکر قبر سے کہنا ہی کہ چھوڑ دو مجھ کو میں سزا
پڑھ لوں تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف رجوع ہوا اور نماز پڑھے اور عشا غاب کا وقت ہوا اور خواب
سے مشابہ یہ یاد کریں کہ جب میت اٹھی جیسی بی حرم حرکت غافل ہو جائیں گے تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہوں
اور یاد جن کر ہوا اور جب ان اوقات میں یہ سو یاد کر کے خدا کی یاد کریں گے تو خدا کے فضل سے اسید کامل ہو جائیں
وہ اوقات یعنی وقت بخت اور حشر اور قیامت اور قبر اور موت کے ہیں جو جب عبادت ہی کے خدا کو نہ بھولیں گے اور رب
موجب مغفرت اور بخشائیش کی ہوگی واسطہ علم بالصلوات **فصل** انچہ بیان اوقات سحر نماز کے وقت سحر نماز کا
جب ریشی پھیل جائے سحر نماز کا کہ ریشی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بڑا اجر ہوا اور نماز ظہر کی جائے میں اصل
وقت سحر ہے کہ دن چھوٹا ہونا ہوا اور گرمی میں جب ٹھنڈا وقت ہو حضرت فرمایا یا ٹھنڈے میں پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دوزخ کی اور عصر میں ہمیشہ تاخیر سحر ہی تامل کر رہنے کی وسعت ہے کہ عصر کے
نفل کر رہی اور مغرب میں ہمیشہ جلدی سحر ہی مگر روزگار کے اور عشا ہمیشہ تاملی رات گئے سحر ہی اور
بدلی کے دن عصر میں جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا ہی اور مغرب میں تاخیر چاہیے تا احتمال باقی
ہونے آفتاب کا ہے اور عشا میں جلدی چاہیے تا لوگوں کو تکلیف نہ ہو **فصل** انچہ بیان فضائل اور اسرار

اذان کے پوشیدہ نر ہے کہ اذان سنت ہو کہ وہ ہی اور یہ خاص اسی امت کی وسطی اور بدوین اذان اور قامت کے نماز
 مکروہ ہوتی ہے اور ثبوت ہکا قرآن مجید سی مہتابی چنانچہ بعض یہود اور مشرکین اذان شکرے سنتے تھے نہ حق تعالیٰ
 نہ آیت نازل فرمائی **وَإِذَا نَادَى الْمُؤْمِنُونَ إِلَى اللَّهِ فَتَمَسُّوا إِلَيْهِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ** اور کھیل بہ رسوہ سطلے کہ وہ کون کون عقل
 میں اور فضائل اذان اور مؤذن کے بہت حدیثوں سے ثابت ہیں چنانچہ حضرت نے فرمایا مؤذن دراز کروں مگرے قیامت
 دن یعنی امید زیادہ رکھے ہوں گے خدا کی درگاہ سے اور فرمایا آواز مؤذن کی نہیں سننا کوئی جن اور اس اور کوئی شی
 گر یہ کہ گواہی دیکھا وسط اسکے دن قیامت کے اور فرمایا جو کوئی سات برس متواتر طلب تو اسکے وسط اذان کے نکھا
 جاوے گا وسط اسکے خلاص مریخ سے اور فرمایا خوش مہتابی پروردگار اورس چنانچہ بکری سے جی ہمارا ہے
 کہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پس فرماتا ہے حق تعالیٰ دیکھو میرے بندے کو کہ اذان دیتا ہے اور قائم کرتا ہے نماز اور پڑھتا ہے
 مجھے مقرر بختمائے اور سکوا اور حشر کیا ہے جنت میں اور فرمایا میں شخص قیامت کے دن شیلے مشک پر سونے غلام
 کہ ادا کیا حق خدا کا اور حق اپنے مولیٰ کا اور مرد کہ امامت کی ایک قوم کی اور وہ اوس سے راضی ہوں اور مرد کہ اذان
 دیتا ہے وسط نماز سچو قیامت کے ہر دن اور رات اور فرمایا سنیں دہوتی دعا در میان اذان اور قامت کے اور نقل ہے
 جو کوئی بارہ برس اذان کے واجب ہوگی وسط اسکے جنت اور نکھا جاوے گا ہر دن وسط ہر اذان کے ساتھ نکھا
 واسطے بر قامت کے تیس نکلی اور فرمایا حضرت نے جب اذان ہوتی ہے واسطے نماز کے تیجے بھاگتا ہے شیطان اور اوسکو
 گوز ہوتا ہے کہ اوس سبب نہیں سنتا اذان کو بعد اذان کے پھر آتا ہے یہاں تک کہ جب قامت گئی تھی تیجے
 بھاگتا ہے جیہ عام ہوتی آقا قامت پھر آتا ہے اور موسیٰ النابی نمازیوں کے دل میں اور کساہی خلائی بات
 یا کو اور خلائی بات یاد کر اوسکو یاد نہیں یہاں تک کہ دشمن نہیں جانا کہ سقدر پڑھا سوال
 کیا سبب ہے کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور نماز میں کہ فضل ہے اوس میں دوسو سے ڈالتا ہے جواب
 اذان میں احتمال رہا کہ نہیں ہے اور غفلت نہیں ہوتی وقت کہنے اذان کے بخلاف نماز اور قرآن
 کے کہ آجین نفس حاضر ہوتا ہے پس کھولتا ہے شیطان دروازہ دوسو سے کا جواب دوسرے اذان
 مثل کو نوال کے ہے اور نماز مثل دشاہ کے اور دستور ہے کہ پورا در ہر جعفر کو نوال سے ڈتا ہے

بادشاہ سے نہیں ڈرتا قائلہ جب نماز شروع اذان سے چاہے کہ کہ جل شانہ یعنی مری پرستان
 اور سبکی پھر جواب اذان کا دے یعنی جو کچھ موزن کے آب بھی ہو کہے کہ حبیب ذن حتی علی الصلوٰۃ
 اور حتی علی القلاخ کہے چاہے موزن والا جواب دلا حولہ ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہیں بھرتا
 گناہ سے اور نہ قوت ہی ایک کام کرنے کی مگر اللہ کی مدد اور سب کی وقت جب ذن الصلوٰۃ خارج
 میں التوہم کے سننے والا کہے صدق قوت و برکات یعنی سچ کہا تو نے اور نیک کہا تو نے زاور
 اقامت میں بھی چاہیے مثل اذان کے جوابے اور جب قائلہ الصلوٰۃ کے یعنی ستر قائم ہوئی
 سننے والا کہے اقامتھا اللہ واکامتھا یعنی قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ کے اسد کہے
 اور جب اذان سے فارغ ہو دعا اذان کی کہے آتی ہی پڑھے اور معنی الفاظ اذان کے تفصیل کے بیان
 کیے جائیں گے عیش میں وارد ہو کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ موزن پر بندگی کہنے میں حضرت فرمایا
 جو کچھ موزن کے تم بھی کہو جب تمام کرو پس جو کچھ مانگو گے پاؤ گے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم
 تھے ساتھ حضرت میں کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے کے لیے جب فارغ ہوئے حضرت فرمایا کہ تم اس
 اسکے کہ غلو میں جوابی اذان کا دے اسل ہو گاجنت میں اور فرمایا حضرت نے جو کوئی یہ اذان میں
 کے رب کے اللہم ربک ہذہ الدعویۃ الشاکمۃ والصلوۃ القائمۃ ان یتخذ الیہ المسلم
 والفضیلۃ والبعثتہ معاً ما محمود ان الذی وعدتہ یعنی اے خدا اے صاحب امانت
 پوری کا اور نماز قائم کا دے تو محمد کو وسیلہ اور بندگی اور اوٹھا او کو تمام مومنین کو وعدہ کیا ہے اسے وہ جب پوری
 واسطے اس کے شفاعت میری دن قیامت کے قائلہ فہتھانے لکھا ہے حبیبانہ ان سنے جواب دے گا کہ تم بھی
 دے یعنی میں نے ساتھ ہی مسجد کی طرف دیکھنا کہ وہ نہ ہو اور جس کام میں ہو اس کو جو کہ بزرگان میں کا ہر جا
 تھا کہ بعضے اور میں کام ہوا ہر کار تے اور جو ہتھوڑا اوٹھا تے اور اذان سننے پھرا اس کو لوہے پر ہمارے اور جو کوئی
 کام موعی کا کرتا اور سو جا پڑے میں اذان اور اذان سننا پھر نہ نکالتا اور مسجد کی طرف ہوا ہوا اذان اذان سے
 نرا قیامت یاد کرتے اور جانتے جو کوئی آواز اذان پر دہر گیا اس کو قیامت کی منادی سے سوائے خوشخبری کے کچھ
 نہ پونجیکا اور اگر کہنے دل کو آواز اذان سے خوش باور نہیں سمجھو کہ قیامت کی آواز سے یہی خوش ہو گے قائلہ

یہاں سے لے کر اس کے بعد کے الفاظ ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ موزن کے آب بھی ہو کہے کہ حبیب ذن حتی علی الصلوٰۃ اور حتی علی القلاخ کہے چاہے موزن والا جواب دلا حولہ ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہیں بھرتا گناہ سے اور نہ قوت ہی ایک کام کرنے کی مگر اللہ کی مدد اور سب کی وقت جب ذن الصلوٰۃ خارج میں التوہم کے سننے والا کہے صدق قوت و برکات یعنی سچ کہا تو نے اور نیک کہا تو نے زاور اقامت میں بھی چاہیے مثل اذان کے جوابے اور جب قائلہ الصلوٰۃ کے یعنی ستر قائم ہوئی سننے والا کہے اقامتھا اللہ واکامتھا یعنی قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ کے اسد کہے اور جب اذان سے فارغ ہو دعا اذان کی کہے آتی ہی پڑھے اور معنی الفاظ اذان کے تفصیل کے بیان کیے جائیں گے عیش میں وارد ہو کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ موزن پر بندگی کہنے میں حضرت فرمایا جو کچھ موزن کے تم بھی کہو جب تمام کرو پس جو کچھ مانگو گے پاؤ گے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم تھے ساتھ حضرت میں کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے کے لیے جب فارغ ہوئے حضرت فرمایا کہ تم اس اسکے کہ غلو میں جوابی اذان کا دے اسل ہو گاجنت میں اور فرمایا حضرت نے جو کوئی یہ اذان میں کے رب کے اللہم ربک ہذہ الدعویۃ الشاکمۃ والصلوۃ القائمۃ ان یتخذ الیہ المسلم والفضیلۃ والبعثتہ معاً ما محمود ان الذی وعدتہ یعنی اے خدا اے صاحب امانت پوری کا اور نماز قائم کا دے تو محمد کو وسیلہ اور بندگی اور اوٹھا او کو تمام مومنین کو وعدہ کیا ہے اسے وہ جب پوری واسطے اس کے شفاعت میری دن قیامت کے قائلہ فہتھانے لکھا ہے حبیبانہ ان سنے جواب دے گا کہ تم بھی دے یعنی میں نے ساتھ ہی مسجد کی طرف دیکھنا کہ وہ نہ ہو اور جس کام میں ہو اس کو جو کہ بزرگان میں کا ہر جا تھا کہ بعضے اور میں کام ہوا ہر کار تے اور جو ہتھوڑا اوٹھا تے اور اذان سننے پھرا اس کو لوہے پر ہمارے اور جو کوئی کام موعی کا کرتا اور سو جا پڑے میں اذان اور اذان سننا پھر نہ نکالتا اور مسجد کی طرف ہوا ہوا اذان اذان سے نرا قیامت یاد کرتے اور جانتے جو کوئی آواز اذان پر دہر گیا اس کو قیامت کی منادی سے سوائے خوشخبری کے کچھ نہ پونجیکا اور اگر کہنے دل کو آواز اذان سے خوش باور نہیں سمجھو کہ قیامت کی آواز سے یہی خوش ہو گے قائلہ

یہاں سے لے کر اس کے بعد کے الفاظ ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ موزن کے آب بھی ہو کہے کہ حبیب ذن حتی علی الصلوٰۃ اور حتی علی القلاخ کہے چاہے موزن والا جواب دلا حولہ ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہیں بھرتا گناہ سے اور نہ قوت ہی ایک کام کرنے کی مگر اللہ کی مدد اور سب کی وقت جب ذن الصلوٰۃ خارج میں التوہم کے سننے والا کہے صدق قوت و برکات یعنی سچ کہا تو نے اور نیک کہا تو نے زاور اقامت میں بھی چاہیے مثل اذان کے جوابے اور جب قائلہ الصلوٰۃ کے یعنی ستر قائم ہوئی سننے والا کہے اقامتھا اللہ واکامتھا یعنی قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ کے اسد کہے اور جب اذان سے فارغ ہو دعا اذان کی کہے آتی ہی پڑھے اور معنی الفاظ اذان کے تفصیل کے بیان کیے جائیں گے عیش میں وارد ہو کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ موزن پر بندگی کہنے میں حضرت فرمایا جو کچھ موزن کے تم بھی کہو جب تمام کرو پس جو کچھ مانگو گے پاؤ گے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم تھے ساتھ حضرت میں کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے کے لیے جب فارغ ہوئے حضرت فرمایا کہ تم اس اسکے کہ غلو میں جوابی اذان کا دے اسل ہو گاجنت میں اور فرمایا حضرت نے جو کوئی یہ اذان میں کے رب کے اللہم ربک ہذہ الدعویۃ الشاکمۃ والصلوۃ القائمۃ ان یتخذ الیہ المسلم والفضیلۃ والبعثتہ معاً ما محمود ان الذی وعدتہ یعنی اے خدا اے صاحب امانت پوری کا اور نماز قائم کا دے تو محمد کو وسیلہ اور بندگی اور اوٹھا او کو تمام مومنین کو وعدہ کیا ہے اسے وہ جب پوری واسطے اس کے شفاعت میری دن قیامت کے قائلہ فہتھانے لکھا ہے حبیبانہ ان سنے جواب دے گا کہ تم بھی دے یعنی میں نے ساتھ ہی مسجد کی طرف دیکھنا کہ وہ نہ ہو اور جس کام میں ہو اس کو جو کہ بزرگان میں کا ہر جا تھا کہ بعضے اور میں کام ہوا ہر کار تے اور جو ہتھوڑا اوٹھا تے اور اذان سننے پھرا اس کو لوہے پر ہمارے اور جو کوئی کام موعی کا کرتا اور سو جا پڑے میں اذان اور اذان سننا پھر نہ نکالتا اور مسجد کی طرف ہوا ہوا اذان اذان سے نرا قیامت یاد کرتے اور جانتے جو کوئی آواز اذان پر دہر گیا اس کو قیامت کی منادی سے سوائے خوشخبری کے کچھ نہ پونجیکا اور اگر کہنے دل کو آواز اذان سے خوش باور نہیں سمجھو کہ قیامت کی آواز سے یہی خوش ہو گے قائلہ

سب شروع ہوئے اذان کے دو میں پہلا یہ کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو بیت المقدس
 میں تشریف لینگے وہاں حضرت جبرئیل نے اذان اور اقامت کہی اور حضرت نے امانت پھیروں کی کی دو سرکہ کہ عبد
 ربیع پر سے وایت ہو کہ جب حضرت نے منگے بجائے کہا حکم دیا تاکہ لوگ نماز کے لیے جمع ہوں اور حال میں گویا خواب
 میں آیا کہ ایک شخص منگے لیے ہوتے میرا س گذرا میں نے کہا ای سب کے اسکو تو بیچھا اور اس نے کہا کیا کرے میں نے
 کہا اس سے ہم نماز کی طرف لوگوں کو بلاویں گے تب اس نے کہا میں منگو ایک چیز اس سے بہتر بتلاؤں میں نے کہا بہت
 سب اس نے اذان اور اقامت تسلیم کی جب صبح ہوئی میں حضرت کی خدمت میں آیا اور یہ خواب بیان کیا ایسے فرمایا
 یہ خواب سچا ہی اگر اللہ نے چاہا پس اڑھ اور سکھا ہے بلال کو جو چھہ کہ دکھا سو نوسے تا اذان کے اسوا سٹکیا
 اور کی بند ہری آواز سے پس میں کھڑا ہوا اور بلال کو سکھاتا تھا اور بلال اذان کہتے تھے میں حضرت نے
 اپنے گھر سے اذان سنی تو نکلے اپنی چادر کھینچے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قسم سو اوگی کہ اب کو نبی
 برحق کیا ہو میں نے خواب میں دیکھا مثل اسکے کہ دیکھتا ہوں حضرت نے فرمایا اللہ ہی کی عا سے جب چار دیر چاہے سال
 ہجرت سے واقع ہوا تم سے حدیث میں آیا ہی کہ مؤذن حضرت مروی اللہ کی خلاف میں آپ کے پاس
 تاکہ نماز صبح سے آگاہ کرے آگاہ ہوتے آیا اور اس نے کہا اَلصَّلٰوَةُ حَسْبُكَ مِنَ التَّوْحِيدِ حضرت نے حکم کیا کہ اس
 کلام کو اذان صبح میں داخل کرے فائدہ عجیبہ کنز العباد میں لکھا ہے جو پہلے مؤذن کے اللہ ہوا کہ
 محمد رسول اللہ فوسن والا کہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ یعنی رحمت ہے خدا اور تمہارے
 یا رسول اللہ جو دوسری بار کہے تو یہ کہ قرآن عظیمی بک یکر رسول اللہ یعنی محمد کا لکھ میری کی
 تجھے یا رسول اللہ بجز ناخن دون انگوٹھوں کو آنکھ پر دے اور یہ عا پر ہے اَللّٰھُمَّ صَبِّحْ بِنِیِّیْ بِالسَّمْعِ
 وَالبَصْرِ یعنی ای اللہ صبح درجہ کو سننے اور دیکھنے سے اور اس کی فصل لائیا اور رسول اللہ برابر میں لگی ہے
 خلاصہ کہ یہ کہ آدم علیہ السلام شاق ہوتے دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت میں اور طلب کیا دیدار
 آنحضرت کا پس ظاہر کیا حق تعالیٰ نے نفا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سطح دونوں خن آدم علیہ السلام میں مثل ایسے کے
 پس ہم لیا حضرت آدم نے دونوں ناخن اپنے کو اور آنکھوں پر لکھا یا پس لگی اصل اسکی اذان دے کے سے
 سوال کیا سارے حکمت ہی کہ اذان میں پہلے چار بار اللہ اکبر اور پھر درود و تہلیل و تکلیمات اور اخیر میں نھتا نا اللہ

۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

بدون محمد رسول اللہ کے کہتے ہیں **جواب** توحید اور عبادت خدا کی موقوف ہو اور جاننے چاہئے صفت اللہ کے علم اور قدرت اور حمت اور شرف پس چاہے بار بار اللہ کہنا ان چاروں صفت کی طرف اشارہ ہو یعنی اوستے کہتے ہیں اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور وہی علم کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور وہی قدرت کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور وہی حمت کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور وہی شرف کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور وہی صفت کے ساتھ خدا کو جانا اور یاد کیا بنا وہی توحید معلوم ہوئے اور توحید دو قسم ہو ایک توحید جو دین دوسری توحید جو عبادت میں پھر اس کو ان دونوں توحید کے ساتھ یاد کیا **آشہد ان لا الہ الا اللہ** یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ نہیں اسکا کہ نہیں کوئی خدا موجود سوا اللہ کے **آشہد ان لا الہ الا اللہ** یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ نہیں کوئی خدا سخن عبادت کے سوا ہی اللہ کے جب اس ہو کہ ان اوصاف کے ساتھ جانا اور سنی ہو اسکی حضور تک نہیں ہو سکتی تو ایک اہل یعنی رسول چاہیے کہ اس کے وسیلے سے طریق اسکی عبادت کا معلوم ہو اور رسول کی دو صفت ہیں ایک کہ فقط پیغام پونچھائے اور دوسری کہ تک حقیقی تک پونچھائے تو رسول کی دونوں صفت کے ساتھ یاد کیا اور کہا **آشہد ان محمد رسول اللہ** یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد رسول کے ہیں کہ پیغام کو پونچھاتے ہیں **آشہد ان محمد رسول اللہ** یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد رسول کے ہیں کہ حق تک پونچھاتے ہیں پس لازم ہوا کہ فرمانبرداری اس رسول کی کی جائے تاکہ حق تک پونچھائے اور فرمانبرداری برتن اور اس سے ہوتی ہے اس واسطے کہ حاجی علی الصلوٰۃ یعنی آؤ تم نماز پر اپنے بندوں کے ساتھ حاجی علی الصلوٰۃ یعنی آؤ تم نماز پر اپنے بندوں کے ساتھ پھر اس کے بعد قرآن اور فائدہ اس عمل کا بیان کیا جاتا ہے اور فرمے وہیں ایک نبوی دوسرا خردی پس **کما حی علی الفلاح** یعنی آؤ تم مراد ملنے پر دنیا میں ساتھ دستی نفس اور حال کے عوام کے واسطے اور لذت مناجات اور مشاہدہ حق کے واسطے خاص کے حاجی علی الفلاح یعنی آؤ تم مراد ملنے پر آخرت میں ساتھ آسانی سخن کی قیامت میں نجات و نزع سے اور پہلے اللہ کہ طلب حاجات کو پہلے تھا اور اب کہ فیض نبوی حاصل کیا اور معرفت کا لہر سے شرف ہوا تو اب محض خلوص کو پہلے پھر کہا **اللہ اکبر** یعنی خدا بڑا ہے نہایت برتر اپنی ذات اور صفات میں **اللہ اکبر** یعنی خدا بڑا ہے سبب تاثیر کالات اس کے اس منظر ہر عالم میں اور خلاصہ اس معرفت کا نہایت

نہو معنی تو یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی ثابت خارج میں محسب حقیقت کے بالذات اور نہیں ظاہر
 اپنے سب کمالات کے ساتھ بالاصلاح سوائے خدا کے جو کہ بیان میں کلمے سے یہ معنی ثابت ہے کہ حقیقت میں
 کوئی شئی نہیں سوائے خدا کے تو یہ بیان گنجائش دینے کی زبانی ہے پھر محمد رسول اللہ کا ذکر نجیاً بخلات
 اور بے کہ بیان توحید عبادت کا بیان تھا اور تہلکام عبادت کا بڑا سول کے تمام نہیں ہوتا اس واسطے
 وہاں ذکر کیا اور حقیقۃ الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ محال و بارگاہ شہداء لہذا اللہ کا اول اور گواہی نبی توحید
 کی زبان سے دوسری بار دل سے اور شہدان محمد رسول اللہ میں اول گواہی نبوت پر زبان سے اور دوسرے
 دل سے اس طرح حی علی الصلوٰۃ میں پہلی بار آنا طرف نماز کے ہی ہے دوسری بار دل سے اور حی علی الصلوٰۃ
 میں پہلی بار آنا مراد اپنے پر ہے دوسری بار دل سے واسطہ علم بالصلوٰۃ **فصل پنج** بیان سر الفرض اور
 واجبات نماز کے **مسئلہ** نماز میں تیرہ فرض ہیں چھ باہر نماز کے اور سکو شرط رکھتے ہیں سات اندر نماز کے
 اور سکو رکھتے ہیں جو باہر نماز کے ہیں یہ ہیں ایک طہارت کبریٰ کی دوسرے طہارت بدن کی تیسرے
 طہارت مکان کی چوتھی تعالیٰ فرماتا ہے **وَرِيثًا بَكَ فَطَهِّرْهُ وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ** یعنی کپڑے پہن کر کھڑے اور
 پلیدی کو چھوڑ جب تا کہ طہارت کپڑے کی ہو تو اس سے طہارت بدن اور مکان کی بڑھ جاوے اور جو بھی گئی جو کچھ
 سر عورت **حَدُّوا زَيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ** یعنی تو علم ہی رونق اور لباس ہر نماز کے وقت پہنچو
اسْتَقْبَالِ قِبْلَتِكُمْ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ہر نماز میں منہ اپنا طرف مسجد حرام کے رخسے نہایت
وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ یعنی اور پکارو اور سکو تیری اور سبکی حکم پر راری کر سوا اور سات اندر نماز کے
 یہ ہیں ایک کبیر تحریمہ **وَدَعَاكَ فَكَلِمَاتٌ يُعْنَىٰ** اور اپنے رب کی پڑائی بول دوسرے قیام **وَقَوْمًا لِّلَّهِ قَائِمِينَ**
 یعنی اور کھڑے ہو اس کے واسطے اور اپنے رب سے تیسرے قرات **فَاقْرَأُوا مَا تَنزِيلًا مِنَ الْقُرْآنِ** یعنی سو پڑھ
 جتنا آسان ہو قرآن سے چوتھے رکوع پانچویں سجدہ **بِأَنَّهَا الَّذِينَ اسْتَوْا الرَّكْعَةَ وَالسُّجُودَ** یعنی
 ای ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو **فَمَا تَدْرُوهُ** یہ دو حکم فتویٰ مسجد کے تھا رکوع کا تھا اور نمازی کو حکم رکوع
 کا تھا مسجدی کا تھا بعض کتاب میں ہے کہ اس امت میں کبھی ابتدا میں حکم فقہ قیام اور قعود کا تھا جب یہ
 آیت نازل ہوئی رکوع اور سجدہ فرض ہوا چھ قعدہ اخیر ساتوں میں خروج بضعہ یعنی نماز سے باہر آنا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 قَاتِلْهُمُ کَمَا قَاتَلْتُمْ
 اَوَّلَ اَیَّامِ دِیْنِکُمْ
 وَکُنْ لَّہُمْ حَکِیْمًا
 قَاتِلْہُمْ فَاِذَا کَانَ
 مِنْہُمْ حَکِیْمًا
 کَلِمَاتٌ یُّعْنٰی
 حَقِیْقَتًا نَّازِلَہِ
 سَبَّحَہُ جَبْرًا

لے کر اور تیار
 تیار جب نماز سے
 نہیں ہونے تک
 فرض کر کے
 واجب اگر عدا
 کر کے کی ہو
 باسوا اگر عدا
 لیا ہو ورنہ اس
 صورت میں نماز
 درست ہے اگر عدا
 صورت عامہ کرنے
 کے فاسد ہو گا
 عدا نہیں ہونے
 صورت عامہ

اپنے کچھ فعل سے قصد اور ثبوت ان دونوں کا قرآن مجید سے نہیں ہوتا سوال سجدہ دو نماز کا کیسا ہی
جواب یہ بھی فرض ہے ثابت ہے حدیث سے سوال دو سجدہ میں کیا سری جواب شیطان کو
 حکم سجدہ کا ہوا انکیام و دو ہوا ہم دو سجدے کرتے ہیں اور سکی مخالفت کو پہلے سجدہ پہلا اشارہ ہے کہ اس خاک سے
 پیدا ہوئے ہیں اور سجدہ اشارہ ہے کہ پھر اسی خاک میں جانا ہے اور سجدہ پہلا واسطے شکر نعمت ایمان کے ہے
 اور دوسرا سجدہ واسطے بقای ایمان کے اور پہلا سجدہ اطاعت امر ہے جس کے ہی دوسرا سجدہ شکر کا ہے اور اطاعت
 امر ہے کے سوال دو سجدہ ملاوت میں کیا سری جواب جب بنی آدم آیت سجده کی پڑھا
 اور سجدہ کرنا ہی شیطان چلا ہوا ہے اور دہا ہے کہ بنی آدم کو سجدے کا حکم ہوا اور سجدے کیا اور سجدت ملی اور سجدہ سے
 کا حکم ہوا یعنی انکار کیا جلود فرج ہی سوال سجدہ سو ترک واجب در تاخیر فرض سے کیوں واجب ہوا
جواب اسکا کہ نماز میں جو کچھ سبب تک واجب اور تاخیر فرض کے نقصان ہوا ہے سجدہ سو سے پورا ہوجائے
سوال سبب فرض نماز کے قرآن مجید میں ایک ہی جگہ مثل فرض و منوس کے کیوں بیان کیے گئے جواب
 ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تفرک میں اکثر ذکر نماز کا آوے اور بندوں کو آگاہی ہوتی ہے اور جو علم کرنا
 کہ یہ فرض نماز تمام قرآن سے نکالیں تو اب بادرین المسلم مسئلہ واجبات نماز کے بارہ میں قیامت
 فاتحہ ارض سورہ اور ترتیب ارکان اور قعدہ اولی اور التیمات دونوں سجدے میں اور لفظ سلام کے ساتھ نماز
 تمام کرنا اور حاجت و ترسین اور تکبیرات عیدین اور سقر کرنا اور کت پہلی کا دم سطر آیت اور چہرہ با آواز بلند
 بڑھنا نماز جبر میں امام کو اور خفا میں آہستہ بڑھنا نماز ستری میں اور تعدیل ارکان یعنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ
 میں اور در میان رکوع اور سجدہ اور دو سجدوں کے اور ادنی اسکا باندہ اسکا ایجا سبحان فی انقطاع جمعی طرح
 کئے کچھ حدیث میں اراد ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور حضرت ایک طرف مسجد کے بیٹھے ہوئے تھے
 پس اس نے نماز پڑھی پھر آیا حضرت کی خدمت میں اور سلام کیا پس کہا حضرت **وَعَلَيْكَ السَّلَامُ** لوٹ جا
 اور پھر نماز پڑھ گیا کہ تو نے نماز ہی نہیں پڑھی پس اس شخص نے پھر نماز پڑھی پس آیا حضرت کے حضور میں
 اور سلام کیا حضرت نے کہا **وَعَلَيْكَ السَّلَامُ** لوٹ جا پھر نماز پڑھ گیا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس تیسری بار اس نے
 کہا کہ نکھائے مجھے یا رسول اللہ اپنے فرمایا جب کھڑا ہو دوسرے نماز کے پس پورا کر دے پھر ہونہ کہ جب کی طرف

کر کے کھڑا ہو پھر تکبیر کہ پھر بڑھ جو کچھ کہ آمان ہونے کے قرآن سے پھر رکوع کہ بیان تک اطمینان ہو جائے
 رکوع میں پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کہ بیان تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو پھر سر
 اٹھا اور مطمئن بیٹھ جا پھر سجدہ کہ بیان تک کہ سجدے میں اطمینان ہو پس سر اٹھا یہاں تک کہ مطمئن ہو سکے
 بیٹھ اسی طرح تمام نماز پڑھ کر نماز کو بہت اچھی طرح سے پڑھنا چاہیے اور فیہ فرض اور واجب اور
 سنت اور مستحب کا لحاظ رکھنا چاہیے اور ہر ایک کو خوب داکرنا چاہیے اور ادب کو بھی ہاتھ سے نہیں
 اسوئے کہ ترک ادب پونچا تا ہی ترک سنت تک اور ترک سنت پونچا تا ہی ترک واجب تک اور ترک واجب
 پونچا تا ہی ترک فرض تک اور ترک فرض پونچا تا ہی انکار فرض تک اور انکار فرض پونچا تا ہی کفر تک محاذ السنہ
 اور مفسدات اور محرمات اور مکروہات نماز سے کہ اس سب کی تفصیل ٹی ٹی کتابوں فقہ میں ہی پچھا چاہیے تاکہ نماز
 مرتبہ مقبولیت میں واقع ہو جائے مگر ہر جو لوگ نماز خوب پڑھتے ہیں اور اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور
 وظیفہ بھی پڑھتے ہیں اور انکی نماز قیامت میں شکل حسین اور خوبصورت ہو اور لباس پہننے ہوسکے
 اوسے گی اور جو لوگ وظیفہ نہیں پڑھتے انکی نماز بلا زور آوگی اور جو لوگ اچھی طرح نماز نہیں ادا
 کرتے اور ارکان اور سنن وغیرہ میں قصور کرتے ہیں انکی نماز بعضی لنگڑی بعضی ٹوٹی بعضی از حدی بعضی
 کافی بعضی کٹھی بعضی نوجبی ہوتی آوگی اور قابل قبول اور گاہ رب العزت کے نہیں ہوگی بلکہ ایسی نماز
 موجب شرم اور مذمت کی ہوگی سوال اسکی کیا وجہ یہ کہ نماز ظہر اور عصر میں قنوت آہستہ اور نماز دن میں
 باواز بلند پڑھنا واجب ہے جواب ابتدا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نماز میں باواز بلند پڑھتے تھے لیکن
 ظہر اور عصر کے وقت کفار پڑھنا سکے اور مسکے نقلین کرتے اور ایذا دیتے تھے حضرت ان دنوں وقت میں آہستہ پڑھتے تھے
 اور دوسرے وقتوں میں کفار ناستے تھے اور سوتے باواز بلند پڑھتے تھے پھر یہی حکم ہمیشہ کے واسطے باقی رہا
 در مختار میں ہے کہ جو فعل نماز میں مکمل فرض ہو وہ واجب ہے اور جو فعل مکمل واجب ہے وہ سنت ہے اور ترک فرض نماز
 فاسد ہوتی ہے عارہ او سکا فرض ہے اور ترک واجب نماز ناقص کردہ تحریمی ہوتی ہے عارہ او سکا واجب ہے
 اور ترک سنت سے نماز قریب کراہت ہوتی ہے عارہ او سکا سنت ہے فصل بیان امامت اور جماعت میں مسئلہ
 جماعت سنت ہے مگر ہر پورا اور مضبوط کے نزدیک جب یہ حضرت فرمایا کہ نماز جماعت کے ساتھ فضیلت کہی اور پھر

ایک تارک
 جماعت اور نماز
 پورا کرنا
 سنت ہے
 اور فقہ
 جماعت
 کو کہ سنت
 اور جماعت
 کو کہ سنت
 اور جماعت
 کو کہ سنت
 اور جماعت
 کو کہ سنت

پر ہرگز گار بھر زیادہ ہرگز الا اور پہلے صف مردوں کی چاہیے پھر لڑکوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور
چاہیے صف کو خوب سیدھا اور درست کریں حضرت نے فرمایا ہر لڑکے کو صفوں اپنی کو مقرر برابر کرنا صفوں کا کمال
اگر سے ناز سے ہی فائدہ جوام کے کچھ برابر ہوتا ہے اور سکو سو رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور جو دہا ہے ہوتا ہے
بہ چھتر رکعت کا ثواب ملتا ہے اور جہا میں ہوتا ہے اور سکو چالیس رکعت کا ثواب ملتا ہے اور پچھتر رکعت کا ثواب
بہ چھتیس رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور آٹھ میں لکھا ہے جو کوئی ترک کرے صف اول کو خوف ہے کہ ننگی ہوگی اور
لوگوں کو پس کھڑا ہوا دوسری صف میں لگاؤ کو خدا مثل ثواب صف اول کے اور کچھ اور ہے کہ نہ ہوگا مسئلہ
چاہیے ناز فرض مسجد میں پڑھے کہ ثواب زیادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا جو صبح وقت مسجد میں جاتا ہے یا شام کو سویت
مہیا کرتا ہے اور اسکے وسطے تغفہ جنت ہے جس صبح کو جائے یا شام کو جائے اور بہترین مکانوں کا اسکے
نزدیک مسجد ہے اور بہترین مکانوں کا بازار ہے اور جب مسجد میں جا پہلے داہنا ہاتھوں داخل کرے حضرت نے فرمایا
نے ایک بار سو سے بائیں ہاتھوں کو پہلے مسجد میں لکھا آواز غیب سے آئی یا توڑو وہ بیہوش ہو گئے پھر توبہ کی اور
جب مسجد میں داخل ہوئے عاڑھے اللہم افتح لی ابواب جنتک یعنی امی اللہ کھول میرے لیے دروازے
اپنی حرکت اور دو رکعت نماز تہتہ مسجد پڑھے اور جب مسجد سے نکلے پہلے بائیں ہاتھوں کو نکالے اور پھر
اللہم لانی اسئلک من فضلك یعنی امی اللہ میں تجھے سوال کرتا ہوں فضل نہیں ہے اور مسجد میں
دنیا کی باتیں نہ کرے اور سب آداب مسجد کے جسے کہ بڑی کتابوں میں لکھے ہیں نگاہ رکھے حضرت نے فرمایا ایک
زمانہ آو گیا لوگوں پر کہ باتیں دنیا کی مسجد میں کرنے کے پس لکھے پاس بیٹھنا اللہ کو اولی کچھ حاجت نہیں اور
کلام دنیا کا مسجد میں منانا ہی نیکوین کو جیسے گل خشک کڑی کو کھاتی ہے تہمتا بن جو میں لکھا ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مسجد میں داخل ہونے والے کی دو خصلتیں ہیں پہلے ہی محفلت کرے ذکر خدا کی آواز گاہبانی کرے پھر باجوتی
کی پھر داخل کرے دہننے بانو رکھ اور جب داخل ہوئے بسم اللہ والحمد لله والسلام علی رسول اللہ
و علی ملائکة اللہ اللہم افتح لنا ابواب فضلك و ابواب رحمتک لانک انت الوہاب
اور سلام کرے اہل مسجد پر اور اگر کوئی نہ ہوتو ہے السلام علینا و علی عباہا اللہ الصالحین و
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبده و رسولہ اور گزیرے سے ناز پڑھنے والے

۴
اور ہرگز گار بھر زیادہ ہرگز الا اور پہلے صف مردوں کی چاہیے پھر لڑکوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور
چاہیے صف کو خوب سیدھا اور درست کریں حضرت نے فرمایا ہر لڑکے کو صفوں اپنی کو مقرر برابر کرنا صفوں کا کمال
اگر سے ناز سے ہی فائدہ جوام کے کچھ برابر ہوتا ہے اور سکو سو رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور جو دہا ہے ہوتا ہے
بہ چھتر رکعت کا ثواب ملتا ہے اور جہا میں ہوتا ہے اور سکو چالیس رکعت کا ثواب ملتا ہے اور پچھتر رکعت کا ثواب
بہ چھتیس رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور آٹھ میں لکھا ہے جو کوئی ترک کرے صف اول کو خوف ہے کہ ننگی ہوگی اور
لوگوں کو پس کھڑا ہوا دوسری صف میں لگاؤ کو خدا مثل ثواب صف اول کے اور کچھ اور ہے کہ نہ ہوگا مسئلہ
چاہیے ناز فرض مسجد میں پڑھے کہ ثواب زیادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا جو صبح وقت مسجد میں جاتا ہے یا شام کو سویت
مہیا کرتا ہے اور اسکے وسطے تغفہ جنت ہے جس صبح کو جائے یا شام کو جائے اور بہترین مکانوں کا اسکے
نزدیک مسجد ہے اور بہترین مکانوں کا بازار ہے اور جب مسجد میں جا پہلے داہنا ہاتھوں داخل کرے حضرت نے فرمایا
نے ایک بار سو سے بائیں ہاتھوں کو پہلے مسجد میں لکھا آواز غیب سے آئی یا توڑو وہ بیہوش ہو گئے پھر توبہ کی اور
جب مسجد میں داخل ہوئے عاڑھے اللہم افتح لی ابواب جنتک یعنی امی اللہ کھول میرے لیے دروازے
اپنی حرکت اور دو رکعت نماز تہتہ مسجد پڑھے اور جب مسجد سے نکلے پہلے بائیں ہاتھوں کو نکالے اور پھر
اللہم لانی اسئلک من فضلك یعنی امی اللہ میں تجھے سوال کرتا ہوں فضل نہیں ہے اور مسجد میں
دنیا کی باتیں نہ کرے اور سب آداب مسجد کے جسے کہ بڑی کتابوں میں لکھے ہیں نگاہ رکھے حضرت نے فرمایا ایک
زمانہ آو گیا لوگوں پر کہ باتیں دنیا کی مسجد میں کرنے کے پس لکھے پاس بیٹھنا اللہ کو اولی کچھ حاجت نہیں اور
کلام دنیا کا مسجد میں منانا ہی نیکوین کو جیسے گل خشک کڑی کو کھاتی ہے تہمتا بن جو میں لکھا ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مسجد میں داخل ہونے والے کی دو خصلتیں ہیں پہلے ہی محفلت کرے ذکر خدا کی آواز گاہبانی کرے پھر باجوتی
کی پھر داخل کرے دہننے بانو رکھ اور جب داخل ہوئے بسم اللہ والحمد لله والسلام علی رسول اللہ
و علی ملائکة اللہ اللہم افتح لنا ابواب فضلك و ابواب رحمتک لانک انت الوہاب
اور سلام کرے اہل مسجد پر اور اگر کوئی نہ ہوتو ہے السلام علینا و علی عباہا اللہ الصالحین و
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبده و رسولہ اور گزیرے سے ناز پڑھنے والے

اور نہ داخل ہو مگر ساتھ دوسرے اور نہ کام کرے کام دنیا کا اور نہ کلام کرے کلام دنیا کا اور نہ کلمے بیان تک کہ پڑھے
 دو رکعت نزار کرے جب کہ پڑھے **اللهم انک انت المستغفر**
والتائب الیک فاعده گھر میں یا دکان میں نماز پڑھنے سے ایک رکعت کا ثواب ایک ہی رکعت کا ہوتا ہے اور علی
 کی مسجد میں چھ رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور مسجد اہی یعنی بیت المقدس میں
 ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور مسجد حرام میں لاکھ رکعت کا ثواب
 ہوتا ہے **فاعدہ** صلوات علی من لکھا ہی امام بیچ ہیں اور قبلے بیچ ہیں امام برن کا محراب ہے اور امام شریح کا قبا
 ہے اور امام قلب کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور امام فہم کا جبریل انہم عقل کا میکائیل قبلہ برن محراب
 اور قبلہ ریح کا بیت المعمور اور قبلہ دل کا عرش ہے اور قبلہ فہم کا کرسی اور قبلہ عقل کا کعبہ ہے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے
 کہ قبلہ نماز کا کعبہ ہے اور قبلہ دعا کا آسمان ہے اسی واسطے دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں **فصل** بیچ

بیان نزار و نوافل کے مسئلہ دتر میں تین رکعت واجب ہے حضرت فرمایا مقرر خدا وتر ہے دو رکعت
 ہے وتر کو پس تر پڑھو تم اور اہل قرآن مسئلہ اخیر رکعت دتر میں حدیث ہے فاتحہ اور خلاص کے رفع ہر رکعت
 دعا عزت بڑھنی جا ہیے **اللهم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونثق بک**
علیک ونکفی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونذکرک ومن
یجحدک اللهم لایاک نعبد و لک نصلی و تسجد و الیک نسعی و نحید و
نرجو رحمتک و نخشی عذابک ان عذابک بالکفار علیک یعنی ای خدا ہم
 تجسے مدد مانگتے ہیں اور تجسے چاہتے ہیں اور تجسے پر ایمان لاتے ہیں اور تجسے پر بھروسہ کرتے ہیں
 اور خوب تعریف کرتے ہیں ہم تیری اور شکر کرتے ہیں ہم تیرا اور ناشکری نہیں کرتے ہم تیری اور چھوڑتے
 اور ترک کرتے ہیں اور سکو جو گناہ کرے تیرا ای خدا تجسے کو پوستے ہیں ہم اور تیری واسطے نماز پڑھتے ہیں
 اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ڈرتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور ہمد و ارہم تیری کے
 اور ڈرتے ہیں عذاب تیرے سے مقرر عذاب تیرا کفاروں کے ساتھ ملنے والا ہے مسئلہ بعد وتر دو رکعت
 فعل ہلک پڑھے حضرت دو رکعت نماز بعد تر کے ہلک پڑھتے تھے پہلی رکعت میں **لا ازلزلت** اور دوسری میں

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "فصل ترحومین" and "بیان نزار و نوافل میں".

کون عاکر تہی جسے تو قبول کروں میں اور کون مجھے سوال کرتا ہے کہ عاکر من میں اور کون کون بخشش کا ہوتا ہے
 جسے پس بخش دین میں اسے اس طرح سے طلوع فجر تک اور صبح پانچ بجے یا رسول اللہ کون عازما یہ حق تعالیٰ کے
 حضور میں سنی جاتی ہے آپ فرمایا خیرات میں اور بعد نماز فرض کے اور فرمایا رحم کرے اللہ اس میں دیکر کہ اور صحابہ
 پس نماز پڑھی اور جگایا اپنی بی بی کو پس اس نے نماز پڑھی اگر انکار کیا اور اسکے منہ پر پانی پھیرا اور رحم کرے اللہ
 اس عورت کو کہ اوٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا اسے شوہر کو پس نماز پڑھی پس اگر انکار کیا چھر کا
 اور اسکے منہ پر پانی اور فرمایا اشرف میری امت کے اور ٹھانے کے قرآن کے اور صحابہ اس کے ہیں بلکہ
 سوال کیا سر یہ کہ نماز خیرات کا بہت ثواب ہوتا ہے جواب اشرف کی نماز خلوص کے ساتھ
 ہوتی ہے اور یہاں سے خالی ہوتی ہے اور سبب تنہائی اور اطمینان کے حضور ہی خوب ہوتی ہے اور اس وقت سبب
 غایہ نوع کے مشقت زیادہ ہوتی ہے اور فردوری بمقدار محنت کے ہوتی ہے سبب یہ ظاہری ہے کہ جو کبیر ترین
 چاروں برس کے مشاہیر کے وسط رات بھر جاگتی ہے اور یہاں تیار ہونے والی اسے دو تین برس کے اخیر
 شب پیستی ہے حیف صد حیف ہم مسلمانوں کے حال پر کہ حق تعالیٰ شب خیزی بڑے معصرت اور حنت کا فرمایا ہے
 ہمیں بسبب سستی اور شامت نفس اور دوسرے ہیجان کی ایک گھڑی کو سبھلے اوٹھا نہیں جاتا ہے اور جب کہ اوٹھے گا تو ہمیں
 شیطان اور ڈنبا کی کوفتوں سے بھرا ہے اور ہم لوگ اس کا کتنا کر سوتے ہیں اور ایسے نوب اور سبب محرومی ہیں خود توفیق
 شخص ہی کی عطا کیے نماز اشراق و شامت لایہ زبیر لکھا ہے کہ سبب صبح کی نماز چاہتے کہ ساتھ نہ کہ بلند ہونے
 آفتاب تک ذکر میں مشغول ہوا اس وقت تک وقت نفل پڑھے تو اب ایک ج اور ایک عمرے کامل کا بارے اور
 اگر چار رکعت دن در پڑھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخر تک میں کے وسط کفایت کروں اور اسکو نماز اشراق
 کہتے ہیں اور جب بگردن چڑھے قبل وال کے آٹھ رکعت نماز چاشت کی پڑھے اور نماز چاشت کی دو رکعت
 اور چار رکعت اور آٹھ رکعت اور بارہ رکعت بھی آئی ہیں فرمایا حضرت علی جو کونی بارہ رکعت چاشت کی پڑھے
 بنا دیکھا اللہ اس کے عمل سے جنت میں اور فرمایا جو شخص خرداری کے اور دو رکعت چاشت کے سنتے
 جائیں گے گناہ اس کے اگر چھ مثل کف در یکے ہوں سوال نماز اشراق اور چاشت میں کیا حکمت ہے جواب
 تاکہ انھوں پھر عبادت میں گدڑے بعد نصف النہار کے پہلے پھر میں نماز پڑھی دوسرے پھر میں نماز عصر پڑھی پھر

کون عاکر تہی جسے تو قبول کروں میں اور کون مجھے سوال کرتا ہے کہ عاکر من میں اور کون کون بخشش کا ہوتا ہے
 جسے پس بخش دین میں اسے اس طرح سے طلوع فجر تک اور صبح پانچ بجے یا رسول اللہ کون عازما یہ حق تعالیٰ کے
 حضور میں سنی جاتی ہے آپ فرمایا خیرات میں اور بعد نماز فرض کے اور فرمایا رحم کرے اللہ اس میں دیکر کہ اور صحابہ
 پس نماز پڑھی اور جگایا اپنی بی بی کو پس اس نے نماز پڑھی اگر انکار کیا اور اسکے منہ پر پانی پھیرا اور رحم کرے اللہ
 اس عورت کو کہ اوٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا اسے شوہر کو پس نماز پڑھی پس اگر انکار کیا چھر کا
 اور اسکے منہ پر پانی اور فرمایا اشرف میری امت کے اور ٹھانے کے قرآن کے اور صحابہ اس کے ہیں بلکہ
 سوال کیا سر یہ کہ نماز خیرات کا بہت ثواب ہوتا ہے جواب اشرف کی نماز خلوص کے ساتھ
 ہوتی ہے اور یہاں سے خالی ہوتی ہے اور سبب تنہائی اور اطمینان کے حضور ہی خوب ہوتی ہے اور اس وقت سبب
 غایہ نوع کے مشقت زیادہ ہوتی ہے اور فردوری بمقدار محنت کے ہوتی ہے سبب یہ ظاہری ہے کہ جو کبیر ترین
 چاروں برس کے مشاہیر کے وسط رات بھر جاگتی ہے اور یہاں تیار ہونے والی اسے دو تین برس کے اخیر
 شب پیستی ہے حیف صد حیف ہم مسلمانوں کے حال پر کہ حق تعالیٰ شب خیزی بڑے معصرت اور حنت کا فرمایا ہے
 ہمیں بسبب سستی اور شامت نفس اور دوسرے ہیجان کی ایک گھڑی کو سبھلے اوٹھا نہیں جاتا ہے اور جب کہ اوٹھے گا تو ہمیں
 شیطان اور ڈنبا کی کوفتوں سے بھرا ہے اور ہم لوگ اس کا کتنا کر سوتے ہیں اور ایسے نوب اور سبب محرومی ہیں خود توفیق
 شخص ہی کی عطا کیے نماز اشراق و شامت لایہ زبیر لکھا ہے کہ سبب صبح کی نماز چاہتے کہ ساتھ نہ کہ بلند ہونے
 آفتاب تک ذکر میں مشغول ہوا اس وقت تک وقت نفل پڑھے تو اب ایک ج اور ایک عمرے کامل کا بارے اور
 اگر چار رکعت دن در پڑھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخر تک میں کے وسط کفایت کروں اور اسکو نماز اشراق
 کہتے ہیں اور جب بگردن چڑھے قبل وال کے آٹھ رکعت نماز چاشت کی پڑھے اور نماز چاشت کی دو رکعت
 اور چار رکعت اور آٹھ رکعت اور بارہ رکعت بھی آئی ہیں فرمایا حضرت علی جو کونی بارہ رکعت چاشت کی پڑھے
 بنا دیکھا اللہ اس کے عمل سے جنت میں اور فرمایا جو شخص خرداری کے اور دو رکعت چاشت کے سنتے
 جائیں گے گناہ اس کے اگر چھ مثل کف در یکے ہوں سوال نماز اشراق اور چاشت میں کیا حکمت ہے جواب
 تاکہ انھوں پھر عبادت میں گدڑے بعد نصف النہار کے پہلے پھر میں نماز پڑھی دوسرے پھر میں نماز عصر پڑھی پھر

تاکہ انھوں پھر عبادت میں گدڑے بعد نصف النہار کے پہلے پھر میں نماز پڑھی دوسرے پھر میں نماز عصر پڑھی پھر

مغرب ہر چوتھے میں عشاء پانچویں میں تہجد چھٹے میں نماز فجر ساتویں پہر میں اشراق آٹھویں پہر میں نماز چاشت
 اواب میں چھ رکعت بعد نماز مغرب کی فرمایا حضرت جو کوئی بعد مغرب کے چھ رکعت پڑھے اور اس کے درمیان
 میں آٹھ گزری برابر کی جائیں گے ثواب میں واسطے اسکے ساتھ عبادت بارہ برس کے صلوة اہلسبیح میں بہت
 ثواب ہوتا ہے حضرت عبدسبن عباس سے روایت ہے کہ تفری صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے
 فرمایا کہ اے چچا میرے آیانہ عطا کروں میں تم کو آیانہ بخشش کروں آیانہ خبردار کروں آیانہ سکھاؤں میں تم کو
 وہ عمل کہ جس سے دس طرح کے گناہ بخش دیے جائیں جب تم اوضال کو کوڑختے اس گناہ تمہارے لگے
 اور پھیلے اور قدیم اور جدید اور خطا اور عمدہ اور صغیرہ اور کبیرہ اور پوشیدہ اور ظاہر اور عمل سے ہی کہ بڑھے تو
 چار رکعت اور پڑھے تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پس جب فارغ ہو تو اس کے پہلی کوئی تین
 پڑھ تو حالت قیام میں سبحان اللہ والحمد لله والاکبر الا للہ واللہ اکبر یعنی پاک ہے اللہ اور سب
 تشریف اللہ ہی کو ہے اور نہیں بندگی ہی کی سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہی بخیرہ مابرس رکوع کو اور اس کو پڑھو
 رکوع میں دس بار یعنی بعد سبحان الی العظیم کی پھر قوم میں دس بار اے سبحان میں دس بار اور سجدے کے پڑھو
 دس بار پھر سجدے میں دس بار پھر سجدے سے اٹھ کر دس بار سجدے میں پھر تہمت ہوتا ہے چار رکعت ہی طرح
 اگر ہو سکے ہر روز پڑھو ایک تہ اور نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو پڑھو اور یہ بھی ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھو اور پڑھو
 تو عمر میں ایک بار پڑھو تو راجح ہیں رکعت رمضان شریف میں بعد نماز فرض اور در رکعت سنت عشاء اور قبل تر کے ہر
 پڑھنا چاہیے اور بعد ہر چار رکعت کے یہ عاتین بار پڑھنا چاہیے سبحان ذی الکرار الملکوت سبحان ذی
 العزۃ والعظۃ والہیبۃ والقدرۃ والکبریاہ والجلال والجلال والجلال والجلال والجلال والجلال
 سبحان الخی الذی لا یتماہر ولا یموت تسبیح قدوس بنا ورتب الملائکہ والروح
 یعنی پاک ہے صاحب ملک و ملکوت کا اور پاک ہے صاحب عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت اور کبریاہی کا اور
 جلال اور جمال اور جبروت کا اور پاک ہے زندہ ایسا کہ نہ اس کو نیند ہے اور نہ اس کو موت ہے پاک ہے جو محبوب ہے ہر جا
 اور رب فرشتوں اور روح کا اور سنت ہے کہ ختم قرآن مجید تراویح میں کیا جائے ایک ختم سنت موکہ ہے دوسرا
 تفصیلت یہ تشریف افضل ہے اور فرمایا حضرت جو کوئی قیام کرے رمضان شریف میں ات کو ایمان کے ساتھ

میں آٹھ گزری برابر کی جائیں گے ثواب میں واسطے اسکے ساتھ عبادت بارہ برس کے صلوة اہلسبیح میں بہت ثواب ہوتا ہے حضرت عبدسبن عباس سے روایت ہے کہ تفری صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا کہ اے چچا میرے آیانہ عطا کروں میں تم کو آیانہ بخشش کروں آیانہ خبردار کروں آیانہ سکھاؤں میں تم کو وہ عمل کہ جس سے دس طرح کے گناہ بخش دیے جائیں جب تم اوضال کو کوڑختے اس گناہ تمہارے لگے اور پھیلے اور قدیم اور جدید اور خطا اور عمدہ اور صغیرہ اور کبیرہ اور پوشیدہ اور ظاہر اور عمل سے ہی کہ بڑھے تو چار رکعت اور پڑھے تو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پس جب فارغ ہو تو اس کے پہلی کوئی تین پڑھ تو حالت قیام میں سبحان اللہ والحمد لله والاکبر الا للہ واللہ اکبر یعنی پاک ہے اللہ اور سب تشریف اللہ ہی کو ہے اور نہیں بندگی ہی کی سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہی بخیرہ مابرس رکوع کو اور اس کو پڑھو رکوع میں دس بار یعنی بعد سبحان الی العظیم کی پھر قوم میں دس بار اے سبحان میں دس بار اور سجدے کے پڑھو دس بار پھر سجدے میں دس بار پھر سجدے سے اٹھ کر دس بار سجدے میں پھر تہمت ہوتا ہے چار رکعت ہی طرح اگر ہو سکے ہر روز پڑھو ایک تہ اور نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو پڑھو اور یہ بھی ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھو اور پڑھو تو عمر میں ایک بار پڑھو تو راجح ہیں رکعت رمضان شریف میں بعد نماز فرض اور در رکعت سنت عشاء اور قبل تر کے ہر پڑھنا چاہیے اور بعد ہر چار رکعت کے یہ عاتین بار پڑھنا چاہیے سبحان ذی الکرار الملکوت سبحان ذی العزۃ والعظۃ والہیبۃ والقدرۃ والکبریاہ والجلال والجلال والجلال والجلال والجلال والجلال سبحان الخی الذی لا یتماہر ولا یموت تسبیح قدوس بنا ورتب الملائکہ والروح یعنی پاک ہے صاحب ملک و ملکوت کا اور پاک ہے صاحب عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت اور کبریاہی کا اور جلال اور جمال اور جبروت کا اور پاک ہے زندہ ایسا کہ نہ اس کو نیند ہے اور نہ اس کو موت ہے پاک ہے جو محبوب ہے ہر جا اور رب فرشتوں اور روح کا اور سنت ہے کہ ختم قرآن مجید تراویح میں کیا جائے ایک ختم سنت موکہ ہے دوسرا تفصیلت یہ تشریف افضل ہے اور فرمایا حضرت جو کوئی قیام کرے رمضان شریف میں ات کو ایمان کے ساتھ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام کرے رمضان شریف میں ات کو ایمان کے ساتھ

ثواب کے واسطے پہنچنے جا میں گناہ اور سکا لگا اور کھیلے لیکن حضرت کے وقت میں تراویح اس طرح ہوتی تھیں
 اور سب اکابر یہ تھا کہ حضرت کے چند اہل جماعت بڑے کمزور تھے اور فرض نہ ہو سکتا اور ہم سے
 اور انہوں نے جو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا وقت آیا اور خوف فرض ہونے کا جانتا رہا حضرت
 عمر نے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے کی تاکید کی اور سب صحابہ کا اسپر جمع ہو گیا اور سنت ہو گئی کہ حضرت کے
 فرمایا لازم کر دو تم میری سنت اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی اور تراویح کو یا شکرانہ پڑھو یا گناہوں کا واسطہ
فصل بیان حجۃ اور عیدین کے نماز جمعہ کی فرض یا اور فرضیت اور اسکی قرآن شریفہ ثابت کیا گیا
 الَّذِينَ اسْتَقْبَلُوهُ يَوْمَ الْمَلَأُوا مِنَ النَّارِ فَاسْتَقْبَلُوهُمُ الرَّحْمٰنُ لِيَكُونَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ لِقَاءُ رَبِّهِمْ
 خیر لگے کہ ان کو تم نے تعظیم کی اور ایمان الوجبہ اذان ہو نماز کے لیے جن جمعے کے نور دور وادش کی دو کو
 اور چھوڑ دو خرید و فروخت بہتر ہو تمہارے حق میں اگر تمکو سمجھو اور احادیث میں جمعے کے بہت فضائل ہیں
 قرآن حضرت نے بہترین قرآن کا کہ حسین آفتاب طلوع کرتا ہی دن جمعے کا ہی اور زمین آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت
 میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت نکالے گئے اور دوسری حدیث میں ہے اور اسی دن حالت پانی اور قیامت
 نہ قائم ہوگی گردن جمعے کے اور فرمایا مقرر جمعے کے دن ایک ساعت ہو کہ نہیں ملا وقت کرنا اور اسکی کوئی مسلمان
 کہ سوال نہ ہی خدا سے اور میں کوئی تکلیف اگر عطا کرنا ہی خدا اور فرمایا کوئی مسلمان نہیں مٹا دن جمعے میں
 یا رات جمعے میں گناہ نہ بچاتا ہی اور سکو عذاب سے اور فرمایا حضرت میرے قصد ہوتا ہی حکم کر دن ایک
 مرد کو کہ نماز پڑھا اور آدھوں میں اور میں جلادوں اور گھڑوں کو کہ جمعے سے باز رہتے ہیں اور فرمایا جو کوئی غسل
 کرے دن جمعے کے اور اداں وقت حاضر ہو اور زیادہ جا اور قریب ہو اسکا اور سنتے اور خوشگام کرے ہوگی واسطے
 اور جسکی تکلیف بتا رہا ثواب ایک سال کی نماز اور روزے کے اور فرمایا جب ہوتا ہی دن جمعے کا گھر سے ہوتے ہیں فرشتے
 اور دروازے مسجد کے کھلے ہیں پہلے آئیے اسے کو پھر پہلے کو اور مثال اسکی جو توبہ دیکھ کر آتا ہی ثواب میں
 مثل اس شخص سے ہی کہ قربانی اور نسا کی پھر اسکی بھیجے والا مثل اس کے کہ گاوی کی قربانی کی پھر اس کے
 بہت والا مثل اس کے کہ مینڈھے کی قربانی کی پھر اس کے بعد والا مثل اس کے کہ مرغی کی قربانی کی پھر اس کے بعد والا
 مثل اس کے کہ اڑنے کی قربانی کی پھر جب دھتھا ہی امام خطبے سے کہ یہ تودہ بیٹھ لیتے ہیں صحیفے اور شہادت پڑھتے ہیں

وہاں سے لے کر
 اور اسکی کوئی مسلمان
 نماز پڑھا اور روزے کے اور فرمایا جو توبہ دیکھ کر آتا ہی ثواب میں
 مثل اس شخص سے ہی کہ قربانی اور نسا کی پھر اسکی بھیجے والا مثل اس کے کہ گاوی کی قربانی کی پھر اس کے
 بہت والا مثل اس کے کہ مینڈھے کی قربانی کی پھر اس کے بعد والا مثل اس کے کہ مرغی کی قربانی کی پھر اس کے بعد والا
 مثل اس کے کہ اڑنے کی قربانی کی پھر جب دھتھا ہی امام خطبے سے کہ یہ تودہ بیٹھ لیتے ہیں صحیفے اور شہادت پڑھتے ہیں

خطبہ عیدین کے گزشتہ شرط نہیں ہے اور اوس میں اکثر بیان حکام کا ہوا دیکھو پچھے پڑھنا مناسب ہے **سوال** اسرار
 جسے اور عیدین کے کیا ہیں **جواب** فضیلت اور سر جسے کا اور پر بیان کر چکے عید الفطر شکرانہ روزہ صیام
 کا اور عید اضحیٰ شکرانہ ہر ادا و حج کا **جواب** دو اور بسبب اجتماع مسلمانوں کے شوکت اسلام کی ہوتی ہے
 اور کثرت انوار باطن بنو موسیٰ معنی ایمان کی ہوتی ہے اور ہر ایک مسلمان کی باہم ملاقات ہوتی ہے زیادتی محبت
 کی کہ شرع میں مطلوب ہی ہوتی ہے اسی واسطے حق تعالیٰ نے اوقات اجتماع کے معین کیے ہیں نماز پنجوقتہ
 میں ہر روز پنج وقت محلے کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور نماز جمعے میں اٹھویں و تمام شہر کے لوگ جمع ہوتے ہیں
 اسی واسطے جمعہ ایک مسجد میں اہلی ہے اور عیدین میں تمام شہر اور دیہات کے لوگ ہر سال جمع ہوتے ہیں اور حج میں کہ
 عمر میں ایک بار فرض ہے عام عالم کے مسلمان مجتمع ہوتے ہیں اسد اعلم بالصواب **فصل** بیان فضائل حضور
 نماز کے پوسیدہ رہے کہ جیسے نماز کو واسطے صورت ہے کہ بیان اسکا کیا گیا اسی طرح ایک حقیقت ہے کہ وہ روح اولی
 ہزار عالمیاز میں ہر عمل اور ہر ذکر کے واسطے ایک روح ہے خاص اگر اصل اس روح کی ہے وہ نماز مثل آدمی مردہ کے
 ہے اور اگر اصل اور روح ہو لیکن اعمال و آداب تمام نمودین مثل آدمی بے آنکھ اور کان اور ناک کے ہر سے کے
 ہو وہ اگر اعمال درست ہوں اور روح نہ ہو اسکی مثال اسی ہے جیسے آنکھ ہے لیکن بینائی نہیں ہے اور کان ہے سننا نہیں
 اور اصل روح نماز کی شمع اور حاضر کھنڈل کا ہے بسبب نماز میں کہ مقصود نماز سے درست کھنڈل کا ہے خدا کے ساتھ
 اور تازہ کرنا کہ حق تعالیٰ کا بطن میں ہیبت و تعظیم کے جیسا کہ فرمایا **وَاقْرِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي** یعنی نماز کھڑی رکھے
 میری یاد کو و کائنات میں **مَنْ اعْتَصَمْتَنِي** یعنی مست ہو خاطر میں اور فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا**
الصَّلَاةَ **وَأَنْتُمْ سَكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ** یعنی ای ایمان! روز نزدیک نہ نماز کے جب تم کو نشا
 ہو جب تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو **وَالَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَأَشْيَعُونَ** یعنی اور جو لوگ
 اپنی نماز میں نرسے جن فرمایا حضرت کے قیامت کے دن پہلے نماز میں نگاہ کرے گی اگر کامل اور شرطوں کے
 ساتھ ہوگی قبول کرے گی اور دوسرے اعمال تابع اس کے ہیں جیسے ہون کے قبول کر لیں گے اور اگر نماز ناقص ہوگی
 دوسرے اعمال کے ساتھ اس کے منہ پر پھیرے گی اور فرمایا جو کوئی آجھی طرح عبادت کرے اور نماز وقت پورا کرے
 اور رکوع اور رکوع تمام بجلا دے اور دل سے شمع اور تواضع کرے نماز اسکی جاتی ہے عرش تک سفید درشن

اور کہتی ہی خدای تعالیٰ تجھ کو گناہ رکھے جیسا تو نے مجھ کو گناہ رکھا اور جو کوئی نماز وقت پر نہیں ادا کرتا اور طہارت
 خوب نہیں کرتا اور رکوع اور سجود اور خشوع تمام بجا نہیں لاتا وہ نماز جاتی ہی آسمان تک سیاہ مچکے اور کبھی
 خدای تعالیٰ تجھ کو ضائع کرے جسے مجھ کو تیرے رضائے کیا اور سوقت خدا کے حکم سے اوسکی نماز کو مثل کپڑے کہنے کے
 بیٹ کر اوسکے منہ پر پھیرا رہیں اور فرمایا بہت آدمی ہیں کہ اوسکو نماز سے بجز نواجہانگی کے کچھ نصیب نہ ہو
 یہ سب اس کے کہ برتن نماز پڑھتا ہی اور دل سے غافل ہو اور فرمایا بہت آدمی نماز پڑھتے ہیں اور اوسکی نماز
 زیادہ چھٹے یا دسویں حصے سے نہ لکھیں اور اوسی مقدار لکھیں کہ جس میں دل حاضر تھا اور فرمایا نماز ایسی ادا کر کہ جسے
 کوئی کسی کو رخصت کرتا ہی یعنی اس کے ساتھ آپ کو اور اپنی خواہش کو رخصت کر لکھ کر جو کچھ سولی حق کے سب
 چھوڑ دے اور بہت تن آپ کو نماز میں ملے اور فرمایا حضرتؐ جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں چھپو
 دنیا کا نامائے بخشے جائیں گے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے ایک وز حضرتؐ ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں ہاتھ
 اوٹھا داڑھی پر پھیرتا تھا آپ فرمایا اگر دل اوسکا خشوع کے ساتھ ہوتا تو ہاتھ اوسکا دل کی سمت کے ساتھ
 ہوتا یعنی ہاتھ داڑھی پر نہ پھیرتا اور فرمایا کہ پرستش کر اپنے رب کو جیسے کہ تو اوسکو دیکھتا ہی اور اگر ایسا نہ
 کہ تو دیکھتا ہی پس ایسا پرستش کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہی اور بندہ جب کھڑا ہوتا ہی طرف نماز کے تو وہ خدا کے سامنے
 ہوتا ہی جب در طرف کا نظر کرتا ہی خدا اوسکو کہتا ہی کہ کسی طرف دیکھتا ہی یا جسکی طرف دیکھتا ہی وہ بہتر ہے اور اگر
 جسے ایسی بیٹے آدم کے میری طرف منہ کر میں بہتر ہوں واسطے اوس کے جسکی طرف دیکھتا ہی اور
 نماز کے معنی لغت میں دعا کے ہیں تو گویا سب حضور نمازی کے زبان ہیں کہ اوس دعا کرتا ہی اللہ کی
 دعا میں ظاہر اور باطن میں عاجزی کے ساتھ اور بدن شکلوں کا یعنی رکوع اور سجود وغیرہ کا گویا خورشید
 عاجز اور سائل در محتاج کی پہلے مالک سے جب وہ سب تمام بدن دعا کرتا ہی سول اوسکا قبول کرے گا
 اوسے کہ اوس وعدہ کیا ہی کہ تم مجھے دعا کرو میں قبول کروں گا اور فرمایا حضرتؐ پناہ مانگو خدا سے خشوع نفاق
 صحابہؓ پوچھا خشوع نفاق کیا ہی فرمایا خشوع عین نفاق دل کا یعنی بظاہر بدن سے تزلزل اور خاری کرے اور
 دل حاضر نہیں آجبار میں وارد ہوا ہی مقرر جب بند کھڑا ہوتا ہی نماز کی سول اوسکا دیا ہی اللہ حجاب میان
 اور بندے کے اور سامنے ہوتا ہی اپنے دہر کہہ کے ساتھ اور کھڑے ہوتے ہیں شکر اوسکے مؤثر ہے کے پاس سے

امام ابی حنیفہ اور امام شافعی اور اکثر علما اگر چہ کہتے ہیں کہ نماز درست ہے جو وقت تکیر اول کے دل حاضر ہو لیکن حضرت
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قوی سبب ضرورت کیا ہے کہ غفلت ظن تر غالب ہے اور تہی رستی کے پھین
تو اور اس سے اونٹھ گئی یعنی نماز کو بسطے دنیا میں بگڑ نہوگی لیکن توشہ آخر کے وسطے اس سے بچا ہے کہ دل حاضر ہو
نہیب زمین اور جو نماز پڑھے اور دل فطرت تکیر کے حاضر ہو امید ہے کہ حال ہو سکا بہتر ہو اور اس سے تکیر کے پڑ
نماز پڑھے لیکن یہ بھی خوف ہے کہ حال ہو سکا بہتر ہو سو وسطے کو جو خدمت سستی کے ساتھ کرنا ہوا دوسرے بھی زیادہ کی
ہی نسبت اس کے کہ پڑ خدمت میں نہیں آتا ہو فقیر یہ کہتا ہے کہ یہ مانہ غیر غفلت کا ہی اس وقت اگر وقت تکیر اولی
کے دل حاضر رکھے اور خیال اور خطرات فرح کرنا جاہیے اور ہی اوس حال میں کوشش کرے تو حق تعالیٰ کی درگاہ
سے امید ہے کہ نماز اس کی قبول کرے مگر وہ شخص کہ بالکل غفلت سے پڑھے اور کچھ بھی کا آداب یا ریشوع اور حضور کا نہیں کرنا
اور کسی قبولیت میں اشتباہ ہو خدا چاہے اپنے فضل و کرم سے قبول کرے تبلیغہ جنکو دوسرا اور خطہ نماز میں بہت آتی
اور کو چاہیے کہ یہ تاکیر حضور کی منکر ہے کج نماز پھوڑین کہ نماز بے حضور کے بیکار ہو اور حضور ہی کج حال نہیں
پس نماز بنا حضور بیخاندہ ہی بلکہ اپنی بہت مضبوط رکسین اور نماز پڑھے جائیں اور حضور ہی کوشش کریں اور
تذیر حضور کی جو آگے بیان کی جاتی ہے کہین اور فقیرین اور کامون کی صحبت حاصل کریں کہ آگے سے اول حضور حال ہوگا
حضور کے و جبکہ جس سے کوشش کی دیا ہوا اور بہ حال نماز بہتری سے نماز سے اور کامون کی صحبت حاصل ہونا
ایسی اور ہر گزہ کہ حضور میں تفاوت ہونا ہو جسکے خدا سے جسد قرب ہونا ہو اور ہی حضور زیادہ ہونا ہو خواہ اللہ اس کو نورا
حضور ہونا ہو اولیا کو اور سے زیادہ عارفوں کو اور زیادہ اور انبیاء کو اور اس سے زیادہ ہونا ہو چاہے حضور کے دل سے
ہیں بطور ترقی کے ادنی سے طرف اعلیٰ کے گھا جاتا ہی اول آگاہ ہونا ساتھ ارکان نماز کے یعنی جس کو میں ہوا ہی کے
خیال میں سے دوسرے انما اپنے تئیں حضور حق میں جاننا اور خدا کو متوجہ اور خبردار لینے احوال سے جو چھتا ہے سب سے
اسرار کو سے اور خود وغیرہ جملہ سے کہ راہ کماذکر آد کجا موافق لینے حال کے سمجھنے چاہئے معنی شہیح اور زیارت سے کہ
سمجھ کر منا جاتا اور شاری میں کوشش کرنا اور مقام عتاب میں ڈرنا اور مقام رحمت میں اسیدار ہونا اور مقام غم وغیرہ
میں عبرت بگوانا پھرین مصداق اور سانی کا دنیا اور آخرت میں دل سے دیکھا لذت اور کیفیت اسکی لینا اور ایک
جہاں سے دوسرے جہاں کی سیر نظری کرنا یہ درجات نماز مسلمان عالموں اور جاہلوں کے ہیں چھپے ہوئے یہ کہ موت اختیار ہا

دل و سکا خدا کے ساتھ ہونا سے ایسا خارج ہو جیسے مان کے بیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ **قیام** ظاہر سکائی ہو
کہ خدا کے سامنے سزا ہے غلاموں کے مانند بہت آداب و تقاضے کھڑا ہوا اور سر سکائی ہو کہ دل و خیال و تقسیم
سے باز ہے اور خیال عظمت بادشاہ حقیقی کا پیش نظر رکھے اور یاد کرے کہ اس طرح قیامت کے روز حق تعالیٰ کے سامنے
کھڑا ہونا ہوگا اور پوچھنا ہے کہ اے خداوند عالم! کلمہ تیرے سر پر ہے ظاہر سکائی ہو کہ زبان سے اللہ لکھ کر اور سر سکائی ہو کہ دل سے عظمت اور
خدا کا لگا رکھے بلکہ اپنے تئیں اس کی عظمت اور کربانی میں ایسا محو کرے کہ دل و سکار روشن ہو جاوے اور بقا بکے
محب لوق مثل الہی کے ہو جائے اور کوئی دوسرے اور خطرہ نہ لے پاد آقا برین آیا ہے مقرر جب مومن حضور کہ ہے
دور ہو جاتے ہیں شیاطین کفار نے مین کے اوس سے ڈر کر اوس سے کہ وہ آمادہ ہی بادشاہ حقیقی کی حضور
کے دوسرے جب اللہ لکھتا ہے درمیان اوس کے اذرا اس کے پردہ ڈالا جاتا ہے کہ وہ اوس نازی کی طرف نہیں دیکھ سکتا
اور حق تعالیٰ اوس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اوس کے دل کی طرف لکھنے فرشتہ بنگاہ کرتا ہے جب زمین پختا ہے اوس کے
دل میں سوزی خدا کے کوئی بزرگ تو کتا ہے سچا ہے تو تیرے دل میں سوزی خدا کے کوئی بڑا نہیں اور اوس کے دل سے لکھ
نور روشن ہوتا ہے اور پوچھتا ہے ملکوت عرش تک اور روشن ہوتے ہیں اور سپر سب اوس فرس کے ملکوت زمین اور آسمان کے
اور لکھی جاتی ہیں اسطے اوس کے برابر اوس فرس کے نیکیاں اور مقرر عرش داخل اور جاہل کھڑا ہوتا ہے واسطے اوس کے
جمع ہوتے ہیں اوس کے پاس شیاطین جسے کھیاں شہد پر جمع ہوتی ہیں پس جب اللہ لکھتا ہے خبر داتا ہوا فرشتہ
اوس کے دل پر پس اگر ہوتی ہو کوئی نئی اوس کے دل میں بزرگ زیادہ اللہ سے فرشتہ کتا ہے جو ٹا ہو تو حسین اللہ تعالیٰ
بزرگ ترے دل میں جیسا تو کتا ہے پس اوس ٹھتا ہے اوس کے دل سے و حوران پوچھتا ہے چوتھے آسمان تک پس ہوتا ہے
حجاب اوس کے دل کو ملکوت پس زیادہ ہوتی ہے پوچھتا ہے اوس کے حجاب کی اور جاتا ہے شیطان اوس کے دل میں اور ٹھونک مارتا ہے
اوس میں اور دوسرے ڈالتا ہے بہان تک کہ ظن ہوتا ہے اپنی نماز سے اور زمین جانتا کہ کیا پڑھا اوس میں
پا تھہ مانڈھنا ظاہر سکائی ہو کہ ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور دستوں کی بادشاہوں کے
اگے دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور سیکس کے برائیں عوارف میں کہہ عجب اور سر عیب لکھا ہے خلاطہ اسکا
یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو ہفت مخلوقات کیا ہے اور سب کائنات میں بزرگ رہ گیا ہے اور اوس میں جو خود بنائے ہیں
ایک آسمانی وہ ہے دوسرا زمینی وہ جسم ہے اور اس میں اسرار آسمانی اور زمینی سکے ہیں پس اوس کے جسم میں اسرار

وہ کج یعنی قیامت کا دستور ہے کہ جب بادشاہوں کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو پہلے اونگے آداب مانہ اور ثنا اور صفت بجالاتے ہیں پھر اوسکی نذر اور نیاز گزارتے ہیں اوسکے بعد عرض حاجت کر کے امیدوارانہما اور بخشش کے ہوتے ہیں اسطرح جب اوسکی ثنا اور صفت سے فاع ہوا اور سب کمالی تو جوشاہی کے رتبہ پر اور مخاطبے کا بادشاہ سے حاصل کیا تو اب چاہیے کہ اتنا اخصالی کہ یہ تحفہ اور نذر ہر گاہ بادشاہ حقیقی کا ہر پیش کے اور کہے **اِيَّاكَ لَعْنُودًا اِيَّاكَ لَعْنُوعَيْنِ** یعنی تجھ کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ سے مرد چاہتے ہیں ہم غرض یہ کہ اس عبادت اور استعانت میں ترسے غیر سے بلکل منہ پھیرا جب ثنا اور صفت اور اظہار خلاص سے فاع ہو ۱۱ اور عنایات شاہی بہت شامل حال سب کے ہونی اور امیدوارانہما کی ہوا تو گویا اب یہ ایما ہوتا ہے کہ طلب کر جو کچھ تجھ کو ہم سے طلب کرنا ہے تو وہ بندہ بہت اری اور عاجزی سے عرض حاجت کرے **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ** یعنی چلا ہم کو راہ سیدھی راہ اون لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا ہے جن پر غصہ ہوا اور نہ وہاں پس اس سوال ہر است اور گریز اہل غضب اور ضلالت سے یہ قصد کرے کہ جب اور بعض اور خوشامدل اور نرفت میری سب تابع شیری جناب کی ہر تجھ کو سطر مقبول ہونے اس عاکے یہ کہے **اٰمِيْنَ** یعنی قبول کر سکو فائدہ یہ عرضہ اشت حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کی زبان فرمایا کہ حقیقت جی جاہے اسطرح کہا کہ میں بعد اوسکے امین کہنا سنون بے جزو قرآن بالاتفاق اور حدیث میں وارد ہوئی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی گئی نماز در میان میرے اور میرے بند کے نصف نصف پس حقیقت کہتا ہے بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے خدا بزرگی کی بندہ میرے پس جب کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہے حق تعالیٰ حمد کی میری بندہ میرے پس جب کہتا ہے الرحمن الرحیم فرماتا ہے شامی مجھ پر بندہ میرے پس جب کہتا ہے مالک یوم الدین فرماتا ہے سب کام میرے بندہ میرے پس جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہے یہ بات در میان میرے اور بندہ میرے پس جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین آخر سورت تک فرماتا ہے میرے بندہ کے واسطے اور اس کے واسطے ہر جو چیز طلب کرے اس نافعہ پر در میان خدا اور بندہ کے اور جب یہ بات ثابت ہوئی تو بندہ کو لازم ہے کہ خوش ہو کرے واسطے غلبہ پر بویکے اور عبادت کے پھر بعد سورہ فاتحہ کے کوئی سورت ہم کرے کہ واجب ہوا اور اس مقام پر سورہ اخلاص لکھی جاتی ہے دو وجہ سے

ایک یہ کہ اکثر عوام ان س نماز میں ہی کو پڑھتے ہیں دوسرے یہ کہ توحید اور صمدیت اللہ کی اور چوٹی اور بزرگی اسکی
 اس صورت مختصر میں خوب برقل ہو اللہ احد یعنی تو خدا ایک بر اللہ الصمد خدایے نیاز کسی سے نہیں
 رکھتا کہ یلہ و کم یولک و کفر یکن لہ اللفظ احد یعنی کسی کو چاہی نہ کسی سے جنگیا ہر اور نہیں اس کے
 جوڑ کا کوئی پھر رکوع کرے معنی نہایت عظمت اسکی دیکھ کر اپنی اپشت کو ختم کرنے اور اس کے آگے چڑھنا
 اور شرم سے مثل بندہ گنگنا کے گردن منے ڈالنے یا یہ کہ جب سید بھگنے دست بستہ اپنی عاجزی اور
 مفلسی اور اسکی بڑائی بیان کی اور سید وار ہو کر کھجھ طلب کی پھر عنایت اس بادشاہ کی معلوم کی تو بہت
 ادب پابوی کے واسطے جھک جائے اور نہایت تعظیم سے تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس کے گریاق ہو جائے
 عجبیحان ربی العظیم یعنی پاک پروردگار میرا بزرگی یہ کہنا سنت ہر فائدہ جہا بیت فسبحنا بحم
 ربک العظیم نازل ہوئی یعنی پس پاکی بول اپنے ربکا نام کے ساتھ کہ سب بڑا ہر اور سوت حضرت فرمایا
 اسکو اپنے رکوع میں داخل کرو پھر بعد رکوع کے سیدھا کھڑا ہو جائے اور کہے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَیَّدَهُ
 یعنی سنی اللہ نے اسکی بات جسے حمد کی اسکی اگر مقتدی یا منفرد ہو کہے رَبَّنَا لا تُخِزْنَا بِمَنْ حَمَدَکَ
 ہمارے ترسے ہی واسطے حمد ہو اور اس قوم میں یہ ارادہ کرے کہ میں اس عاجزی میں مستقیم اور راست
 ہوں اور قوم واجب ہر پھر کمال عالی مرتبہ حق کا اور ذلت اور خواری اپنی ملاحظہ کر کے سجدہ کرے
 اس طور سے کہ پہلے زمین پر دونوں انور کے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھے اور سبھے
 کہ میں نہایت عاجزی سے خاک کی برابر ہوں اور یہ خاکساری دلیل یہ کمال قرب کی اسواسطے کہ کمال تقرب
 کہ مقدور شکر کا یہی ہو کہ اشرف اعضاء اپنے کو سجدہ رست کرے کہ اپنی اہل خاکی تک پونہ چاوسے اور غرر
 اپنے تعصیرات کا پیش نظر رکھے یا خیال کے کہ میں کمال ثوق اور ذوق سے اپنے بادشاہ حقیقی کے قدموں کی ہون
 اور سباط دونوں جہان کا لپیٹے اور کشادہ کرے اپنے دل کو مقام کاشفے میں اسواسطے کہ یہ تریح کمال
 کا ہو اور نہایت ادب سے تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہے عجبیحان ربی العظیم یعنی پاک پروردگار بہت
 برتر ہر فائدہ جہا بیت فسبحنا بحم ربک العظیم نازل ہوئی یعنی پاکی بول اپنے ربکا نام کی کہ سب
 بزرگی حضرت فرمایا اسکو اپنے سجدے میں داخل کرو پھر بعد سجدے کے پہلے پیشانی پھر ناک اور ٹھاکے کمال

نماز کی کیفیت
 جو بزرگی اسکی
 دونوں انور کے
 امام حسن عسکری
 مقتدی
 ابن کمال
 اس سے بعد
 حالت

ادب سے بیٹھ جائی اور چونکہ سجدہ نہایت مقام قرب و زلفیہ تخلصیات جمال ثنابی کا ہو اور اس سے سری نہیں
 مونی اور شاہد کے عجز و نیاز زانی رہ گیا ہو اور یہ سب سب ہیبت کے بعض مضمون خلاص کے زبان حال نہیں ہے بلکہ
 اس واسطے حکم ہوا کہ ایک دم ٹھہر کے بارگاہِ ہیبت فوق سے پھر سجے میں جائے اور دوسری بار عجز و نیاز کرے
 اور بھی یہ سجدہ دوسرا دلیل ہو اور دفع تکبر کے سبب حصول قرب کے پھر سر اٹھانے کے اسی طرح دوسری گھومتی رہے
 بعدہ اخیر رکعت میں بعد سجدے کے بیٹھ جائے گویا یہ بندہ جب سب خدمت اور آداب بجالا یا اور عزت مند
 اور عظیم اور عرض حاجات اور تسبیح موافق اپنے جو صلے کے کر چکا تو قابلیت ٹھنڈے کی حاصل کی اگرچہ ٹھنڈا
 ایسے بادشاہ عالیجاہ کے رو بردار کہ ادب ہو لیکن مضمون اسکا مثلاً یوں سمجھنا چاہیے کہ جب بندہ بادشاہ
 کے حضور میں ممتاز ہو یا ہوا اور اسکا عجز و نیاز قبول ہوا ہو اور اسکو اجازت ٹھنڈے کی ملتی ہو اسلئے بجائے
 خدمت کے یا یہ کہ منتظر حکم کا ہو اور اس حال میں بھی بادشاہ کی تشارکے وزیر کو کہ جو باعث اسکی رسائی کا
 بادشاہ تک ہوا ہو بھی سلام کرنا چاہیے اور اپنی بقیہ حاجت بھی بادشاہ سے عرض کرنا چاہیے اسلئے
 یہ مقام بھی خالی عبادت سے نہیں رکھا جیسے تخت اور دروا اور سلام ہی تو چاہیے پہلے بادشاہ کی تشریف کے
 اور کہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصّٰلِحِیْنَ وَ الصّٰلِحَاتِ یعنی سب تعریف زبانی اور عبادت بدنی اور عبادت مالے
 اللہ ہی کی واسطے ہی تخریج خدمت زریکے کہ وسیلہ اس قرب کا ہو کہ کن کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلام بھیجے اور کہے السّٰلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہَا یعنی سلام تمہاری نبی اور
 مہر اللہ کی اور خوبان اور اسکی تھیر اپنے اور پرورنیک بندوں پر بھی سلام بھیجے اور کہے السّٰلَامُ عَلَیْکُمْ عَلٰی
 عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ یعنی سلام ہم پر اور جتنے نیک بند اللہ کے ہیں سب پر پھر نہایت اخلاص سے خدا
 کی توحید اور حضرت کی رسالت بیان کرنے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
 عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنی گواہ ہوں میں اس بات کا کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد
 نبیہ اور اسکے ہیں اور رسول اسکے جانا چاہیے کہ یہ گواہی توحید کی ہے کہ خدا کو ایک سنا اور اسکی بندگی میں
 کسی کو شریک نہ کرے اور پیغمبر صاحب کو اسکا بندہ جانے اور رسول اسکا بھائی اور معلوم کرے کہ اسکی
 مضمون زبان پر لائے اور دل میں یقین کرے کہ مسلمان ہوا ہے اور نماز فرض ہوئی فائدہ حضرت علی ہمدانی

مرا درویش
 سیرت خدایانہ
 علیہ السلام
 من
 سید

ہو تا ہی اسو اسطیکہ دل تابع کان اور اکلمہ کا ہی اور تہذیبیہ اور کئی یہ کہ نماز خالی مکان میں ادا کرے کہ کچھ ارزا
 لسنے اور اگر مکان تاریک ہو بہتری اور اگر اکلمہ بند کرے وہ سب حضور کے تو کچھ مضایقہ نہیں اور اکثر عابدین
 نے عبادت خانے تک اور تاریک ملبا رکھے ہیں کہ مکان شاہدہ میں دل پریشان ہو تا ہی حضرت علیؑ کے
 جب نماز پڑھتے صحیفہ درگوار اور کپڑے لپٹے پاس سے جدا کر دیتے کہ تادل اور میں مشغول ہوا اور سب باطنی
 خطرات پر اگندہ دل کے ہیں اور یہ سب سخت ہوا اور یہ دو جہت ہو تا ہی ایک اس کام کی جہت کے وقت
 نماز کے دل اور میں مشغول ہو تا ہی اور تہذیبیہ اور کئی یہ کہ پہلے اس کام کو تمام کرے تب نماز پڑھے سہو اسطیکہ
 حضرت علیؑ کہ جب کھانا اور نماز دونوں جمع ہو جاوین تو پہلے کھانا کھا لو اسطیح جو کوئی بات کہنی ہو پہلے
 اوسکو کہے اور دل کو اوس اندیشہ سے خالی کرے تہذیبیہ اور کئی یہ کہ ایک ساعت میں
 تمام ہو یا در اندیشہ پریشان دل پر غالب بہتا ہو بغیر عبادت کے اور تہذیبیہ اور کئی یہ کہ دل کو معافی
 قرآن اور ذکر کے ساتھ کہ پڑھتا ہی مشغول رکھے اور معنی سوچا رہے تا یہ اندیشہ دور ہو اور اگر اندیشہ
 نہایت غالب ہو اور ان تدبیروں کے دفع ہوا و کئی تدبیر یہ کہ اوس خیر کو کہ جسکی جہت یہ اندیشہ پر باہر نک
 کرے اور جب تک کہ اوس چیز کو نہ چھوڑے گا نماز خطرے سے خالی نہ ہوگی مثال اوسکی ایسی ہی کہ عیسےؑ ایک دفع
 ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہی اور چاہتا ہی کہ بیان چڑیوں کا مجمع نمودن ایک لکڑی سے سب چڑیوں کو مدعو
 وہ اور ڈرتا ہی میں بھر جو وہ بیٹھا ہی وہ بھر جمع ہو جاتی ہیں تو اوسکی تدبیر یہ کہ اوس درخت کو جڑ سے کاٹ لے
 کہ جب تک درخت رہے گا چڑیاں ضرور آئیں گی اسطیح جب تک جو اوش ایک چیز کی دفع نہ کرے گا خطہ اوسکا
 ضرور دل میں آویگا سہو اسطیکہ حضرت علیؑ سلم کو کسی شخص نے ایک کپڑا عمدہ تھخہ بھیجا تھا اور اسے غلام خوب
 تھا اچکی نظر نماز میں اوس غلام پر پڑی جب نماز سے خارج ہوئے اوس کپڑے کو اوسی شخص کو کہ لایا تھا پیر
 دیا اور کپڑا کھنہ نہیں لیا اور اسطیح حضرت کی خلیفین شریفین تسمہ یا لگتا تھا اور کو نماز میں خوش آیا اپنے سجدہ کیا
 اور فرمایا عاجزی کی سنیے خدا کی درگاہ میں تا مجھ پر عتاب کرے اس نظر کرنے پر اود آپ باہر شریف لائے
 اور پہلے سال کہ کہ کھا واکہ کیا حضرت علیؑ اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے ایک مرغ خوب صورت درمیان خزان
 کے اوڑھتا تھا اور راہ نہ پاتا تھا آپ کا دل اوسکے ساتھ مشغول ہو گیا اور نہ جانا کہ اس قدر رکعت پڑھیں جس کے

یہ کہ نماز خالی مکان میں ادا کرے کہ کچھ ارزا
 لسنے اور اگر مکان تاریک ہو بہتری اور اگر اکلمہ بند کرے وہ سب حضور کے تو کچھ مضایقہ نہیں اور اکثر عابدین
 نے عبادت خانے تک اور تاریک ملبا رکھے ہیں کہ مکان شاہدہ میں دل پریشان ہو تا ہی حضرت علیؑ کے
 جب نماز پڑھتے صحیفہ درگوار اور کپڑے لپٹے پاس سے جدا کر دیتے کہ تادل اور میں مشغول ہوا اور سب باطنی
 خطرات پر اگندہ دل کے ہیں اور یہ سب سخت ہوا اور یہ دو جہت ہو تا ہی ایک اس کام کی جہت کے وقت
 نماز کے دل اور میں مشغول ہو تا ہی اور تہذیبیہ اور کئی یہ کہ پہلے اس کام کو تمام کرے تب نماز پڑھے سہو اسطیکہ
 حضرت علیؑ کہ جب کھانا اور نماز دونوں جمع ہو جاوین تو پہلے کھانا کھا لو اسطیح جو کوئی بات کہنی ہو پہلے
 اوسکو کہے اور دل کو اوس اندیشہ سے خالی کرے تہذیبیہ اور کئی یہ کہ ایک ساعت میں
 تمام ہو یا در اندیشہ پریشان دل پر غالب بہتا ہو بغیر عبادت کے اور تہذیبیہ اور کئی یہ کہ دل کو معافی
 قرآن اور ذکر کے ساتھ کہ پڑھتا ہی مشغول رکھے اور معنی سوچا رہے تا یہ اندیشہ دور ہو اور اگر اندیشہ
 نہایت غالب ہو اور ان تدبیروں کے دفع ہوا و کئی تدبیر یہ کہ اوس خیر کو کہ جسکی جہت یہ اندیشہ پر باہر نک
 کرے اور جب تک کہ اوس چیز کو نہ چھوڑے گا نماز خطرے سے خالی نہ ہوگی مثال اوسکی ایسی ہی کہ عیسےؑ ایک دفع
 ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہی اور چاہتا ہی کہ بیان چڑیوں کا مجمع نمودن ایک لکڑی سے سب چڑیوں کو مدعو
 وہ اور ڈرتا ہی میں بھر جو وہ بیٹھا ہی وہ بھر جمع ہو جاتی ہیں تو اوسکی تدبیر یہ کہ اوس درخت کو جڑ سے کاٹ لے
 کہ جب تک درخت رہے گا چڑیاں ضرور آئیں گی اسطیح جب تک جو اوش ایک چیز کی دفع نہ کرے گا خطہ اوسکا
 ضرور دل میں آویگا سہو اسطیکہ حضرت علیؑ سلم کو کسی شخص نے ایک کپڑا عمدہ تھخہ بھیجا تھا اور اسے غلام خوب
 تھا اچکی نظر نماز میں اوس غلام پر پڑی جب نماز سے خارج ہوئے اوس کپڑے کو اوسی شخص کو کہ لایا تھا پیر
 دیا اور کپڑا کھنہ نہیں لیا اور اسطیح حضرت کی خلیفین شریفین تسمہ یا لگتا تھا اور کو نماز میں خوش آیا اپنے سجدہ کیا
 اور فرمایا عاجزی کی سنیے خدا کی درگاہ میں تا مجھ پر عتاب کرے اس نظر کرنے پر اود آپ باہر شریف لائے
 اور پہلے سال کہ کہ کھا واکہ کیا حضرت علیؑ اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے ایک مرغ خوب صورت درمیان خزان
 کے اوڑھتا تھا اور راہ نہ پاتا تھا آپ کا دل اوسکے ساتھ مشغول ہو گیا اور نہ جانا کہ اس قدر رکعت پڑھیں جس کے

پاس آئے اور اپنے دل کا شکوہ کیا اور اس باغ کو صدقہ شے دیا ایک ات حضرت باہر بیسٹھائی کا
دل نماز میں خوب متوجہ نہ ہوتا تھا خادم پہنچا کہ تلاش کر کوئی چیز دنیا کی اس مکان میں ہو اس لئے عرض کیا
کہ ہاں خوشہ انکو رکھ کر رکھا ہے اپنے فرمایا یہی سبب پریشانی دل کا ہے اور سیوقت اسکو صدقہ کر دیا اور
بزرگان دین کے لئے معاملے بہت کیے ہیں خلاصہ یہی کہ جب تک دل محبت دنیا اور اسکی فکر سے
خالی نہ ہو گا نماز حضور کے ساتھ نہوگی اسی واسطے لازم ہے کہ دنیا پر بندہ حاجت کے قناعت کر کے اپنے
دل کو عبادت خدا کی طرف مشغول رکھے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ فراموش کرو کہ
بے رُہمیت تاملتہ اربعہ رکعت کے نماز حضور کے ساتھ ادا ہو کہ نوافل غیر نقصان فرائض کے
میں تحصیل کیجے حکایات نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسریہ حکایات اسواسطے لکھے جاتے ہیں
نازک اسکو دیکھ کر عجب متعجب ہو کر کہیں اور آپ بھی اوس طرح نماز ادا کریں یہ طریق قصے کہانیاں سمجھیں
نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ کا سینہ در دل سے جوش کرتا تھا کہ آواز
آتی تھی جیسے دگبگ کہ پر جوش کرتی ہے اور آواز دی ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نماز پڑھتے
گو یا کہ نہ ہر حضرت کو نہ حضرت ہو چھپتے اور بھی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کے کانوں پر
اور رات کو چھپنے لگتے اور بھوک کا غلبہ ہوتا تو بار بار مسجد میں شکر کہتے جاتے اور نماز میں مشغول ہوتے نقل
ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جو نماز پڑھتے آواز انکے جوش دل کی دوسل سے سنی جاتی ہے حضرت ابراہیم
علیہ السلام حضرت رہے کے ساتھ مصر میں پہنچے اور وہاں کے بادشاہ ظالم نے حضرت کو جبین لیا اور
ارادہ برکاری کا کیا حضرت ابراہیم نماز میں مشغول اور مستغرق ہوئے حق تعالیٰ نے نماز کی برکت سے حجاب
حضرت کی آنکھوں سے اٹھا دیا معاذ حضرت ارہ کا بچشم خود ملاحظہ فرماتے تھے کہ جب بادشاہ نے ارادہ کیا
کہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا کہ قریب بلائیکے ہوا تب اس نے حضرت سارہ التجار عاکی کی ایک بیوی سے
چنگا ہا پھر دی ارادہ کیا اور وہی عارضہ پیش آیا پھر حضرت رہے کی عا سے اچھا ہوا اسطرح تین بار چنگا
پھر لیا چار ہر حضرت سارہ کو حضرت ابراہیم کے پاس بھیجا دیا حضرت سارہ نے قصہ کیا کہ اس سحر کو بیان
کہ حضرت ابراہیم نے خود حساب بیان کر دیا نقل ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ

نے کہا اور حاتم تم لوگوں کو دھتکتے ہو یا نماز میں اچھی طرح پڑھتے ہو کہا ہاں پوچھا کیونکر پڑھتے ہو کہا
 گھر آتا ہوں میں بارگاہ نماز میں کے ساتھ اور چلتا ہوں میں غمخ کے ساتھ اور داخل ہوتا ہوں میں مسجد میں
 بیسٹ کے ساتھ اور تکبیر پڑھتا ہوں میں عجلت کے ساتھ اور قنوت کرتا ہوں میں تیل کے ساتھ اور رکوع کرتا ہوں
 خشوع کے ساتھ اور حمد کرتا ہوں میں تواضع کے ساتھ اور جلسہ کرتا ہوں میں واسطے تشدد کے مایہ کھانا
 اور سلام پھیرتا ہوں میں اور طریقے سنت کے اور سپرد کرتا ہوں میں اور سکو نرف رہنے کے اور محافظت کرتا ہوں
 اور کسی اپنے ایام حیات تک اور کوشا ہوں میں ساتھ ملا سکتے اپنے نفس پر سبب قبور کے نماز میں اور ڈرتا ہوں
 کہ قبول ہو نماز میری اور اسید ہوں کہ قبول کیجائے اور میں درمیان خوف رہا جسے ہوں اور شکر گزار اور سکاچوں
 جیسی مجھے نماز سکھائی اور سکھاتا ہوں جو کوئی مجھے پوچھتا ہے اور جو کرتا ہوں اسے زب کی کھجکھوراہ بتاتا
 پس کہا محمد بن یوسف نے تم ایسے شخص کو زیبا ہو کہ وہ عظیم نعتل ہے کہ حضرت حاتم سے لوگوں
 نے پوچھا کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو پس انھوں نے کہا پورا کرتا ہوں میں وضو کو اور اتنا ہوں میں
 تمام میں کہ ارادہ نماز کا رکھتا ہوں پس بیٹھتا ہوں اور اس جاتا جمع ہوں اعضا میرے پھر کھڑا ہوتا ہوں
 طرف نماز کے اور گردن اتنا ہوں کہ جسے کورسا سے ابرو اپنی کے اور پل صراط پیچھے قدم اپنے کے اور حینت
 دانتے اپنے اور دوزخ بائیں اپنے اور ملک الموت اپنی پشت پر اور یہ گان کرتا ہوں کہ یہ آخر نماز میری
 ہے اور بعض بزرگوں کی کہ ایک شخص کو وقت نماز کے مسدین کرتے کہ اون کی رکعت کا شمار کیے جا جائے
 اسباب کمال حضور ہی اور ہر تہذیب کے عدد رکعت کا خیال نہ رہتا تھا نعتل ہی بعض بزرگوں کے کہ
 جب اپنے گھر داخل ہوتے سب گھر والے اپنے خوف اور رعب سے خاموش رہتے تھے جب ہ نماز میں مشغول
 ہوتے سب گھر والے باتیں کہنے اور لڑنے کے شور اور غل مچاتے اور ناخبر نہ ہوتی نعتل ہی کہ حضرت ابو بکر
 کتائی کہ بڑے دلی کامل تھے ایک تہجد اور پڑھتے نماز پڑھتے تھے اور زندگی خدا میں بخود تھے چو
 اون کی چادر اوٹارنے گیا باز میں دل لال کو پیچھے کودی تھی کہ ناگاہ ہاتھ وہیں خشک ہو گیا ہر چند ہاتھ
 ہاتھ جنبش کرتا تھا یہ حال دیکھا کہ سب بازاری جمع ہو گئے انہوں نے کہنے لگے اور اس سے
 پوچھنے لگے جب اس نے حقیقت چوری کی بیان کی سب نے کہا ہر ہی خدا اس دلی اللہ کی خدمت میں

جلد جا اور چادر لے جا اور اپنا قصہ معاف کر چور ڈر گیا دیکھا تو بدستور عبادت میں مشغول ہیں چلے
 سے جیسے چادر اتاری تھی ویسے ہی اور ہادی اور ایک طرف مودب بیٹھ گیا بعد فراغ نماز کے
 اونکے پیروں پڑنا تھا اور ہاتھ جوڑنا تھا کہ میرا قصور معاف کیجئے فرمایا تو نے کیا قصور کیا ہے جو معاف
 کیا گیا ہے تب اوس نے وہ واردات بیان کی فرمایا امد علیہم ہرگز معلوم نہیں کر سکتے تھے چادر جو رانی ایک
 بھرا ڈر جانی پھر عالی آہی اسے چادر پھیر دی تو بچی اسکا ہاتھ پھیرنے لگا اس کے حکم سے اسی وقت ہا
 اچھا ہو گیا نقل ہی حاد ہو دی کہ ایک رتبہ آبرو پر خواص کے ہمراہ سفر میں تھا سانپوں کے کھلم میں
 پونچھا میں نے کہا یہاں سے جلد نکل چلو ایسا انور ات ہو جائے اور سانپوں میں گھر جائیں کہ اور ان سے
 جان بچانی مشکل ہوگی پس ابراہیم نے یہ سنتے ہی میں بستر کر دیا میں بھی مجبور ہو گیا رات کو جاڑ میں بستر
 سے سانپوں نے گھیر لیا میں ڈر کر کہنے لگا سانپ اپنا براہم نے کہا چپو او یا خدا میں مشغول رہوں یا
 سینے نہ کر امد شروع کیا پھر غفلت نیند سے ذرا غافل ہو گیا پھر ایک سانپوں نے گھبرا ڈر کر جا کر جاگوں
 ابراہیم جھلک دیا اور کہا ذکر امد کیوں نہیں کرنا غرض اسی صبح سے تمام ات گزری شیخ عبد مازع صاحب مفسر
 معمول کے چلے دیکھتا کیا ہوں کہ اسی مقام پر جہان جانا شروع کی گئی تھی ایک بڑا کالا سانپ ہی سینے
 متعجب ہو کر شیخ سے کہا فرمایا کیا تعجب کرتا ہے لو کہیں کی ابھی بوباس تمہ میں باقی ہو کہ رات کو نقل اتھی
 سے مخمور ہے عجب تھا نقل ہو کر عامر میں گیس کو جو لطف نماز میں حاصل تھا نہ کیا نہ سنا نہ شیطا
 علیہن بصوت برے گالے سانپ کے مسجد میں آیا اور سب زنی ڈر کر بھاگ گئے اور عامر ویسے ہی نماز میں
 مشغول ہے اور جینٹیلی کی جیب خیمت عاجز ہو کر لٹکے کر تہ میں گھس کر پانچ سے سر نکالتا اور اوٹکھوڑاتا
 تب بھی آپ خبر نہوئے کہ کیا بدستور عبادت الہی میں مشغول رہتے آخر کو وہ بیوقوف باچار ہو کر چلا گیا کسی نے کہا
 یا حضرت آپ ابراہیم کا سانپ سے نہیں ڈرتے فرمایا ہم ہوا خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے نقل ہو کر جب میرا معاویہ
 سزا رہتے تو عامر میں بیمار دن پر چلے گئے اور وہاں بٹھکر کلام امد پڑھنے لگے ناگاہ شام ہو گئے ایک
 سحرانی عابد آیا اور کہا تو کون ہے کہا سانپوں بولار ات کو میرے پاس سو دنہ تم جیسے نہ ہو جسے یہ جنگل سانپوں
 کا پتھو کاٹ کھا دیکھے گا مخالف مذہب کے پاس میرے گد نہ ہوگی وہ لاچار ہو کر چلا گیا بعد اسی رات عابد نے چھت

سب تعریف اللہ کے
توفیق دی جاوے
کے ساتھ ساتھ
تیس سال کا
تعمیر و ترقی
قد فرما اور اور
اور پانچ سو
مستند فقیر
و فقیہ اور
و عاقل و
و صفت و
و ان کی
میں کئی
کوئی
باز کر کے
یا انشا اور

دیجھا تو حضرت عمر عبادت الہی میں مصروف ہیں اور ایک شیرازہ نگار کو دیکھ کر کہ کبھی کبھی تھلا ہی جیت کر
فانصیحہ میں شیرازہ سے کہا بلکہ جو کچھ کہنا ہو تو کہہ دو ورنہ حضرت ہونا حق عقل انداز نہیں پھر وہ عاجزی کرتا دم الملاحظہ
چلا گیا لطفی عابد یہ حال دیکھ کر حیران ہو گیا اور جلد اگر عامر کے قدم چومنے لگا اور کہا الہی عبادت میں
آپ کون ہیں اور کیا مذہب رکھتے ہیں کہا میں ایک غریب مسلمان ہوں میں قابل رہنے شہر کے نہ تھلا ہی
نکل آیا اور سنے کہا اللہ اکبر جب غریب کھینچا اس مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہیں اللہ اعلم نیک ہے
ہوں گے پس اسی وقت مسلمان ہو گیا خاصاً **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَكَفَّنِي فِي عِلْمِ اَتِمَامِ هِدَاةِ**
الرَّسَالَةِ عَلَى حَسْبِ مَا تَوَجَّهَ الْقُرْبَانِي یعنی شہرہ کے اس سال میں اسرار و فضائل اور بعض مسائل ضروری
نماز کے بیان کیے گئے اور دست در یافت زیادہ مسائل کے کتب فقہ عربی اور فارسی اور اردو کے موجود ہیں
بسکو حاجت ہو اور میں دیکھ سے یا کسی عالم سے دریافت کر لے اس فقیر مگر کچھ مضامین اس کتاب کے لکھنے
معتبر مثل تفسیر فتح الزوار و تفسیر حاشیہ مشکوٰۃ و تفسیر شرح سفر سعادتہ اور در مختار و شرح وقایع و عقائد
اور نور المآثر اور جہاد العلویہ اور سیاسی سعادت اور عوارض المعارف و حقیقۃ الصلوٰۃ اور حکایات اصحاب جن وغیرہ
اور بعض تحریرات مولانا شیخ الحدادی رحمہ اللہ سے اور جو کچھ کہ اس خاکسار نے بیچ خدمت علموں اور بزرگوں کے
استفادہ کیا اور جو کچھ کہ خود تالیف اپنے فضل سے اور قلب اس فقیر کے الفا کیا لکھا لیکن اسرار نماز کے
اسی قہر پر خضر نہیں ہنر کہ کتابوں میں بہت کچھ لکھا ہی اور جس قدر حق تعالیٰ میں سید اپنے پر الہام کرے بیان
کر سکتا ہی یہ ایک نظر ہی دریا سے اور ایک ششاع ہوا کتاب سے امید ناظر میں اس کتاب سے یہ یہ کہ جو اس کتاب کو لکھا
فرمادیں اس فقیر بے لباغشک حق میں دعای خیر فرمادیں حق سبحانہ تعالیٰ اس مسلمانوں کو توفیق خیر کی دیوے
اور اپنی عبادت خدمت نماز حضور میں مشغول رکھے اور فقیر اور مسلمانوں کی عاقبت بچ کرے آمین
بارک اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ اہل اہل و اتابہ حمیدین برکتک یا رحیم الرحمن
شکریہ دعا گاہ پاک پروردگار کے کہ سالانہ ہمسایہ اسرار الصلوٰۃ توفیق
میں کتابہ خط مؤلف خاکسار کی تمام ہوا بعیت خدا یا یا مرزا میں ہر سہ راہ مصنف نویسنده خوانندہ را فقط

کسی شکوہ کے لئے

فہرست فضول اسرار الصلوٰۃ

| صفحہ | فہرست فضول اسرار الصلوٰۃ | صفحہ | |
|------|---|------|--|
| ۳ | ۱ فضوٰۃ کے ساتھ عتدہ حقہ کے | ۴ | ۲ فضوٰۃ کے بیچ بیان میں ملاحظات فقہاء کے |
| ۸ | ۳ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضائل طہارت کے | ۱۰ | ۴ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضائل وضو کے |
| ۱۱ | ۵ فضوٰۃ کے بیچ بیان بعض مسائل وضو اور غسل اور تیمم کے | ۱۵ | ۶ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضائل سواک کے |
| ۱۶ | ۷ فضوٰۃ کے بیچ بیان اسرار وضو کے | ۲۰ | ۸ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضائل نماز کے |
| ۲۲ | ۸ فضوٰۃ کے بیچ بیان صلوٰۃ وسطیٰ کے | ۲۳ | ۹ فضوٰۃ کے بیچ بیان عید تارک نماز کے |
| ۲۷ | ۹ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضیلت ناکر اور عبادات کو بری کے | ۲۶ | ۱۰ فضوٰۃ کے بیچ بیان کیفیت فرض ہونے نماز کے |
| ۲۸ | ۱۲ فضوٰۃ کے بیچ بیان نبوت فرض نماز و قہر قرآن مجید کے | ۳۰ | ۱۳ فضوٰۃ کے بیچ بیان اوقات مستحب نماز کے |
| ۳۰ | ۱۲ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضائل اور اسرار اذان کے | ۳۵ | ۱۵ فضوٰۃ کے بیچ بیان فرائض اور واجبات نماز کے |
| ۳۴ | ۱۶ فضوٰۃ کے بیچ بیان امامت اور جماعت کے | ۴۰ | ۱۷ فضوٰۃ کے بیچ بیان وتر اور نوافل کے |
| ۴۲ | ۱۸ فضوٰۃ کے بیچ بیان جمعے اور عیدین کے | ۴۶ | ۱۹ فضوٰۃ کے بیچ بیان فضائل نماز حضور کے |
| ۵۰ | ۲۰ فضوٰۃ کے بیچ بیان اسرار نماز کے | ۵۲ | ۲۱ فضوٰۃ کے بیچ کیفیت نماز حضور کے |
| ۵۸ | ۲۲ فضوٰۃ کے بیچ بیان علاج اور تدبیر نماز حضور کے | ۶۰ | ۲۳ فضوٰۃ کے بیچ بیان حکایات نماز حضور کے بزرگان دین کے |

احمد تدرت العالمین کہ کتاب مستطاب سرمایہ ہدایت و نجات اسرار الصلوٰۃ تابعیت برگزیدہ
 جہان بقول یزدان مولوی عبد السبحان بن مولوی محمد محسن متوطن نارہ ضلع کراکاپور
 محلہ پیکاپور مطبع نظامی میں بہ تمام راجی رحمت یزدانستان محمد عبد الرحمن بن حامی محمد روشن خان
 غفر لہما اللہ اٹھان پندرہویں رجب المرجب ۱۳۲۵ ہجری کو مطبع دارر مطبوعہ طبیب

خاص و عام ہوا

اشعار

یہ کتاب بموجب قانون بستم ۱۸۵۷ء راجی رحمت یزدانستان میں داخل ہوئی کوئی
 شخص بدون اجازت عاجز کے قصداً چھاپنے اور چھپانے کا کرے

وجہ ختم برجامتہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی سے مٹھ اور دستخط

بستم کے کیے گئے

البتہ

محمد رفیع بن محمد روشن خان خفی تعلیم خود



